

سو اس کتاب کو نور و فیوض انزل جامی حسن علی صاحب اس خیر خدا نام محمد طیف نام مسنون
 شاہجہا پور کے پاس لائے اور فرمایا کہ اس کا ترجمہ ہندی بولی میں کر دے کہ ہم کو ادا
 سب مسلمانوں کو جو تہوری پہی استعدا و علی کہتے ہیں نفع ہو ہر چند میں بے فرستہ تھا
 لیکن ان کی خاطر سے اس کام کو قبول کیا اور اس کا نام جدید اس نے ترجمہ ہندی والا بھی
 رکھا اس میں اثنا بارہ باب ہیں پہلا باب اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ اجمال سے
 تفصیل میں ظاہر ہوتا ہے اور وحدت سے کثرت میں اور احد سے عدد میں
 دوں باب آدمی کی جامعیت کے بیان میں کہ سب چیزوں کی صفاتیں اس میں
 جمع ہیں تیسرا باب ایمان کے بیان میں چوتھا باب اللہ تعالیٰ کے پہچان کے بیان
 میں پانچواں باب شریعت اور طریقت اور حقیقت اور حقیقۃ الحقیقت کے بیان میں
 کہ فرائض اور حسن اور عقول اور دعاؤں اور اسموں کے ادا کرنے اور پڑھنے
 سے یہ مرتبے حاصل ہوتے ہیں چھٹا باب شریعت اور طریقت اور حقیقت
 اور حقیقۃ الحقیقت کے بیان میں جو نفی اور اثبات سے حاصل ہوتی ہے
 ساتواں باب شریعت اور طریقت اور حقیقت اور حقیقۃ الحقیقت کے بیان میں
 جو ثناء اور ثناء سے حاصل ہوتی ہے اٹھواں باب نبوت اور ولایت کے
 بیان میں نواں باب کرامت اور کھانت اور استدراج اور جنونیت کے بیان میں
 دہواں باب علم فائری اور باطنی کے بیان میں گیارہواں باب توکل کے بیان
 میں بارہواں باب ویدا و سماع اور اس کی حقیقت کے بیان میں تیرہواں
 باب فتنی و مزامیر اور اچھی آواز سننے اور اوسکی بُرائی اور اس کے احوال کے بیان میں
 چودہواں باب نبو بصورت آدمی کے دیکھنے اور اس کے احوال کے بیان میں
 پندرہواں باب بارخ اور گلزار دیکھنے اور اس کے احوال کے بیان میں

اور ذات میں حق کو کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صفت پر آپ کی مطہر اولیا و انبیا
خداوند صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے آل و اصحاب اور خلفاء راشدین اور
اتباع ان کے ہیں اور مطہر صمدانیت کے کفار اور منافق و مشرک اور بدعتی و غیر ہیں
اور مطہر صفت تہاری کے معبود ہیں اور مطہر صفت عقلازمی کے معبود اور مطہر صفت
میسوی کے عزیز ہیں اور مطہر صفت مثالی کے ذلیل ہیں اور مطہر صفت خافضی کے پست ہیں
لوگ ہیں اور مطہر صفت رافعی کے بلند ہونیوالے ہیں اور مطہر صفت رزاقی کو مرزوق
اور مطہر صفت خالق کے مخلوق ہیں علیٰ ہذا القیاس سب صفات کو مطہر نہ عین ذات
کے ہیں نہ غیر ذات ایسی ہی کوئی اسم و حسہ اسم کو مقابلہ میں یا صفت کے
نہ عین ہے نہ غیر مثلاً اسم رحمن نہ عین رحیم ہو نہ غیر رحیم اور کلام نہ عین سمع ہو نہ غیر
سمع اور قرآن نہ عین توریت ہو نہ غیر توریت ایسی ہی انجیل اور سب صحیفہ اور روحانی
جاننا چاہو کہ حق سبحانہ تعالیٰ کی صفتیں حقیقت میں واحد ہیں لیکن تاثیریں آپ کی
مستعدہ اگر کوئی کلمے کے حق تعالیٰ کی قدرت و احیاء و چیزیں تغیر و دو عدد و میں کافر
ہو جائے لغو و بالہ منہا علما اہل سنت و جماعت متفق ہیں کہ حق تعالیٰ کی صفات
معدودہ اور معدودہ اور متضادہ اور متناقضہ نہیں ہیں اگر کوئی کہے کہ ہیں کائنات
چنانچہ رمضان میں خط ہو نہ غیر خط اور خط نہ عین رمضان ہو نہ غیر رضا اور لطف نہ صمد
ہو نہ قہر صمد لطف ایسی ہی ذی و غیر و الغام و انعام نہ عین ہو نہ غیر یعنی خداوند تعالیٰ
کو نزدیک ایک ہی لیکن آدمی کہ مطہر حق ہے اوس سبب سے ستم کے آثار متضاد
یعنی وہ باتیں کہ ایک دوسرے کے خلاف ہوں ظاہر ہوتے ہیں اس کی مثال ایسی ہے
کہ عینہ کا پانی ایک ہے اور پانی اوس کی کلام الہی سبب ثابت ہو کہ واو لٹاؤ لٹاؤ
مکاء لٹاؤ لیکن زمین پر اگر اوس کی تاثیریں گوناگون ہو جاتی ہیں ہر اہل میں اور

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

کسی اور درخت اور گناہ میں اور ہر قاتل دستگیر میں اور باغی ہر دست میں
حق ایک بہانی ہو۔ آئینہ میں ایک نہ عیاں ہو۔ یہی وہی ہے جس میں اختلاف کو پا
پا ایک میری ماں بے مثال حق تعالیٰ کا ارادہ اور معات حقیقت میں ایک ہے
مسلو اور معلو اگر ہو ایمان اور اسلام اور دعاں اور العاں کو ملح کی طرف جس کیلے
تو خوشو اس کی زیادہ معلوم ہوتی ہے اور اگر وہ ہو اگر اور مرک اور لعاق اور جس
کی طاعت کی طرف سے آئے اس ہو اسے تو جو مدلیں ہر ہوتی ہے اسے
ہی تاک کی صحت گرنے ہے حوہ ذالو سے حوہ واد کا صحت سے یہ لو ہا ہر ہوتی ہے
معلوم ہو اگر تاک کی صحت کا مدلیں صحت سے ظاہر ہوتا ہے پس ہمارے ہی معلوم کا
نیمہ ہمارے ساتھ ہے **اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ السَّيِّئَاتِ وَلَٰكِنَّ السَّاسَ اَصْحٰهُ**
يَهْدِيْهُمْ کا یہی مطلب **فَال** دوسری مالی میں شیر سی ذالو سے شیر سی اور تری
سے تری اور تلخی سے تلخی ظاہر ہوتی ہے اسے ہی سیاہ ہو سیاہی اور شہر
سے سرجی اور دوسرے دسی اور سرجی سرجی موافق رنگ کو ظاہر ہوتی ہے
سو جو کہ ہم سرجو ہا ہر ہمارے ہی معلو کی صحت ہے کہ **اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ السَّيِّئَاتِ**
حق تعالیٰ نے انہیں گمراہ کیا ہے اور اس کا سبب ہے کہ ان کی حالت کی صحت تو ہے
اور اس کا یہی نور ہے اور اس کے اس کا یہی نور ہے جو کوئی حکم اس کے کمالا ہے
نور ہے اور ہوتا ہے اور جو کوئی حکم اس کا سبب ہے کہ **اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ السَّيِّئَاتِ**
کہ **لَمَّا كَانَ اللّٰهُ لِيَهْدِي الْقَوْمَ السَّيِّئَاتِ** کا **لَمَّا** اسے کا استارہ ہے
دیگر صفت میں اس حوہاں اور آتشیں ہیں مگر اس میں ایک صحت ہے جس کے واسطے
اسد تعالیٰ نے صحت آدم اور خوا علیہا اسلام کو فرما دیا **لَمَّا كَانَ اللّٰهُ لِيَهْدِي الْقَوْمَ السَّيِّئَاتِ**
فَال کا **يَهْدِي الْقَوْمَ السَّيِّئَاتِ** اس میں صحت کو یا سن حوہاں ہوتا ہے اور اس سے

اس کا مطلب ہے کہ اگر کوئی آدمی جو کس طرح لکھتا ہے وہ اس کے ساتھ ہے اور اس کے ساتھ ہے کہ اگر کوئی آدمی جو کس طرح لکھتا ہے وہ اس کے ساتھ ہے

دور دنیا نور علی نور ہو ایسی ہی تمام دنیا سرسبز نور ہے اگر منہیات سے دور رہے
 نہیں تو نار ہو سوال اگر کوئی کہے کہ حق تعالیٰ نیک ہو اور بندوں کے ساتھ نیکی
 کرے گا ہم کیوں بد کرتے ہیں اور بد کہلاتے ہیں جواب حق تعالیٰ فرمایا ہے
 کَلَّا اَلَا مَتَّبِعُوا اَوَّلَ مَا خَلَقْنَا مِنْكُمْ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَظَنُّوْنَ فَرَقَيْنَا خُورٌ وَنُورٌ سَوِيٌّ كَمَا خَلَقْنَا
 اور قوت بدن بندہ کو چارہ نہیں ہو اگر وجہ حلال سے کہا کہ قوت اس کی طاعت
 اور عبادت میں صرف کرے گا نور در نور ہو جائیگا اور اگر وجہ حرام سے کہا کہ قوت اس کی
 گناہ اور غفلت میں صرف کرے گا نادر نار ہو جائیگا دیکھو انگور میل میں پاک ہو اگر اوس کا
 سرکہ بنا کے نوش فرمائیں حلال ہے اور نور اور موجب قرب حضور اور اگر اوس کی
 شراب بنا کر لیا ہیں نادر نار ہو اور باعث دوری رب غفار جبریل علیہ السلام نے
 انگور میں ہدایت اور ضلالت کی صفت رکھی ہو ویسے ہی بندوں کی خودی میں ہدایت
 اور ضلالت کی صفت رکھی ہے کہ مراد اوس سے قرب و بعد لطیف و قہر جمال و جلال ہے
 حکم کے بجالانے میں کہ میکو ایمان کہتے ہیں بہشت اور رضا اور تقاضی حق تعالیٰ حاصل
 ہوتی ہے اور امر حق نہ بجالانے میں کہ کفر کہتے ہیں و دوزخ اور غضب الہی میں گرتا
 اور بعید درگاہ ہوتا ہے خاصہ ایمان کا طاعت اور عرفان اور رضائے حق تعالیٰ اور ہدایت
 ہو اور خاصہ کفر کا شرک اور ضلالت اور عصیان اور بدعت اور فساد شرک اور بدعت
 کی صفت دی اور نہ ہر کو ہلاکت کی آدمی میں غفلت اور نور کا مادہ رکھا ہو مسند آیا
 وَجَعَلَ الظَّالِمَاتِ فِي الْمَقْوِرَاتِ غُلَّتْ كَيْ حَصَلَتْ كُفْرٌ وَشُرْكَ اور نفاق اور بدعت ہے
 اور حاصل اوس کا ورمی ہو نور کی خصلت اسلام اور ایمان اور عرفان اور ایمان اور حق
 ہی نتیجہ اوس کا قرب حق تعالیٰ معلوم ہوا کہ اثربین ضد ہو اور اختلاف ایمان کو
 نور پیدا ہوتا ہو اور کفر سے نار نور یونکا نتیجہ بہشت ہے اور دیدار خدا اور ناریوں کا

سب سے
 اور شیعہ
 اور سنی
 اور اہل حق
 اور اہل باطل

اور اہل حق
 اور اہل باطل

اوس اور صاف و گماہ کرنا تو خدا رسی اور بار پیدا نور سے نور نادر ہیں ہوا نہ مار نور
ناروں کو مار میں رحمت می اور نوروں کو عداۃ نور یوں کو نور میں رحمت می اور بار یوں
کو عداۃ و گماہ کرنا تو خدا رسی اور بار پیدا نور سے نور نادر ہیں ہوا نہ مار نور
والتی ہوا نہ مار نور کے واسطے موجب رحمت اور رحمت حاضر ہوا ہے لیسو
ہی صاف می میر عداۃ صلیہ وسلم رآب کے قلع نور می ہیں تو گوں کی
سادت سے رحمت یافتہ ہیں اور گماہ سے رحمت اکھرت صلیہ وسلم عداۃ و گماہ
حیرہ مبارک گماہ کر کے دیکھے سے سرچ ہوا تا تھا جس تک وہ تو نہ کر رہا تھا آب
حوت میں مجھے تھی اور عداۃ یک کار کر دیکھے سے رحمت اور رحمتی عراج اقدس میں
پدا مو فی جہی یہ گنگو سچ و سچ چاہتی حوا ہی دو میتوں راکتف کیا قطعہ سب
نور و رحمت سے جیات واسطہ اوروں کی ہوا ہی جیات بیکر و داکو ساست نور
حکوں کر لئے قدر و ستاۃ اتعبر و ستاۃ و صاب اور کسا اور بظہر کامیاں دار ہوا اور
بہم میں آنا شکل ہوا واسطہ کہ ہماری سمجھ جو حرکہ محسوس ہوا اوس میں بھی لکھتی ہے
اور حقیقت داب و صعات کی محسوسات سے باہر ہے کہ وہ علم روحانی اور روحانی
ہم ایک مثال قریب العین کہہ ہیں کہ آدمی میں بہت مست میں اکھیں سر میں و صر
جو کہ یہ دو نور اس میں ہیں کال سے دیکھا اور آگہ سے سمجھیں ہو سکتا ہے
لیکن یہ جنتیں میں ہیں۔ غیر مثلا اگر کال کسی حالور کے آواز سے اور آگہ سے
دیکھو ملا شک حال لیکھا کہ نہ آواز گدہ ہوا میل ماطولی ماطل کی ہے اور اگر کال کسی
سیکھا آگہ سے دیکھتا تو ہی معلوم کر لگا کہ ملا ماعور یا ملا فی جہر ہی ایسی جنت
اشیا کے سو گہی اور چکھو اور چھوئے سے معلوم ہوا مافی جہر صلیہ وسلم عداۃ و گماہ
معلوم ہوا کہ یہ صاب۔ عین آدمی ہی۔ غیر معلوم ہوا کہ روح۔ عین فلسفہ ہی۔ عین

اور قلب نہ عین نفس نہ غیر نفس اور نفس نہ عین جسم نہ غیر جسم اور انکی صفات
 نہ عین ہیں نہ غیر اور صفات منبع اور شے قلب اور نفس اور جسم اور روح ہر لیکن روح
 اصل ہو اور یہ سب فرع پس فرع کو ضیق کہنا اور اصل کو عین فرج سمجھنا خطا ہے
 اصل اور فرع کی حکمت کی جاننے کو کمال کہتی ہیں اور ذات و صفات و اسما و مظاہر کی
 حقیقت کا سمجھنا کمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہو اور سوا اسکو اعتقاد کرنا کفر و منکالت
 کی راہ پر مثال آتش سنگ بن پوشیدہ تہی جو چاہا کہ اپنے اسرار و صفات کو ظاہر کردن
 لکڑی کے جسم پر اوسنی تلخی کی اور اسکو اسرار و صفات کہ دیوان اور شعلہ ہو ظاہر
 ہوئی دونو جہان اوسکی ذات و صفات کو طبع سے پہلے ہیں اور روشن نہ بادہ آفتاب سے
 بعد ان کو شعلہ کہتے کہ آتش کہتا ہے اہل عال کہ ابھی کچھ ہیں جانتی ہیں کہ یہ
 دو دو شعلہ کہ آتش کے اسرار و صفات سے لکڑی کے جسم سے پیدا ہوتا ہے لکڑی
 نہ ہوتی تو یہ کیسے معلوم ہوتی اور اسی پر نظر کیے مقام توحید میں انما حق اور اس معنی
 کے اور لفظ بولنو لگتے ہیں اور توحید نہیں ایسی باتیں تراشی لگتے ہیں اور اہل
 کمال یہ بات سمجھتے ہیں کہ یہ ہر جسم ہو اور دو دو شعلہ آتش کی ذات سے تعلق کہتا ہے
 اسواسطو کہ شعلہ مظہر آتش ہے اور دو دو مظہر شعلہ اور لکڑی مظہر دو واس سے معلوم ہوا
 کہ آتش اصل ہو اور یہ سب فرع یا یوں جانتا چاہی کہ حق تعالیٰ کی ذات پاک ایک دیر
 بسیکر ان ہی سبب اوس ذریعے نے چاہا کہ اپنے طرح طرح کے فرسے ظاہر کئے تو سب بنائے
 میں محیط ہو کے سیودن اور پھولوں میں اپنا ظہور لگیا سو نباتات پانچا مظہر نور اور نباتات
 کا مظہر شاخ و برگ اور شاخ و برگ کا مظہر پھول اور مینو جو پس پانی فصل ہے اور باقی مظہر اور
 تمام مظاہر مخلوق اور حادث لیکن کالطین ہے سیودن کو فروزن میں اور گلوں کو بوین تیز کر تہی
 ایسی ہی تیز تہی اور زہر قاتل ہیں کہ ایمان و کفر ہے اور گل و خار میں کہ طاعت و عصیان ہے

۲

سبح

سبح

سبح

سبح

سبح

سبح

سبح

اور سہی مدد کی ایک نقطہ علم ہر کثرت جہات سے فاعل جان اسے لانا گنا گنا
اور وہ ہر جہان کا مالکان ہر ایک کوئی ایک گنا گنا گنا گنا گنا گنا گنا گنا گنا گنا
اور حال اور مصدر کو دل نہیں ماضی ماضی معاصر کا جہاں کام نہیں کہ وقت نہیں ان
سحر و شام نہیں کون عاشق و مستحق کہاں کیسا عشق ان سہی کی قید و کادان
نام نہیں یہ بات اور کو حاصل ہر حواسی آپ سے دنا ہونے کی صفات میں
آئے اور اس کی ذات کی طرف متوجہ ہو جو اور جو مستحق ہی ہستی کی میدان میں پہنچا
اور سہی اہل البیاعہ کہ ہو گا ان الله و لکن کما یتوکل علیہ من کو لیس اہل ہا جا ہئے
کہ وہ لوحاں اور جو اس سے علم حاصل ہر جہاں علم صفت اس کی ہر قیوم سر
مخلوق اور مخلوق کہاں کہ ہے تو کو کو کم ہوا کہ علم کے لکھا سر و ج کیا روحاں اور جو اس
میں ہر مرد و ستہ حرکات و سکات سب کہاں کہاں سے ہوا کہ علم لوح عرش کو ہے
و اسماں و زمین بہتہ و روح جہاں اور کیا ہر جہاں حیر و شہر آدمی کا علم و اقدار
و ہم وہم عشق و معرفت میں فاعل کشف ذکر اس حرق عادات و محسوس ہر علم و علوی
کہاں کہ ہے انحصار ہی ثنائے کا حلقہ کس علم کو الہام موادہ نو سر مخلوق ہے اور سہی کو
جو کچھ ہے علم لکھا ہے محسوس و مرق جان و مرق میں وہ لوگ کہ سکے ہیں
میں کو رہہ عرفان اور علم العین اور علم البصیرت اور حق تعالیٰ کا حاصل ہی صرف علم البصیرت
و رہہ حاصل میں ہر سہا اسوہ کہ علم النفس میں محلاتہ و مسمیہ واقع ہوتے ہیں اور
اصل تہر کہ کو کو کمال محمدی ہر سہا علم و علم ہیں باہا ہر اور جو اہل نقود کہ وجود
و اس کے فاعل ہیں اور مخلوق کو عین طائی عاتق ہیں راہ فاعل بر ہیں اور جس مودہ
کے دل جماع ہے اور حدیث اور عبادت مریع کہ ہیں وہ بھی نے اعتبار انجمن نام
اکثر لوگ علم اور کافر ہو گئے ہیں نام نہ ہر کہ حدیث کی صفت کو اپنی صفت اور اپنی صفت کو ملک

خدا کی سمجھی ہو یہ نہ مانا کہ حق تعالیٰ جل شانہ اپنی صفات پر قادر ہو اور ہندو کو کہہ کر یہ کہہ
 نہیں سید الفنا و الحمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو جب یہ حکم ہوا کہ اَلْاَمَلُکَ الْمَفْتِی
 لَعْنًا وَکَلَّمَہُ الْاَلَاہُ مَا شَاءَ اللہ پھر دوسرا کون ہو موال بعض کہتے ہیں کہ بوجہ ارشاد خدا
 لَعْنًا وَکَلَّمَہُ الْاَلَاہُ مَا شَاءَ اللہ اس کے لئے کہ وہ دنیویان میں ہیں فعلی حق ہو جسے جو نیک و بد
 کہہ سکتا ہے عالم میں آشکار کرنا ہے سب وہ آپ حقیقت میں میرے یا جواب یہ تو حیدام
 ہو اور عظام بر حید اللہ تعالیٰ ناعل صقی ہی لیکن ناعل کیوں مفعول جابلی کہ نعل اور کسا
 ظاہر ہو پس مفعول اور مورد اور نعل کا روح ہو جس کی شان میں فرمایا کَلَّمَہُ الْاَلَاہُ مَا شَاءَ
 یہ ایا کہ لکڑا ہے مطلب اس آیت کا یہ کہ ہم نے اپنی امانت لینے اور احکامات بعت پر عیش الہی زمین و آسمان
 اور بہاروں کے سامنے کی حوا دیں سب نے اس کے اہتمام سے سوا آشکار کیا اور ڈر گئے اور ان
 نے اس کو اٹھالیا اور پورا نہ کر سکا سو یہ اپنی نفس پر کفر و کفران و انانیت تھا کہ اٹھالیا اور پورا نہ کر سکا
 اس پر اور فحش کلمات کی تحریف اور لباس روح کا افش ہو اور لباس عیش کا جسم اور جسم کو حکم الہی
 سجالا ہے کا حکم ہو پس اللہ تعالیٰ نے روح کیوں مملو چیزیں پیدا کیں اخیر و شر مقل ۳
 اختیار پھر خیر و شر کی چار زمین ہیں عام اور خاص اور خاص الخاص اور اخص الخاص علم وہ
 ہو کہ آدمی میزان عقل سے اپنی حیات و مات اور رحمت و عنت کا اسباب پہچاننا ہو اور وہی
 سے پرہیز اور نیکی کو اختیار کرنا ہی خاص وہ ہو کہ اندر و عقل کے جہت کی خوبان اور ذہن
 کی برائین اور اسباب او کی سوج کے نیکی کو اختیار اور بدی سے پرہیز کر کے خاص خاص
 وہ ہو کہ میزان عقل میں معنائی دل اور کدورت کے اسباب تو کدورت کے صاف کدورت کے اسباب
 فراہم کرے اور کدورت کی چیزوں سے دور رہا گے اور جس خاص وہ ہو کہ علم کی سے
 حق تعالیٰ کے قرب بعد کو اسباب سمجھ کے قرب کے اسباب کی طرف متوجہ ہو اور کدورت
 متغیر ہے اب جانتا ہوں کہ صاحب دانش و شوق بانہی میں کہ بندہ ناعل عقل خستہ

[illegible]

مانگنا چاہیو اس واسطے کہ پناہ اور استغفار کو قوت بندی کی عاجزی اور نیاز مندی بہت
 ظاہر ہوئی ہو فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ
 اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّمَا اَحْلَمَكُمْ مَوْحِيَةً اللّٰهُ اَحْسَنُكُمْ
 بِاللّٰهِ وَاِنَّ الْجَلِيَّ لِلّٰهِ كَيْفَ يَخْشَعُ لَهُ الْيَاسَمِنْ عَرَفَ اللّٰهُ خَافَ اللّٰهُ نَظَاهَ عَانِ
 کی اس کے جلال اور جمال کے اور اگرین حیران رہی تو سب طرف سے عاجز ہو کے نیاز مندی
 کا منہ خدا سے نہا کر کہہ دے کہ پناہ اور استغفار کی آرزو پوری کر دے
 وہی ہو جس کو "یاد رکھتے ہیں اور نیاز سے مراد عاجزی ہے دیکھو سجدہ کرنے سے
 مست ہو دوسرے سنگین اور دوسری چیزیں اور مٹی کی مٹی العظیم سے مراد
 بیان کرنا حق تھا۔ کی بڑی اور اپنی نیاز مندی اور عاجزی کا اس عجز و انقباض
 ہم سے ہر دم ہو لطف و ذہن تجرہ سے ہم سے ہر لطف ہی چاہتا ہو یہ سلیقہ و تمارے
 دل کو تجرہ سے ہوشیاری و عارف صادق سے نا انتہا عذر و نیاز و مسرت کی ظاہر
 ہونا رحمانیت کی راہ ہو اور بر خلاف اس کی عجیب و غریب کا پیدا ہونا شیطانت
 کا طریق ہو اگر یہ اس کو قریب و شرف حاصل ہو شیطان بڑا موعی اور عارف ہو
 لیکن حکم اللہ کا نہیں رکھتا ہو پوشیدہ نہ ہو کہ نیاز مندی اہل دنیا کی حصول ہے
 اور نیاز مندی اہل آخرت کی حصول درجات اعلیٰ اور نیاز مندی اہل اللہ
 حصول تقاریر و نسیس سکنت اور نیاز کے بعد مقام تسلیم ہو یعنی خدا کے
 حکم پر گردن رک دینا جس کا نام اسلام حقیقی اور دین خالص ہو فرمایا اللہ تعالیٰ نے
 اِنَّ الَّذِي يَنْتَظِرُ عَذَابَ اللّٰهِ اَلَا يَكُنْ سَوِيًّا ہُوَ فَرَاغِي ہُوَ اور فرمایا اَلَا كَلَّا الَّذِي يَنْتَظِرُ
 الْعَذَابَ بَعْدَ مَقَامِ تَسْلِيمٍ مَكَامٍ تَقْوِيٍّ ہُوَ اَمْسَحَ بِرُكْبَتِهِ اَشْيَا ظَاهِرًا وَبَاطِنًا
 دینا اور آخرت کے احوال کو سپرد بخدا کر دے کہ اَقِضْ اَمْرِي اِلَى اللّٰهِ

چاہتا ہو کہ پناہ اور استغفار کی آرزو پوری کر دے
 وہی ہو جس کو "یاد رکھتے ہیں اور نیاز سے مراد عاجزی ہے دیکھو سجدہ کرنے سے
 مست ہو دوسرے سنگین اور دوسری چیزیں اور مٹی کی مٹی العظیم سے مراد
 بیان کرنا حق تھا۔ کی بڑی اور اپنی نیاز مندی اور عاجزی کا اس عجز و انقباض
 ہم سے ہر دم ہو لطف و ذہن تجرہ سے ہم سے ہر لطف ہی چاہتا ہو یہ سلیقہ و تمارے
 دل کو تجرہ سے ہوشیاری و عارف صادق سے نا انتہا عذر و نیاز و مسرت کی ظاہر
 ہونا رحمانیت کی راہ ہو اور بر خلاف اس کی عجیب و غریب کا پیدا ہونا شیطانت
 کا طریق ہو اگر یہ اس کو قریب و شرف حاصل ہو شیطان بڑا موعی اور عارف ہو
 لیکن حکم اللہ کا نہیں رکھتا ہو پوشیدہ نہ ہو کہ نیاز مندی اہل دنیا کی حصول ہے
 اور نیاز مندی اہل آخرت کی حصول درجات اعلیٰ اور نیاز مندی اہل اللہ
 حصول تقاریر و نسیس سکنت اور نیاز کے بعد مقام تسلیم ہو یعنی خدا کے
 حکم پر گردن رک دینا جس کا نام اسلام حقیقی اور دین خالص ہو فرمایا اللہ تعالیٰ نے
 اِنَّ الَّذِي يَنْتَظِرُ عَذَابَ اللّٰهِ اَلَا يَكُنْ سَوِيًّا ہُوَ فَرَاغِي ہُوَ اور فرمایا اَلَا كَلَّا الَّذِي يَنْتَظِرُ
 الْعَذَابَ بَعْدَ مَقَامِ تَسْلِيمٍ مَكَامٍ تَقْوِيٍّ ہُوَ اَمْسَحَ بِرُكْبَتِهِ اَشْيَا ظَاهِرًا وَبَاطِنًا
 دینا اور آخرت کے احوال کو سپرد بخدا کر دے کہ اَقِضْ اَمْرِي اِلَى اللّٰهِ

ادوالو تشریح کی راہ سے ایمان لاد تحقیق کی راہ سے جناب قطب الاقطاب خواجہ بہاؤ الدین
والہ دین محمد تقی شہید قدس سرہ سے منقول ہو کہ اُمیدوار ہے اشارہ ہو کہ ہر ملک اپنے میں ہی
وجود کو نیست اور ذات واجب الوجود کو مست بھی ہو کہ وجود کہ ذنب کا ایقان میں یہ ذنب
اس کی طرف اشارہ ہر حضرت سید الطائفہ جہانگیر بغدادی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ جو
بچا کش بریں ہو ایمان لاسے سے اور ابھی تک ایمان تازہ کر نیکی فکر میں ہوں

بزن اسکے سانس لینا ہو گناہ	مثل اپنی ذات کا ہر کفر راہ	ڈالتا ہو کجہ کو سینہ دار غرور
قید ہستی میں پہنسا کون حق ہو دور	نیست ہو کفر خود کو دور کر	ہو حقیقت میں ہی حق جلوہ گر

ایمان نور نہی مومن کے دل میں کہ اس کے سبب دیکھا جاتا ہو حق اور باطل اور تابعی اسی حق کی
اویس کنا باطل سے اور کفر تاریکی ہو کافر اور منافق کے دل میں کہ دیکھا جاتا ہو اویس حق باطل
میں اور باطل حق میں اور تابعی اسی باطل کی اور پہا گناہ سے جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ فر
اللہ ولی الذین آمنوا یحییٰ جمیع النملات الذین کفروا الذین کفروا الذین کفروا الذین کفروا
الظالمون یحییٰ جمیع النملات الذین کفروا الذین کفروا الذین کفروا الذین کفروا
اسے عزیز ایمان کے چار رکن ہیں دو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ وہ اہیت ہو اور
توفیق اور دوسرے کی طرف سے کہ وہ زبان سے اقرار ہو اور دل سے تصدیق
سودہر ایت اور توفیق پہلے اللہ کی طرف سے ہوتی ہو کہ آدمی کے دل میں ایک شش پیدا
ہوتی ہو جس کو جذبہ کفر میں فرمایا جیہ کہ پہر اقرار تصدیق پہلو بند کی
طرف سے کہ فرمایا فاذا ذکر دے اذکر کفر پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو ہو سو قدیم ہو
اور غیر مخلوق اور بند کی طرف سے جو ہو سو حادث اور مخلوق آدمی عزیز اقرار اور تصدیق
مانند دانہ تخم کے ہے کہ انسان کامل باطن اس کے دل کی زمین میں باطنی ہیں اور
دو لونجہاں کی خواہشوں کی محبت اوس سے دور کیے کفر و شر و فساد و عجب اور سر

۱۰۰ سنہ

نہیں کیا گناہ

مکملہ سائنس

۱۰۰ سنہ

۱۰۰ سنہ

۱۰۰ سنہ

۱۰۰ سنہ

۱۰۰ سنہ

۱۰۰ سنہ

۱۰۰ سنہ

۱۰۰ سنہ

۱۰۰ سنہ

۱۰۰ سنہ

۱۰۰ سنہ

۱۰۰ سنہ

۱۰۰ سنہ

۱۰۰ سنہ

۱۰۰ سنہ

۱۰۰ سنہ

۱۰۰ سنہ

۱۰۰ سنہ

۱۰۰ سنہ

بابا یا مہرؑ نہ سب چیز کو مباح کے تیرا نفس مایوس ہی تر اے مبدوس فرمایا پیغمبر
 خدا نے اس پر علیہ وسلم نے مَا سَخَلَكَ عَنْ اللَّهِ فَمَوْعِدُكَ فَرَّيَا لَمْ
 تَقَارَىٰ وَلَا كَلَّ وَجْهًا فَهُوَ مَوْلَاكَ اس معلوم ہوا کہ ہر شخص کا ایک ایک
 قبلہ ہے کہ اس کی طرف منہ کرے اور قبلہ حقیقی سے پہرا رہتا ہے مگر میدان
 سجدہ کے کچھ تار اور حریم تغزید کے محرم ہاں آیتا تو لَوْ اَفْتَدَوْا مِنْكُمْ
 مُّسْلِمًا سِوَاكَ سِوَاكَ سِوَاكَ اور سب مشہور ہیں متفرق رہتی ہیں نظم

مستکہ شامان ہو ملک مال اور تاج و کمر
آب گل ہے قبلہ صورت پرستان شمع گزین
مستکہ زنا ہو ایجان حرام قبول
مستکہ بخت پروران ہو خواہ شیر مرغ و غنیم
مستکہ عشاق وحد و ذوق و قبول نزل

متبله ارباب دنیا فکر هیچ سیم و زر
جان و دل هر متبله معنی شناسان
متبله بکسیران غل بدو کار فضول
متبله انسان دشمنند هر دو دشمن ام
عارفان کا متبله جان هر حال فو اسباب

چوتھا باب اللہ تعالیٰ کی پہچان کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ
 وَمَا كُنْتُمْ لَهَا شُفَعَاءَ وَلَا تَعْجِدُونَ فِي شَيْءٍ مِنْهَا لَكُمْ يَوْمَئِذٍ مِيزَانٌ عَدِلٌ
 اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے معرفتِ نفس کہ خدا عزوجل
 اسی عزیز نام بندگی اور محنت تقویٰ اور طہارت اور علم و فضل سے مقصود خدا کی
 پہچان ہے اور یہ جیسا کہ اپنی آپ کو نہ پہچانے گا تب تک میسر نہ ہوگی اور اپنی شناخت
 بغیر اس کے کہ خالص عبادت اللہ ہی کی واسطہ کیجاوے حاصل نہیں ہوتی فرعون
 تمام شب بندگی اور ریاضت کرتا تھا اور خدا شناس نہ ہوا آخر دعویٰ انانیت کا
 کیا ایسی ہی جو شخص کسی ہی عبادت و ریاضت کرے اور اپنی آپ کو نہ پہچانے
 اور اللہ پر یقین کلی نہ لائے اور اس کا یقین حاصل نہ کرے کہ تمام عبادت و توکل

کر کے پڑ گیا دوسری وجہ یہ ہو کہ آدمی یہ بات جانے کہ آسمان اور پہاڑ اللہ تعالیٰ
 کی امانت کو کہ اس کی مسرت ہے امانت مسک میں عاجز و ناتوان کیسی اور اگر وہ چاہے یہ چاہے
 سب کی عبادت اور کار و افکار میں بہت کوشش بھی کرے اور غرض و ستیاں کے مکر اور اپنے
 طمع و جمل کو بھول کر فرمایا اللہ تعالیٰ ﴿فَاَنَّا خَوَّضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ
 فَأَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلَهَا وَاسْتَغْفَرَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُومًا غَلُوْمًا﴾ چوں
 کہ تحقیق نے کئی مرتبے فرمائے ہیں ان میں سے ایک معنی یہ کہ آدمی ظالم ہوا ان معنوں میں کہ
 اپنے نفس کی ہمت حق میں نہ کرے اور اپنا کچھ خیال نہیں کرتا اور جہاں ہر طرح پر غیر حق کو جاتا
 اور چھٹا نہیں اور لا الہ الا اللہ سبھی ماسوی کے کرتا ہو ہر گونہ نے فرمایا ہو کہ جتنی
 خود ہی آدمی میں ہو کسی مخلوق میں نہیں اس کو بلکہ جتنی ہفتین خدا تعالیٰ کی ہیں
 اور ان صفات کے ساتھ آدمی کی خودی میں سما جاتی ہیں اور کسی مخلوق کی خودی میں نہیں سماتے
 اور آدمی کی خودی میں کبھی کی خودی سماتی ہو اور کسی میں نہیں سماتے یہاں بھی معلوم ہوا
 کہ جس طرح خدا کی خودی میں ہر چیز کی سمائی ہو ایسی ہی آدمی کی خودی میں ہر مخلوق میں
 حدیث قدسی کے لَا یَسْعَى اَرْضِیْ وَلَا سَمَآءِیْ وَلٰکِنْ یَسْعَى قَلْبُ الْاِنْسَانِ النَّفْسِ الْفَاسِقِ
 اور حدیث قدسی کسی مضمون کی یَا اَبْنَا اَدَمَ خَلَقْتُ الْاَشْیَاءَ لَکَ وَخَلَقْتُ لَکَ
 وہ تنہا تہا شہنشاہ معظم ہوئی ناگاہ پیدا شکل آدمی الیغیر جیسی خود شناس
 و در حیرت ایسی ہی خدا شناسی ہی و صورت پر ہو پہلے یہ کہ قادر کو قدرت ہو اور ان
 کو صفت ہو معلوم کر سکتی ہیں پس اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اوس کی صفتوں کی
 دید میں آدمی جو ہو جائے اور خوب ملاحظہ کرے کہ کوئی صفت عجیب عرش میں زمین کے نیچے
 آدمی کے وجود سے زیادہ نہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قَالَ الْاِنْسَانُ
 اَكْبَرُ مِنَ الْعَرْشِ وَ اَوْسَمُ مِنَ الْاَكْرَمِ ذَا الْفَضْلِ قُلْ خَلَقَ اللّٰهُ اَوْ مَلِکُ

۱۔ یہاں بھی اس بات پر غور فرمائیے کہ آدمی کی خودی میں کبھی کی خودی سماتی ہو اور کسی میں نہیں سماتے یہاں بھی معلوم ہوا کہ جس طرح خدا کی خودی میں ہر چیز کی سمائی ہو ایسی ہی آدمی کی خودی میں ہر مخلوق میں حدیث قدسی کے لَا یَسْعَى اَرْضِیْ وَلَا سَمَآءِیْ وَلٰکِنْ یَسْعَى قَلْبُ الْاِنْسَانِ النَّفْسِ الْفَاسِقِ اور حدیث قدسی کسی مضمون کی یَا اَبْنَا اَدَمَ خَلَقْتُ الْاَشْیَاءَ لَکَ وَخَلَقْتُ لَکَ وہ تنہا تہا شہنشاہ معظم ہوئی ناگاہ پیدا شکل آدمی الیغیر جیسی خود شناس و در حیرت ایسی ہی خدا شناسی ہی و صورت پر ہو پہلے یہ کہ قادر کو قدرت ہو اور ان کو صفت ہو معلوم کر سکتی ہیں پس اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اوس کی صفتوں کی دید میں آدمی جو ہو جائے اور خوب ملاحظہ کرے کہ کوئی صفت عجیب عرش میں زمین کے نیچے آدمی کے وجود سے زیادہ نہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قَالَ الْاِنْسَانُ اَكْبَرُ مِنَ الْعَرْشِ وَ اَوْسَمُ مِنَ الْاَكْرَمِ ذَا الْفَضْلِ قُلْ خَلَقَ اللّٰهُ اَوْ مَلِکُ

کہ جس نے سچ کو چھپانا تو گواہاؤں سے محروم نہیں رہتا اور جس نے سچ کو چھپایا اس سے سچ کو چھپانا ہی نہیں ہوتا
 اور کچھ ایسا حال سے معلوم ہوا کہ معرفت یا احسان کی ہر اذیت کی اکثر صفات کی دنیا میں
 حاصل ہوتی ہے قدرت الٰہی نفس اور غنائی دل اور روستی روح کے یعنی حقیقت دنیا میں نفس کو
 پاک اور دل کو صاف اور روح کو روشن کر لیا اور حقیقت انہیں کو معرفت صفات کی میسر ہو
 اس لئے کہ صفات ذات کی بات کہتی ہے اور صفات رعبین ذات ہے نہ غیر ذات معرفت ذات
 کے کسی نبی یا ولی کے علم و فہم میں نہیں آسکتی اس واسطے کہ مشابہت ذات کی اور دیدار و کلام
 و نیکوئیں میں نہیں فرمایا **لَقَدْ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْإِسْلَامِ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيَدُونَ الزَّكَاةَ وَيَذْكُرُوا الْمَوْتَ**
وَمَا يَدْعُوهُمُ إِلَى الْغُلَاظِ وَالْأَسْفَلِ اور یہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
 وسلم میری گہر تلب فرمایا تپہ لغت مشب کو میں حضرت کے زانو مبارک پر بیٹھ کر جواب
 میں تہی اور حضرت پر بیٹھ کر کہ دفعہ اشک مبارک حضرت کے سر سے چہرے پر گئے
 بہر جاگی اور پوچھا یا رسول اللہ دنا ایک کیوں ہے اگر دوزخ کے سبب ہے تو حضرت
 پر حرام ہو اگر مشیت کو مٹو ہے سورہ جناب کہ مٹو حال ہے تو یا خدا تعالیٰ کو دیدار کیا مٹو یا خدا تعالیٰ
 کا نام نہ کہتے تھے یہ جان اللہ کی شوق تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاہئے جو پانی اور خشک بن کر چلے
 بہتین سب پائین اور و بافت کین اور جو کہ معلوم کر سکی یا تین تین سب دیکھیں اور
 جابین شہر ہی شوق دیدار خدا خدا سے زیادہ تہا و اسیت ہو کہ موسیٰ علیہ السلام
 نے ابتدا سے نبوت میں اللہ تعالیٰ کے انوار صفات و رحمت سے دیکھے تو حق تعالیٰ
 نے فرمایا **فَاحْكُم بَيْنَهُم بِأَمْرٍ أَلَيْسَ لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ حَكْمٌ** اور جب انھیں کو پوچھ فرمایا **دَبَّ** اور حکم ہوا کہ ان کو اپنے
 رب ارنی کی مذمت سے ہر دم یہاں ان ترانی کی مسداتی ہو اس سے ہر زمان
 معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ کی ذات کا شاہدہ دنیا میں نسبت مشیت کے بطور مشالک
 مدنا ہو یہی آفتاب کی شعاع آئینہ سے یا پانی کا عکس گر کر چہت میں نظر آتا ہے

اور نے وسیلے آئے اور جب کے مشاہدہ بہشت میں نمودار کے ہی جیسا کہ کہتے
ہیں کہ موت ایک پل ہے کہ دوست کو دوست کے پاس پہنچاتا ہو یا دور کو کہ
علم العین ملحق رکھتا ہے اور معاصات حق تعالیٰ سے اور عین النفس لعل اسرار سے
اور حق الیقین ملحق انوار ذات سے مستلک ایک شخص نے وہ ہوں آگ کا کہ آگ کی
معاصات سے ہے دور سے دیکھا بے شک وہ بھی گیا کہ آگ وہاں ہے کس واسطے
کہ وہ ہوں نے آگ کے نہیں ہو یا ہی اس کی نام علم الیقین ہی اور جب آگ کے رو کیا
گیا اور شعلے دیکھو اور گرمی کہ اسرار آتش سے ہی مانی سمجھ گیا کہ یہ ہی آگ ہے
اس کا نام علم الیقین ہے اور جب اس کو اندر ملے کہ ہر گاہ آتش ہو گا اس کا
نام حق العین ہے اس مدام میں ہی اور کوئی اور نہ جاتی ہے *

پانچواں باب سرکیت اور العیز اور حقیقت اور حقیقت کتبیت کو کیا ہیں
کہ فرائض اور اس اور لو اسل اور دوا دل کے ادا کرنے سے حاصل ہوتی ہے
ایضاً سرکیت عدد و عدد کو کہتے ہیں یعنی مہیات سے سرگرم کرنا اور احکام الہی کا
سکالنا اور اس طلب یعنی احکام کے سکالانے میں کو کیفیت اور لذت حاصل ہوتی
اس کا نام العیز ہے اور حقیقت ملک الہی کے درجہ کر سکو کہتے ہیں جو امر وہی ہیں
ہے اور حقیقت الحقیقت حاکم کے دیکھو کو کہتے ہیں اس کا نام سادہ ہے طاعت اور
احکام کے سکالانے کی لذت اور کیفیت میں شر اور ملک ترکیب میں میوہ و دروگر وہ
کو یہ مرہ حاصل ہو اور ملک سبب اور علم الہی اور کلیات کی کیفیت سے
مشترک آگ میں ہو اور ملک الدعا لے لے فرمایا اَللّٰہِ حَاقِلٌ لِّیْ اَلْاَمْرِ مِنْ حَلْفَہٗ
توسلیم کے لفظ سے معلوم ہوا کہ آدمی عام مخلوقات سے افضل اور اگر ہم اور
اشرف ہے صفت مشغول سے سائر اداستگی سے کہا اَلْمَحَلُّ لِّاَمْرِ

لے سے فیکس میں ماسلے والا ہوں اور میں کیا کہتا ہوں

اسی ہی صحت سے مراد ہے اس مرض کا علاج حضرت حصر علیہ السلام کو کیا ہوا
 اور مرض یہ تھا کہ ایک روز صحت سے مراد ہے علیہ السلام حطی میں میدان و عود و دھات
 و صحت اُن کو مشورہ و توجہ سے راتے ہو ایک سردی لگا ہوا اے کلمہ انداب و دیگر
 میں برات سے ہی کوئی واسطہ ہو گا آپ نے فرمایا کہ میرے واسطے یہ ہیں ہی
 جس سے علیہ السلام کی وجہ میں مرض مدا ہوا کہ کا حکم آنا اسے موسیٰ ایسی سیاحت
 میں کیو اسی طرح ہمارے سلائے مدہ کے ماس کہ نام اس کا حصر ہے حاجت
 و بیماری و اس سے معامی احوال میں ہو کہ صحت سے مراد ہے علیہ السلام کے دل
 میں ماس مرض سے مراد ہے اس میں اس کے عالموں ماسلوں راہوں کے ساتھ
 حصر سے علیہ السلام ہوا کہ ہول ہوئی حکم ہوا کہ ماس سے اس سے فاکر کہ وہ
 و ماس سے ہول کو ماس کے ماس میں کوئی بہت کماں کرے کہ ماس صحت سے مراد
 علیہ السلام سے ہوا کہ ہول کو ماس کی ماس میں یہ سردی لگا رہی فرمایا کہ ماس کو
 ماس تا ہی ہر دور میں ماس ماس کے درمیں کیا طلعہ کو طلعہ رہیں ہی
 ہوں ماس کے ماس کہ ماس ماس ماس درگاہ و ماس ماس ماس گاہ کو ماس ماس
 کلام کستی اور ماس ماس اور دیار کے ماس کے ماس سے ماس علیہ السلام کے
 اس اور ماس میں کہ ماس و ماس و ماس و ماس و ماس و ماس کے ماس سے
 کہ ماس کی ماس و ماس میں ماس و ماس و ماس و ماس و ماس و ماس کے
 ماس کے ماس کا ماس اور ماس کر ماس اور ماس اور ماس کی ماس
 ماس کی ماس میں ماس و ماس کو ماس ماس ماس ماس ماس ماس
 ماس کے ماس ماس و ماس اور ماس اور ماس اور ماس اور ماس اور
 ماس کی ماس ماس اور ماس ماس کا ماس اور ماس اور ماس اور ماس

انیس یہ سب ظاہر کرتے ہیں اور دینی علیہ السلام کو کثرت تہجد و شبکات کا ثبوت اور
 سیدنا علیہ السلام تابع احکام قدرت اور ترمیم سے علامہ السلام کے تہجدی سبب سے
 حضرت خضر علیہ السلام تابع حضرت موسیٰ کے تہجد اور قریت کے احکام پر پسندیدہ
 اور اس سبب سے کہ تابع متبرع سے بہتر نہیں ہوتا اسے علما کا اتفاق ہے کہ صفات
 تہجد میں انبیا علیہم السلام اور اولیائے حق ہیں اور اول الغرم انبیاء سے افضل ہیں اور
 رسالت نیا ہونے سے انہیں علیہ السلام و سلم و افضل بن حبیب انبیا اور اولیاء سے اوصاف حیدرہ
 میں استیلا ہیں جو کہ موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ایک بندہ تہاگ نذر جناب
 باری لیکن علم الہی اور حکمت ہشیا رہند جاننا تھا حکم و اگر اسے موسیٰ و نسل
 بیا با مہن میرا ایک بندہ ہی میرا سلام و کس کو پہنچا موسیٰ علیہ السلام نے
 سختی اور سلام اللہ تعالیٰ کا اوس کو یہ پہنچا یا اوس بندہ گستاخ سے کہا کہ اسے
 موسیٰ میں خدا کا سلام نہیں چاہتا ہوں موسیٰ علیہ السلام منجعب ہو کر سبب گوا
 کہا میری اور خدا کی لڑائی سے آپ کو اور بھی زیادہ تر حسیس ہوئی وجہ پہنچی اوس
 کہا اسے موسیٰ بہترین انصاف سے کہہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو حسین و کریم و
 غفور و ثواب فرماتا ہے ہر روز و شب بنا می اسو ہلو کہ بد کو و روز میں ڈالے
 اور نیک کو بہت میں یہ رحیمی و کریمی کیسی موسیٰ علیہ السلام نے سکوت فرمایا اور جواب
 دیا میں مناجات فی وحی آئی کہ اے موسیٰ اگر تو چاہتا ہو کہ ہم اور وہ صلح کر لیں
 تو کئے کوڑے مار کے اوس پر سوار ہو اور اوس کو سواری کی طرح چلا ہم میں اور
 اوس میں صلح ہو جائیگی اور سبابت کی حکمت یہ کہ پہلی گلی موسیٰ علیہ السلام نے
 دیا ہی کیا اور اوس پر سوار ہو کے چند قدم چلایا فقیر بولا خداوند امیر می تیری
 صلح ہے ایسی ہی ظالم بندوں کو اسلو و روز کی طرورت ہے وہ بنج اسل

حق اور عاف اور معدود تو تھا لیکن مسلم علی ہی ہیں کہ بتا ہوا اس واسطے کہ عالم ہی خاص
 سداں کو کہ جناب امیر ہیں مسلم سلام اور اس کے تالعل خاص کو نمونہ ہے
 حب اس مدہ گسیل سے حشر موسیٰ علیہ السلام کا وہ کام دکھات دوح کی
 حکمت کا مقرر ہوا اولیٰ سے کامل اور ماکم مقرب امیر علیہم السلام کے مرتب کو ہیں
 ہو چکی ہیں جس مدہ علم اور معرفت امیر علیہم السلام نے اس واسطے پر حشر رسالت
 میں علیہ السلام نے حشر حشر علیہ السلام سے تعلیم پائی مگر ٹوٹی
 یہ سمجھو کہ حشر علیہ السلام اکثرت میں علیہ السلام سے بہتر ہیں اس واسطے
 کہ حشر علیہ السلام نے اکثرت میں علیہ السلام کو تعلیم مانی ور دھانے
 کی تعلیم دی ہی تعلیم دھانی طور ابام کے جناب ماری سے اسی بھی جناب حشر
 حشر علیہ السلام کیلئے ہے **لَا تَسْمَعُ فِيهِ نَكَاتَ فُعْفُعٍ**
 یعنی نہ ٹوٹنے کے یہی مراد ہے کہ حکم وہ معلوم ہیں ہو چکی ہیں حشر علیہ السلام
 دہاں پر حشر علیہ السلام کوئی مشہورادہ دہاں کی گوریں بروریں مانو لیکن یہ وہ
 ساہرادہ ہاں ہوگا اس کا حوصلہ اور ہوگا اور دایہ کا اور سیہ ساہرا کا اگر مرث
 مرد رس کرے حشر دہاں اسبہا لکھا سیر دشکا رستہ ہاں کا اور ہوگا اور دشکا ر
 مرث کا اور یہ ہی نسبت ہو تمام معیروں کے علم میں اور ادوں کے معلوموں میں
 معلوم ہو کہ سر امیر علیہم السلام اور ان کے تالعل خاص کے سر میں اگر کسی لوح
 و مسلم معلوم اور دوح سے ترہ کے ہو جو شخص نعم سبب اور داس لوح و مسلم کا
 مقیہ ہو محبوب ہوا اگر کوئی لوح محوط اور میں داسماں کی حالات اور اس کے سر سے
 داس ہو گیا مرث حکمت اسیا اور ساہن حکیات حاصل ہوا اور یہ لعدماں ہے
 کمال کا ماکم کو حکمت اسیا اور مشاہد میں وصل ہیں ہو اور تر کو بھی اس میں

اس سے مراد ہے اس واسطے کہ اس کے سر میں اس کے سر میں اس کے سر میں اس کے سر میں

راہ ہنیں ہے جب تک اسکی کیفیت اور ماہیت سے واقف نہ ہو ہوا سزا
 و مدت سے وہ وقت نہ ٹھہرا جو کوئی اندر موقت زمین و آسمان اور لوح
 محفوظ کی حقیقت کے دریافت پر قناعت نہ کرے اور اسکی مقصود اصلی
 سبب نے اس واسطے کہ ان چیزوں کے دریافت کریمین تفرقہ پڑے اور جمعیت
 کسی دور اور یہ مرتبہ احدیت کا ہے جو عدد یعنی کثرت سے حاصل ہوا
 اور اس کو یوں سمجھا جائے کہ حق تعالیٰ کا ظاہر ہونا بزرگوار شمس کے وقت اور چرخ
 ہی اور ہیئت میں دیدار کے وقت اور چرخ سے اور جب یہ ٹھہرا ہے کہ کلام الہی
 بے حرف وادار سننا بغیر شہود الہی کے نہیں ہو سکتا ہی تو متنافقون
 اور کافر و کوبے حساب و وزین میں لیجائینگے فرمایا اللہ تعالیٰ فی قلوبہ
 لا یبطل عن دینہ انس ولا جان فیا فی الہی کہ جاکا لکذا بان یبطل
 یبطل اھم فی کذا بالواحد والاولیام اور شہود ملائک یہ ہے کہ میواسطہ حدایت
 ملائک کو فرمایا اور وہ معلوم کر لینگے کہ یقولن یا مومنون اگر کسیکو شہود ملائک
 حاصل ہوا وہ فقط سبب شہود ملائک کے مقام ملکیت تک پہنچا اور متعدد خاص ہو
 کہ مقام روحانیت اور روحانیت میں ہی وہی دور رہا اگرچہ عرض و کمرسی لوح و سلم زمین و
 آسمان سے خبر رکھتا ہے حضرت موسیٰ نے جبکہ طور پر حق تعالیٰ سے کلام کیا تب
 مقام ملکیت کا حاصل تھا جب اس مقام سے ترقی کر کے مقام روحانیت اور روحانیت
 کو پہنچنے فرمایا کہ ایک ایک ہوا کرتا ہے واضح ہوا کہ شہود ملائک عدد و حد ہے
 اور شہود روحانیت اور روحانیت احد و واحد ملائک کا قرب اور ہی اور انسان کا
 اور کتب حقانہ میں مذکور ہے کہ کوئی فرشتی دیدار حق تعالیٰ کا نہ دیکھینگے مگر حضرت
 جبریل علیہ السلام ایکبار بیان سے معلوم ہوا کہ ملائک کا شہود اور چیز سے

(میں نے) اسکی کیفیت اور ماہیت سے واقف نہ ہو کر اسکی
 مدت سے وہ وقت نہ ٹھہرا جو کوئی اندر موقت زمین و آسمان اور لوح
 محفوظ کی حقیقت کے دریافت پر قناعت نہ کرے اور اسکی مقصود اصلی
 سبب نے اس واسطے کہ ان چیزوں کے دریافت کریمین تفرقہ پڑے اور جمعیت
 کسی دور اور یہ مرتبہ احدیت کا ہے جو عدد یعنی کثرت سے حاصل ہوا
 اور اس کو یوں سمجھا جائے کہ حق تعالیٰ کا ظاہر ہونا بزرگوار شمس کے وقت اور چرخ
 ہی اور ہیئت میں دیدار کے وقت اور چرخ سے اور جب یہ ٹھہرا ہے کہ کلام الہی
 بے حرف وادار سننا بغیر شہود الہی کے نہیں ہو سکتا ہی تو متنافقون
 اور کافر و کوبے حساب و وزین میں لیجائینگے فرمایا اللہ تعالیٰ فی قلوبہ
 لا یبطل عن دینہ انس ولا جان فیا فی الہی کہ جاکا لکذا بان یبطل
 یبطل اھم فی کذا بالواحد والاولیام اور شہود ملائک یہ ہے کہ میواسطہ حدایت
 ملائک کو فرمایا اور وہ معلوم کر لینگے کہ یقولن یا مومنون اگر کسیکو شہود ملائک
 حاصل ہوا وہ فقط سبب شہود ملائک کے مقام ملکیت تک پہنچا اور متعدد خاص ہو
 کہ مقام روحانیت اور روحانیت میں ہی وہی دور رہا اگرچہ عرض و کمرسی لوح و سلم زمین و
 آسمان سے خبر رکھتا ہے حضرت موسیٰ نے جبکہ طور پر حق تعالیٰ سے کلام کیا تب
 مقام ملکیت کا حاصل تھا جب اس مقام سے ترقی کر کے مقام روحانیت اور روحانیت
 کو پہنچنے فرمایا کہ ایک ایک ہوا کرتا ہے واضح ہوا کہ شہود ملائک عدد و حد ہے
 اور شہود روحانیت اور روحانیت احد و واحد ملائک کا قرب اور ہی اور انسان کا
 اور کتب حقانہ میں مذکور ہے کہ کوئی فرشتی دیدار حق تعالیٰ کا نہ دیکھینگے مگر حضرت
 جبریل علیہ السلام ایکبار بیان سے معلوم ہوا کہ ملائک کا شہود اور چیز سے

کبھی والا اور یقین کرنے والا اور یقین کو دوسرے سنو والا کا فر ہوا اگر کسی آدمی کو
 نوع محفوظ کی خبر حاصل ہو اور وہ اس سے مرتبہ کو مطلوب سمجھ کر اسی ہمت سے اس پر کثافت
 کرے وہ بھی ناقص ہو اور مطلوب سے دور ہو سکتا ہے کہ خدا تبارک و تعالیٰ کا قرب اور ہیبت سے
 اور اس کے مطلوب سے کائنات میں ہو کہ اس کو جو مقام حاصل ہو اسکا اپنی مریدان
 اور مصلحتوں سے غریب ہونا کرنا ہے اور اس کو مخلص خاص اپنی شیخ کو اور بزرگواروں سے
 امتثل جانکر عالم غیب میں اس کو حسیل جانتی ہیں اس اعتقاد سے کہ فر ہوجاتے ہیں
 مفروضہ یہ تھا کہ اسو سطر کہ عالم غیب خدا کا خاصہ ہے موصول اگر خدا تبارک و تعالیٰ کسی شخص
 کو کسی کام سے خبر دے کہ فلاں نام کا یوں ہو گا اور پھر دوسرا یہ ہو پھر یہ خاصہ کیسا ہوا
 جو اسے خبر تبت خدا کی خواہش ایسی تھی اور دوسری وقت اور ہوئی کل ایچ ایم
 ہوتی تھا اور اس کی سنت ہو نقل ہو کہ اگر تبت حضرت جبریل علیہ السلام فر جناب باری کی
 طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کل کے روز تمہارا لگاؤ مر جائیگا
 اور وہ اس روز مرانی سبب معلوم ہوا کہ عالم غیب سے خدا ہی فرمایا اللہ تعالیٰ
 نے آنحضرت سے خطاب کر کے قلی ما اقول لک عن عیسیٰ خیرا ان اللہ واکھلم
 الغیب واک اقول ان ملک اور فرمایا ان اللہ عندک علم الساعة ویکزل
 الغیب ویکلم ما فی الارحام وماندے نفس ماذا انک کتب غا وماندے
 نفس ما فی الارض وکلمو

عزیز واک تون خبر علی	جو کوئی دعویٰ ہے ہی خطا
غیب فی یہ کہی ہرگز تبتی	حکم سے اللہ کے جبریل میں
مقر بان خدا انقطاع عالم ناسوت کو علم میں مقید نہیں ہوتی ہیں	

مخصوصاً جناب رسالت پناہ اور خلفائے راشدین اور صحابہ اور تابعین ہرگز مقید
 اسکے نبوی بعد ان کے جو لوگ کہ عالم ناسوت کے سیر مقید ہوئے اور تابع

۲
 اگر کسی کو خبر
 حاصل ہو اور وہ
 اس سے مرتبہ کو
 مطلوب سمجھ کر
 اسی ہمت سے اس
 پر کثافت کرے
 وہ بھی ناقص
 ہو اور مطلوب
 سے دور ہو سکتا
 ہے کہ خدا تبارک
 و تعالیٰ کا قرب
 اور ہیبت سے
 اور اس کے
 مطلوب سے
 کائنات میں
 ہو کہ اس کو
 جو مقام
 حاصل ہو
 اسکا اپنی
 مریدان اور
 مصلحتوں
 سے غریب
 ہونا کرنا
 ہے اور اس
 کو مخلص
 خاص اپنی
 شیخ کو
 اور بزرگواروں
 سے امتثل
 جانکر
 عالم غیب
 میں اس کو
 حسیل جانتی
 ہیں اس
 اعتقاد سے
 کہ فر
 ہوجاتے
 ہیں
 مفروضہ
 یہ تھا کہ
 اسو سطر
 کہ عالم
 غیب خدا
 کا خاصہ
 ہے موصول
 اگر خدا
 تبارک و
 تعالیٰ
 کسی شخص
 کو کسی
 کام سے
 خبر دے
 کہ فلاں
 نام کا
 یوں ہو
 گا اور
 پھر
 دوسرا
 یہ ہو
 پھر
 یہ خاصہ
 کیسا
 ہوا
 جو اسے
 خبر
 تبت
 خدا کی
 خواہش
 ایسی
 تھی
 اور
 دوسری
 وقت
 اور
 ہوئی
 کل
 ایچ
 ایم
 ہوتی
 تھا
 اور
 اس کی
 سنت
 ہو
 نقل
 ہو
 کہ
 اگر
 تبت
 حضرت
 جبریل
 علیہ
 السلام
 فر
 جناب
 باری کی
 طرف
 سے
 آنحضرت
 صلی
 اللہ
 علیہ
 وسلم
 سے
 کہا
 کہ
 کل
 کے
 روز
 تمہارا
 لگاؤ
 مر
 جائیگا
 اور
 وہ
 اس
 روز
 مرانی
 سبب
 معلوم
 ہوا
 کہ
 عالم
 غیب
 سے
 خدا
 ہی
 فرمایا
 اللہ
 تعالیٰ
 نے
 آنحضرت
 سے
 خطاب
 کر
 کے
 قلی
 ما
 اقول
 لک
 عن
 عیسیٰ
 خیرا
 ان
 اللہ
 واکھلم
 الغیب
 واک
 اقول
 ان
 ملک
 اور
 فرمایا
 ان
 اللہ
 عندک
 علم
 الساعة
 ویکزل
 الغیب
 ویکلم
 ما
 فی
 الارحام
 وماندے
 نفس
 ماذا
 انک
 کتب
 غا
 وماندے
 نفس
 ما
 فی
 الارض
 وکلمو

ہر صفت سے کتاب منازل اسرار میں شرح و بسط کو ساتھ لکھا ہی سو جاتا ہے
 کہ شریعت بمنزلہ ختم کو ہے اور شریعت جیسو ڈالی اور پتا اور حقیقت یکا نو ہول کو
 حقیقت جیسو پہل جیب ختم ہوگا ڈالی اور پتا اور پہل میوہ کہاں ہی ظاہر ہوگا لیکن
 شریعت میں جو توسید اور معرفت کہ ضروری ہے اور بغیر اوس کے ایمان نہیں رہتا ہی
 وہ اور ہی اور جو توسید کہ حقیقت اور حقیقت اور حقیقت حقیقت میں ہی اور جو فضل
 یہ مقدمہ باب ایمان میں کہا گیا جانا چاہئے کہ فریقین کے ادا کرنے سے جو قرب الہی حاصل
 ہوتا ہی وہ اور ہی اور جو مستون کو سجا لائیں و نصیب ہوتا ہی وہ حلقہ اور فلولوں کا
 جدا اور اندر تھانے کے ناموں اور دعاؤں اور وظیفوں کے پڑھنے کا قرب الہی
 سو فریقین کا قرب مستون کے قرب سے ایک مستون کا فلولوں کے اور فلولوں کا اندر کے
 ناموں اور دعاؤں اور وظیفوں کے قرب سے بہتر ہی محقق نہ ہے کہ فریقین اور
 اور جو فضل کا ادا کرنا جو خدا کے دیدار اور رضاء مندی کے واسطے دعاؤں اور
 خدا کے ناموں سے آمین جمع واقع ہوتا ہی اور اگر فناءیت کو اس کو ساتھ
 ہی تو زوال ایمان کا اندیشہ ہی گو ہم عظیم کا در و ہر جو چیزوں میں آدمی نقصان
 اور اوسکی حکمت بنانی نفس اوسکا شریک ہوتا ہی اوسا سطر کہ اہول اور دعاؤں میں
 اثر بہت ہیں بطور واحد کو علم اسباب الہی اور دعاؤں کا در و بہت تھا اور ہم عظیم
 ہی بہت جانتا تھا آخر کو نفس کی شامت اور بہت کی زمارت یعنی کوتاہی سے ایمان ہوا
 مسئلہ کمال الکلب او سکی شان میں ہے اسی جزو سما اور ادویہ کے ادا کرنے
 واسطے بڑا عمل اور فخر چاہئے ایمان تک کہ کوئی نام بے اذن خدا تیار کرنے کو
 ورنہ خوف زوال ایمان کا ہی نفوذ بالذات منہا بزرگوں نے کہا ہی کہ شبہ شریعت و توسید
 ہی ایک شبہ شریعت ہر اگر اوس سے تو کسی کو فضل کر گیا تو گناہ کبیرہ ہوگا کفر سے بچ گیا

اور ایک شیریں افسانہ اگر وہ تلواریں کسی پرے حکم خدا کے چلائیے یا کسی کے اسلحہ سے
 سرکھینا اور وہ پناہ ہو گیا تو لعلہ اندیشہ روال امان کا ہے جسے علم ماحول کا مال ہوا مثلاً
 کلام مجید ایک شیریں ہیام میں ڈھکی ہوئی کلمات لطافت کے حجابات اور اس خیرے
 جو جس قدر استعمال کیا جائے گا اس حجابات میں ایک روشنی پیدا ہوگی اور سماوار
 و مائیں شیریں رہے گا حکم کہتی ہیں اگر ایسی شیریں کسی مانع کے ماتہ میں ہوگی تو نہ
 یا انہو قسم مراد کیا یاد دہستہ کو رحمتی مانع کرے یا پس طالب کو عاجز کرے کہ نہ طاعت
 میں کامل نہ ہو نہ سماوار دعا پڑھیں گوشتش نہ کرے تو حسین رہے کہ مراد
 اور حسن کا قرب ایسا اور اس کے مائیں مانع کو اور نو اسل کا قرب اولیا اور اس کے
 ہر دواں نامہ اسل کو اور سماوار و عیدہ و اوراد کا مشقوں مقرب ملکہ نص عام فرما
 کو ہی حاصل ہوتا ہے اس واسطے کہ ملائکہ کو اسماءوں پر خیر ہو اور اس کے او عالم کی
 سیر کرنے کی قوت نہیں سماوار و عیدہ کے مستند ہے اور اس سیر کا نام حضرت
 صبر ہے اور سیر کمر کی کہ وہ تمام عرش و کریم ہی و مرتب ہے ان اسماء اور
 مسی ہیں یہ وہ مقام توحید یعنی اور علم الہد اور تجلیات اور شاہری سے حاصل
 ہوتا ہے سو امیا علیہم السلام کو بہت مقام قرب کے پیشہ ہیں لیکن او کو جو حاصل
 نے فقط قرب مراد فی نفس مرتقاات کی حق قضاے فیہی او ہیں کی جو اس
 کے موافق کیا حضرت سلیمان علیہ السلام کو سب درصوں اور سموں اور علوں اور
 اسماء اور دوائوں اور اوراد کے قرب حاصل تھی لیکن اس کا و شاہ نہ کوئی ہوا
 نہ ہو کا حقیقت کا حقیقت میں لکھا ہے سو ثبات ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نو اسل
 اور سماوار و عیدہ اور اوراد کی قرب کی طرف انعام کیا و انفس اور حسن کو قرب
 طبع ہوئی یا ایہم سورن اور کجائ اور ایٹ سر کے پیچہ رہا اور کا حساب ہوا اور جان

راجع ہوئے اس کے سبب سے

سے کہ کائنات جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وصلہ تمام منہجوں سے جو کتب تہاسبہ قرآن
 اور کمال آنکھو حاصل ہوئی کسی واسطہ ملک باطن اور ظاہر کے بادشاہ وقت تہو اور مقام
 عبودیت سے درجہ عبودیت کو کہ محل تجلیات ذات ہی ہو جو کہ ان الذین یکلمونک انما
 یبایعونک اللہ یکلم اللہ فوق ایدیکم ایسی کیا بیان ہو کہ وہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے
 دلی سوا یہی اشارہ ہو اور فقیر وقت تہو جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ اور جس سے پورے
 چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ من لا یکننا کجر الا الی اللہ شیخ سعدی فرماتے ہیں
 غلات طریقت بو و کا لبہا تنکا کند از خلد خردا اور فقیر پوری اور لذت
 فقر چکے ہو سچے کہ الفقیر ذاتہ ہو اللہ اور من ذلک مراد النفس صلی اللہ علیہ وسلم
 حال کا شاہد ہی مولانا روم فرماتے ہیں اللہ اللہ گفتہ اللہ بشودہ این سخن تو
 بہت دالہ بشودہ واضح ہو کہ حضرت امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ کے حال اور علم کو غلبہ
 ہی ہو جب ارشاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مکتوب میرا امتیازی امام صاحب کا
 نفی و اثبات اور فنا و بقا میں ہم ستم کا علم و حال تھا کہ شریعت اور طریقت اور حقیقت
 میں اکمل تہو جس کو اور اہل تقوت اور علما کا حال تخت ہو کہ ان کے ہر ایک
 و جسد کو سب طرح کے کمال حاصل نہ تہو کسی طرح کسی صاحب کو نفی میں کمال تھا
 اثبات میں نہ تھا اور کسی صاحب کو اثبات میں کمال تھا نفی میں نہ تھا اور کسی صاحب کو
 فنا میں کمال تھا بقا میں نہ تھا اور کسی صاحب کو بقا میں کمال تھا فنا میں نہ تھا اور اگر
 کسی صاحب کو ان سب میں کمال تھا علم ظاہر میں نہ تھا اور اگر کسی کو علم میں کمال تھا
 علم ذات و صفات میں اور تجلیات و مشاہدات میں نہ تھا مگر حضرت امام عظیم رحمۃ اللہ
 علیہ کو کمال حاصل تھے اس واسطے کہ انہوں نے ذات و صفات و تجلیات اور حق
 نقائص کے مشاہد جو کمال اور ذہن سے عقائد کے اس طرح تحقیق اور کتب پر کہ پہنچا

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

حق سے ذریعہ یافتہ کرے کہ اگر یہ تمامی اشیاء کا وجود اسی ہی سے ممکن ہو
اور برے طبیعت و کیفیت میں بڑا فرق ہو دیکھو بانی صلی اللہ علیہ وسلم برابر برستے
ایسی زمین اور باغ میں گل و غنیمت سنبھل دریاں گنگا ہو اور شور زمین میں جس طرح خار

حق و باطل میں تمیز چاہیے اس میں فرق کہ بارش میں مسلمان کہیں میں گلیں میں چاہیے
حق مسلمانہ تمنا لے اپنے عارفوں اور دوستوں اور عاشقوں کے دل کی بات میں
مست مستم کے ایمان اور اسلام کے درخت لٹائی اور دونوں کو طبع کے عرفان کے
میسوں اور زکات و زکوٰۃ کے عباد کے پہلوؤں سے بارور اور آراستہ کیا ہے اور منافقوں
اور کافروں اور اہل منکالت و بدعت کے دلی شور زمین میں شرک و نفاق و کفر و جہالت
جس وقت تک وہاں پیدا کی ہو ہر سال شروع اور نام شروع مومن و کافر میں فرق چاہیے

مومن کافر میں فرق کر کے چھوڑ دینا
الحمد للہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دلائل اس کے لئے ہے

ایک دو کو کوئی کیسی ہے
اس سبب اور بوجہ کا نام موعود ہی اور سبھی سمجھ لیا کہ نام موعود
ہے اس طریقت میں کہ ہمہ اوست جانتا ہو بیان ہی دو دو صورتیں ملدی ہیں اور جس کی
کی موجود ہوتی ہیں اگر مومن مسائل اور عقائد شریعت کے ہر دوسے کفر ہی اگر ہے
عجائب اور غرائب ظاہر ہوں واضح ہو کہ اٹھا کی یہ صورت ہی کہ خیر و شر کو ایمان و کفر
و عصیان و عیش و کرسی لوح و سلم آسمان و زمین ہیشت و دوزخ اور تمام
مخلوقات و موجودات و معلومات کو ہمہ اوست جانتا ہو اور عیش و کفر کو ایک ہی

سے اگر کفر گراں ہی ہی
اگر عیش و کفر گراں ہی ہی

تمامی ظاہر و نہاں وہی ہی
اور اپنی آپ کو اور غیر کو ایک جانے اگر کوئی اوست کو دیکھو

کہ کفر و عصیان اور ایمان و اسلام کیا ہے کہ ہمہ اوست کہیں ہی حق و کفر کا نائل ہو گا ہے
زہد و تقویٰ کی طرہ متوجہ مثل برگ گاہ کے ہر طرہ ہو اکی نہیں ہی اور نا پس

حقیقت میں وہ ہے کہ خود شمس ہوا دریا بہت خوب ہے کہ اگر جس نے حقیقت سمجھ لی
 دوست ہو لیکن بشریت تو باقی ہے اور بشر ہرگز خدا نہیں ہو سکتا لیکن یہ اگر نظر نہ کرے
 مومن عین علیہ نہیں ہو جاتا ہوا ہر ذرہ آفتاب کی روشنی میں نقش کرتا ہوا لیکن درویش
 آفتاب نہیں ہوتا ہوا یا فی سبب نباتات اور سبزی میں محیط ہے کسی صفت میں نہ
 جھکنے لگتا کہ ان کے ہر ایک شے کی شے واقع ہو اور بے میرون اور گل و زریحان اور پھل
 فاشاک میں پائیکا جلوہ ہے شاخ و برگ صرف بہانہ ہے لیکن گہاس اور شکر نریاک
 اور زہر ترش و شیرین تلخ اور کمکین میں فرق چاہیو لازم ہے کہ عقل میں کی رودے
 موافق اور ناموافق میں شریعت کے امتیاز کرے اور جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کے اقوال اور احوال اور اعمال کا ہر امر میں منتج رہے اور تریاک مشرور کو
 شستا تو ان کے درو کے ودا اور عاشقوں کے بیماری کی شفا جانے اور زہر
 ہا مشرور اور نیش و مصلحت اور گزروم جہا رعت سے انکار اور پیسہ کرے اور اہل
 اور ذریعہ میں سرق سہر اور جلوہ آیت لا تکتونی اکھاب النار و اکھاب الجنہ
 کا پیش لطف شکر پوشیدہ نہ ہو کہ تمام حقیقت میں کہ مجھ دوست کا دیکھنا ہو بیان ہی
 ہو سدی اور محمدی ہے اگر عقائد شریعت کے خلاف اسکا عقیدہ ہے یعنی حق تعالیٰ
 کی ذات و صفات میں کسی باتین پیدا کرے کہ شرع اور مجتہدون کے قول کو مخالف
 ہو کہ شرع واضح ہو کہ اس مقام میں محمدی اس طرح ہو جاتی ہے کہ طالب صفات
 حق تعالیٰ کی انوار میں طو نہیں کہو اور سب کو ایک دیکھتا ہے قہر کو لطف اور لطف کو قہر
 بولانیکو بکالنا اور بیکالو کو بولانا ہدایت کو ضلالت کو حمایت کو رحمت کو
 لعنت کو رحمت جانتا ہے جیسے شیطان اس مقام میں ملعون ہوا اور اپنی کچی
 سبب سے یہ سمجھا کہ لعنت تیری ہے اور رحمت تیری جندہ تیرا ہی اور رحمت بھی

سلمہ اور باقی ہے پانی صلابت پر زندہ ۱۱ طبع نہیں برابر رہی و سلمہ لگ کے اور نہ ہو طالع ہست کے

اوس نفرت کو اپنی طرف نسبت کر کے عرض کیا دُنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ كُنْ تَعْلَمُ
 لَنَا وَرَحْمَةً لَّا تَكُنْ لَنَا حَسِبِينَ اَلْحَسْبُ مِنْكَ وَاِنْ تَعْلَمُ لَنَا وَرَحْمَةً لَّا تَكُنْ لَنَا حَسِبِينَ اور اپنے آپ کو نامل مختار بلکہ لئال شرم و عیاسی
 کہ مقتضائے ایمان ہو یا حق سو برس تک رو بہ توبہ اور ان کی قبول ہوئی تھی نہ
 اگر کوئی کہے شیطان خدا کا عاشق تھا اسوائے معشوق کے دوسرو کو سجدہ کرتا رہتا
 کہتا تو اس قضا سے کہ وہی دنیا کے سب سے زیادہ شایع اور حق تبار کے قول کا کذب نام کو کفر و فریب الہی
 و انتہا کفر و کافرتین الکا فرتین اور کذب تمام انبیاء کا خصوصاً حضرت علی علیہ السلام
 ثابت ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ نے شیطان کی عداوت کیوں مطلق ارشاد فرمایا اور اس کے تابع
 سے منع فرمایا ہے اِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِكَ كُفْرًا وَ فَاحْشًا زَاكًى وَاَنْ تَكُنْ لَّكَ عِبَادَةً
 الشَّيْطَانِ اِنَّهُ لَكُفْرٌ وَصَيْحٌ اِنْ كُنتَ كَرِهْتَ اِلَّا اَنْ تَكُنْ لَّكَ عِبَادَةً اَوْ اَنْ تَكُنْ لَّكَ عِبَادَةً
 کو محض ان کی عداوت سے ہے یہی شیطان کے صدق کائنات اور حجاز
 کے قول کا کذب لازم آتا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کَانَ مِنْ اَجْنِبٍ فَفَسَقَ عَنْ
 اَمْرِ رَبِّهِ اللہ تعالیٰ نے جمیع انبیاء علیہم السلام کو فرمایا کہ ہر کام کے شروع میں شیطان
 سے اور اس کی متابعت اور منہال بد سے خدا سے بھاگنا اور خدا کے نام سے
 شروع کرنا شیطان را غزوہ درگاہ اور مردود بارگاہ ہے اگر کوئی کہے کہ جس وقت میں ہم
 کے طالب ہیں پہونگی گئی تھی اس وقت شیطان کو معلوم ہوا کہ ایسا ہو گا تو اس تعاد سے
 بھی ترسنا انکار لازم آتا ہے اس لیے کہ جب قُلِ الرَّحْمٰنُ مِّنْ حَمْدِهِ دَعَا وَاُثِيْرٌ مِّنْ
 اَنْبِيَاۡهِ اَلَا اَدْعٰهُمُ عَلَيْهِمْ اَلَمْ يَكُنْ مِنْ قَبْلِهِمْ مَّوَدَّةَ بَيْنٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَا فَتَمَيَّنْ
 کہتے ہیں اور نیز جہر جہر روح کی منت میں دہم سے اِنَّ فِيْ جَسَدِ اٰدَمَ مَجْمُوعَةٌ
 وَفِي الْمَجْمُوعَةِ نَفْسٌ اَدْوٰى فَاَلْقَاوْا قُلُوبَكُمْ فِي الْقُلُوبِ دَوْسٌ وَفِي الرُّوحِ عَوْرَةٌ
 السَّخِيْفَةُ وَفِي الْخَفِيِّ نَفْسٌ وَفِي الْاَوَّلِ مَقْبُولٌ تُوْشِيْطَانُ كِي تَابَا مَجَالٌ کہ ہر ارادہ

وہی شیطان کی عداوت سے ہے یہی شیطان کے صدق کائنات اور حجاز کے قول کا کذب لازم آتا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کَانَ مِنْ اَجْنِبٍ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهِ اللہ تعالیٰ نے جمیع انبیاء علیہم السلام کو فرمایا کہ ہر کام کے شروع میں شیطان سے اور اس کی متابعت اور منہال بد سے خدا سے بھاگنا اور خدا کے نام سے شروع کرنا شیطان را غزوہ درگاہ اور مردود بارگاہ ہے اگر کوئی کہے کہ جس وقت میں ہم کے طالب ہیں پہونگی گئی تھی اس وقت شیطان کو معلوم ہوا کہ ایسا ہو گا تو اس تعاد سے بھی ترسنا انکار لازم آتا ہے اس لیے کہ جب قُلِ الرَّحْمٰنُ مِّنْ حَمْدِهِ دَعَا وَاُثِيْرٌ مِّنْ اَنْبِيَاۡهِ اَلَا اَدْعٰهُمُ عَلَيْهِمْ اَلَمْ يَكُنْ مِنْ قَبْلِهِمْ مَّوَدَّةَ بَيْنٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَا فَتَمَيَّنْ کہتے ہیں اور نیز جہر جہر روح کی منت میں دہم سے اِنَّ فِيْ جَسَدِ اٰدَمَ مَجْمُوعَةٌ وَفِي الْمَجْمُوعَةِ نَفْسٌ اَدْوٰى فَاَلْقَاوْا قُلُوبَكُمْ فِي الْقُلُوبِ دَوْسٌ وَفِي الرُّوحِ عَوْرَةٌ السَّخِيْفَةُ وَفِي الْخَفِيِّ نَفْسٌ وَفِي الْاَوَّلِ مَقْبُولٌ تُوْشِيْطَانُ كِي تَابَا مَجَالٌ کہ ہر ارادہ

دہی تو وہی ہم جہان رکھتی ہیں کہیں خود خود کسی جہی نہاں کچھ ہیں کہیں چھین چھان کچھ ہیں
 نہاں ہو اسے کہیں عیان کچھ ہیں مثلاً اسے کہ نہ عین زیادہ سے نہ غیر زیادہ اور نہ نہ عین
 دو ہو اور نہ غیر دو اور دو نہ عین ہیرم ہو نہ غیر ہیرم اور ہیرم مظہر دو ہو اور زیادہ
 مظہر آتش جہلہ ہیرم دو اور زیادہ کو اپنی فطر سے جانتی ہے ایسی ہی سنا میں
 احوال فطانت پیرا ہوتے ہیں بعضا حال سبب قربت کا ہوتا ہو اور بعضا سبب بعد
 اس کی مثال اس طرح جانتا جاوے کہ ذرہ آفتاب کی روشنی میں نقش کرتا ہے
 اور اس کے ظہر کا بارش آفتاب کی شعاع ہے لیکن ذرہ کو معلوم نہیں کہ یہ نقطہ دور
 اور جنبش میری جھپٹ ہے یا شعاع آفتاب سے سو ذرہ امتشام میں حیران رہا اور
 اختلاف میں پڑ گیا یعنی کسی ذرہ کی سمجھ میں یہ آیا کہ یہ چمک اور ظہر میرا ہے
 فطر سے ہے اور کیسے دل میں یہ سمایا کہ یہ سب بطین آفتاب کے ہو کہ یہ تو
 آدمی کے عقائد میں یہ اختلاف پڑ گیا اور بہتر مذہب ہو گئے چنانچہ بحث یہ
 اور جب سیر دو مذہب ہیں قدر بہ کھتی ہیں کہ جو حرکات اور سکنا کہ ہم کرتے ہیں
 ہمارے ارادے سے ہیں ہم آپ فاعل ہیں جو جانتی ہیں سو کرتے ہیں جبر کہہتی ہیں
 کہ ہرکو کچھ اختیار نہیں فاعل حقیقی خدا ہے اگر ہرکو دونوں میں ڈالے تو ظلم ہے
 یہ دو مذہب باطل ہیں مذہب اہل سنت جماعت کا یہ ہو کہ جس قدر آدمی کو اختیار
 دیا ہے اس قدر محتار ہے چنانچہ ایمان کے چار رکن ہیں دو خدا تعالیٰ کی طرف
 سے ایک ہر ایت اور دوسرے تو فیق اور دوسرے کی طرف سے ایک قرار زبان
 اور دوسرے تصدیق طلب ہے اور جو کچھ آدمی نیک و بد کرتا ہے ثواب اور عذاب
 اس کا پالا بخلاف اور مذہب کے اور رزق ہر یک کا مقدر ہو کوئی رزق دوسرے کا
 کہنا نہیں سکتا ہے اگر کوئی کسی بیوہ کے کوہنا نہ کہلائی ثواب اس کا پالا اس کا

کہ رزق خدا کا طعنے سے ہی اور کہا اسدی کٹاٹھیر سے اور بعد رزق تمام پہنچے
کوئی مرقا نہیں ہو اگر کوئی کسی کو قتل کرے ملاشک کہا پکارا ہو گا اگر نہ رزق ہو گا
حق تعالیٰ کی طعنے سے چکے گیا تھا اور ہر شخص مادی و مادی سے جو اہل بیگ
داتی سے تو طعنے ملاں کے کی تو حلال نیستہ آیا اور مادی سے جو اہل بیگ
عاص کی تو حرام آیا اہل اعمال کا مقیم یا تا ہے **وَاللّٰہُ لَا یُظِلُّہٗ اَکْثَرُ النَّاسِ**
شَیْئًا وَّ لَکِنَّ النَّاسَ أَغْثُ فُجَّارًا سب کے سب بہر مذہب والوں نے
اصل مذہب کو دیا ہے پس کیا اور مادی قحائے کی ذات و معاد کو خالق میں
وہ حیریں تر کشیں کہ محال سرخ اور قرآن شریف اور حدیث اور عقل اور فہم
اور اجماع امت کے ہیں اگر کوئی مذہب والوں کے عقائد مائل اور ماہوں کی
ادش بر علیہا اگر وہ ہو جائے اور اہل سب و جماعت اور اہل کے طریق سے
دور تر جائے اور مول حکما اور موعید کے اگر اہل سب کے معتقدوں کو قول کر
موانع ہوں تو وہ سب ہیں تو مائل اسو ہوں کہ معتقد اہل سب و جماعت کے
علم ظاہر و باطن ہیں کمالی رنگتوتہ اور سرب اور طرقت اور حقیقت اور معتقد
کے حقیقت کو مستحق اور حق مائل من غیر کر کے اصل مذہب کو اختیار کیا ہے
جسٹاب اور مذہبوں کے علمائے کہ وہ اگر علم ظاہر کے کامل تہو تو اس کے بشر
اگر وہ مائل کو عالم سہتے تو ظاہر کے علم کے کہ قرآن اور حدیث اور فقہ ہی کامل
اس سب سے غیر ہو اور نیز جو سب کے کسی سرگ مائل سب کے کو کا بیٹے
کہ ایسی لکھ کوئی مذہب یا مائل جمہاروں مذہب کے خلاف ہو آیا و کرے
عوض شخص کہ علم ظاہر و باطن کا کامل ہو و س کو جائے کہ چارہ مذہب میں کسی
کامیاب ہو اور تاج متوج سے بہتر ہیں جو کتاب ہے حکما سب

ہو کہ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ معلم ہر باطن کے کامل تھے لیکن ہمیں
 مسئلہ میں اون کا علم اور اجتہاد تصور کرنا تھا اور اس کے دریافت میں عاجز
 ہو جاتے تھے اور حیرت انگیز لے کی طرف سے الہام بھی نہیں ہوتا تھا اس سبب
 سر آپ کے خاطر مبارک میں اکثر یہ خطہ آتا تھا کہ ہم بھی اپنا ایک نیا مذہب بنائیں
 تو بہت سہ آگاہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ ایک عجیب شخص
 میں آپ شریعت رکھتے ہیں اور امام صاحب کو فرمایا کہ اسے محمد غزالی اس بارغ
 میں ایک ایسا حجرہ طیار کر دو کہ جس کے پاچھ گوشے ہوں آپ نے مجھ سے
 بنائیں سچی کی ہر حد محنت کرتے تھے اور بنیاد پاچھ گوشہ کے حجرے
 کے ڈالتے تھے مگر درست نہیں آتی تھی جب عاجز ہو کر عرض کیا یا رسول
 اللہ چار گوشے درست ہوتے ہیں یا پانچ ان میں بننا ہے ارشاد ہوا اے
 غزالی خاطر جمع رکھو یہی چاروں مذہب قیامت تک راست اور درست رہیں گے پانچواں
 نہیں ہو سکتا ہے اس واسطے کہ معلم ہر باطن انکو عطا ہوا تھا دوسرے کو نہ ملا
 لہذا اجتہاد ان سے زیادہ نہیں ہوا اول اون کے حضرت امام غلام رحمۃ اللہ
 علیہ میں بہر شاگرد اون کے حضرت امام شافعی اور حضرت امام مالک اور حضرت
 امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم اربعہ غرائب الفوائد اور کشف المحجوب میں مذکور ہیں
 کہ حضرت امام غلام رحمۃ اللہ علیہ بہت سے پیران طریقت کے استاد ہیں
 جیسے حضرت ابراہیم اوہم اور فضیل بن عیاض اور داؤد طائمی اور شبرمائی
 اور عبداللہ بن مبارک وغیرہ جو ہر طرح کا علم آپ کو حاصل تھا اور فنی اور اجتہاد
 اور فنا و فنا اور حیرت انگیز لے کی ذات و صفات اور تجلیات اور شہادت
 کا علم کامل رکھتے تھے اس واسطے کہ ہر ہول و فردم شریعت و طریقت و حقیقت کی

فتاویٰ کے لئے کہ دین میں جیسے اس لئے اللہ علیہ وسلم کو حسب روالق دی اور ان کی
 تعزایہ کوں کر سکا ہو ریاست اور محابہ سے اور یہ ہے جو اداں کے لئے ہاں ہر
 الزم شایعوں کو دیکھا تھا اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے صحبت کرتے
 تھے ایک مرتبہ روضہ مطہرہ حضرت سرور کائنات پر شریعت لیگئی اور لکھا
 السلام علیکم اسید المرسلین روضہ ناک سے آیا و ملیک اسلام یا
 امام اہلسنن ائمہ ہیں امام صاحب نے گورہ نشینی اور معروف یوشی اعتبار کی
 ہی ا رتوہ فیکہ حقیقی کیلوف کر کے ملنے سے مہر پہر لساتا تھا اگر مرہ حواب میں
 دیکھا کہ معمر بن اسلم اللہ علیہ وسلم کے اشواں سادہ کہ کوہ مریدہ میں جس جس
 ہں اور بعض کو بعض سے اختیار کرتے ہیں اس حواب کی ہیئت سے ماگے
 نقشہ میں اس میں کے ایک ریت سے جو بھی ادھوں نے کہا کہ تم معمر علیہ
 السلام کو سلام کہ ملے اور حدیث میں ٹرے ورج کو بچو گے اور اوس میں
 الیہ وسلم را کہ ہو گے کہ صحیح کو مستقیم سے حد اکثر دے ایکار رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کو حواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں انہو حدیثہ مکو میری
 مست کے اچا کرید اسلمو پیدا کیا ہو گورہ نشینی کا ارادہ کہ اس میں
 سے روایت ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں
 ایک مرد ہوگا یقال کہ لکماں میں نایب و کتبنا انہو حقیقہ ہوگا و اس میں
 آندہ ہی اس میں ناک سہ و دیب ہو کہ ابو حدیثہ کو میں نے اس دیکھا کہ اگر وہ
 دعوت کرتے کہ یہ بہتوں میں ہیں جو اوس کو دلیل سے مات کر سکتے حضرت
 امام متقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام عالم کے عالم حق میں ابو حدیثہ
 کے مثل عمل کے میں ایک روایت میں اس احوال نے امام صاحب کے تہہ پر

علیہ السلام اور امام صاحب سے اس کی تشریح کیا گیا کچھ تو اس کے فاضل تھے اس لیے
 اس کو تفریق حاصل ہو چکی تھی فرمایا ہم کو جمعیت تو حاصل ہو لیکن میں بہت جاہل ہوں
 کہ لعنت تکبیر پر تفسیر برستی ہو صوفی نے کہا کیوں فرمایا اس واسطے کہ اس اب میں
 ارادہ خدا اور منافی تیری اور اس میں تیرا امتحان تھا صوفی نے کہا کہ اس کام میں کیا ارادہ
 خدا کا نہ تھا امام صاحب نے فرمایا کہ ارادہ تھا لیکن تیرے دل کی کدورت کو سبب سے
 تیری نیت میں بدی پیدا ہوئی اور تیرا ارادہ اس پر مضبوط اور درست ہو گیا اور
 اس نیت اور غم پر تو نے کوشش کی اگر ارادہ خدا کا اور نیت آدمی کی ہوتی
 تو کئی توفیق حاصل ہوتا اگر دو زبانیں موافق نہ ہوتیں تو وہ کام منظور میں نہ آیا
 نیز سبب ارادے کے ماخوذ ہو اس واسطے کہ پہلے اس کی طرف سے غم اور کوشش
 ہو ملکہ اپنی درست کاری کو واسطہ دعا بھی کرتا ہے اجتہاد میں ہو کہ امیر المؤمنین حضرت عمر
 رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ایک چور بکرا گیا آپ نے نایت کا شی کا حکم دیا چور نے
 کہا امیر المؤمنین میری چوری میں خدا کا ارادہ تھا یا نہیں فرمایا اس کی زبان ہی کا اثر
 کہ انھا دو کی باتیں کرتا ہے اس کا مسل اس امر کا بیان طویل ہے مختار القلوب
 میں تصانیف و تدرک کا بیان مفصل مذکور ہے صوفی ناقص احمال
 بسبب بڑی علمی کے اپنی خیالی سی چیزیں بتانا کے مذہب میں خرابی ڈالتی
 ہیں اور اپنی اور عوام الناس کے دین میں حسرت لینی و حرج کرتے ہیں اگر مردان
 سچے مجاہد اور غرائب زندگی میں اور عبودیت کے منظور میں آتے ہوں
 کچھ کا اعتبار نہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لو دنا بک رجلا کھینچنے
 لکن لا یطیر فی الدوائر و یذکرک ستۃ من سنن دسکول اللہ
 ازلعتک بعیر اعتقاد دسکول اللہ فھو مائع

سیرت الہیہ میں مستعمل ہو کہ کاموں کے مشہور میں ایک رنگ کا نظریہ
 سیرت افعال پر اوائل ایک کام تھا کہ خوشنصیب و سکی پاس نگہ اپنی حاجت لھاما
 اور کئی وجہ سے ارادہ اس کی برائی اس سرگوار کو بہت نصیب معلوم ہوا کہ رنگ جلد
 روز میں رہی اور اس کا رنگ و ماسے افعال ہوا و سکو لوگوں کی ملبایا اور کستر
 اس کی جمع کی جس ہمار کو وہ خاک و پتھر سے وہ شہا پانا بہا اور سرگ کو
 راہ و ترنم ہوا ناگاہ صاحب سرور کائنات کو جواب میں دیکھا اور بہ حال استعسا
 کیا درست اور ہوا کہ یہ جو تو نے دیکھا اوس کے صدق کا سبب تھا کہ اس شخص
 نے عام عمر میں دردم ہیں کہا سماں اللہ اگر موسیٰ جو صاحبہ یاد ہو اس کو
 محاسنات ظہور میں آئی تو کیا محب و راجع ہو کہ اگر کسی مخالف سرور محاسنات
 عرائف ظاہر ہوں رہ گئیں بالحدیث کے اور سرور مستدام کہے میں
 اور یہ تھکنا تھکنا شیطانی اور صورت کی علامت ہے جو دما میں اور سرور
 کیا ہے حدیث وہی اس کے ساتھ ہے حدیث میں آیا ہے کہ
 یَعْنُونَ لَعْنَةُ دَعَا مُؤْمِنُونَ دَعْنُونَ وَ كَمَا دَعْنُونَ
 لَعْنَةُ دَعْنُونَ لَعْنَةُ دَعْنُونَ دَعْنُونَ دَعْنُونَ دَعْنُونَ دَعْنُونَ
 یا صوبہ رہ گئی میں ملتا ہر ہوتی ہیں بصورت کے ہی اس
 سے محاسنات ظہور میں آتی ہیں اس واسطے کہ حالات شیطانی
 اس کے ساتھ میں حوام الناس عامی ہیں کہ یہ رہی دیں کے رنگ ہیں
 و کچھ دماغی اور کامروں کو مسابہ میں عایہ و مطالب ملے ہیں
 اور اوں کی مسالمت راہ ہوئی ہے نص طبعی اس باب میں مطلق ہے
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

سیرت الہیہ میں مستعمل ہو کہ کاموں کے مشہور میں ایک رنگ کا نظریہ
 سیرت افعال پر اوائل ایک کام تھا کہ خوشنصیب و سکی پاس نگہ اپنی حاجت لھاما
 اور کئی وجہ سے ارادہ اس کی برائی اس سرگوار کو بہت نصیب معلوم ہوا کہ رنگ جلد
 روز میں رہی اور اس کا رنگ و ماسے افعال ہوا و سکو لوگوں کی ملبایا اور کستر
 اس کی جمع کی جس ہمار کو وہ خاک و پتھر سے وہ شہا پانا بہا اور سرگ کو
 راہ و ترنم ہوا ناگاہ صاحب سرور کائنات کو جواب میں دیکھا اور بہ حال استعسا
 کیا درست اور ہوا کہ یہ جو تو نے دیکھا اوس کے صدق کا سبب تھا کہ اس شخص
 نے عام عمر میں دردم ہیں کہا سماں اللہ اگر موسیٰ جو صاحبہ یاد ہو اس کو
 محاسنات ظہور میں آئی تو کیا محب و راجع ہو کہ اگر کسی مخالف سرور محاسنات
 عرائف ظاہر ہوں رہ گئیں بالحدیث کے اور سرور مستدام کہے میں
 اور یہ تھکنا تھکنا شیطانی اور صورت کی علامت ہے جو دما میں اور سرور
 کیا ہے حدیث وہی اس کے ساتھ ہے حدیث میں آیا ہے کہ
 یَعْنُونَ لَعْنَةُ دَعَا مُؤْمِنُونَ دَعْنُونَ وَ كَمَا دَعْنُونَ
 لَعْنَةُ دَعْنُونَ لَعْنَةُ دَعْنُونَ دَعْنُونَ دَعْنُونَ دَعْنُونَ دَعْنُونَ
 یا صوبہ رہ گئی میں ملتا ہر ہوتی ہیں بصورت کے ہی اس
 سے محاسنات ظہور میں آتی ہیں اس واسطے کہ حالات شیطانی
 اس کے ساتھ میں حوام الناس عامی ہیں کہ یہ رہی دیں کے رنگ ہیں
 و کچھ دماغی اور کامروں کو مسابہ میں عایہ و مطالب ملے ہیں
 اور اوں کی مسالمت راہ ہوئی ہے نص طبعی اس باب میں مطلق ہے
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

سما توان باب اس شریعت اور حرکت اور حقیقت اور حقیقت

بیان میں غرنا اور بقا سے حاصل ہوتی ہے ایگزیز شریعت مراد ہے
عالم اسوت سے اور طریقت عالم ملکوت سے اور حقیقت عالم جبروت سے
اور حقیقت الحقیقت عالم ماہوت سے یہ چاروں عالم اسطلاح سلمان غابر
باطن کے ہیں جب تک آدمی عالم اسوت یعنی شریعت میں ہے اسکو
سبب الانا امر الہی کا اور سچا منہیات سے لازم ہے جو شخص ان دونوں میں
معتور کرتا ہے طریقت میں کہ مقام ملکوت ہی اسکو راہ بنین دیتے ہیں
اور طریقت میں کہ تمام ملکوت ہی پاک کرنا نفس کا اور صاف کرنا دل کا
اور جلا دینا روح کا لازم ہے جس نے اس مقام میں اگر نفس کو
پاک اور دل کو صاف نہ کیا اور روح کو صاف نہ دے اس کو حقیقت میں
کہ مقام جبروت ہے راہ بنین دیتو ہیں اور حقیقت میں کہ وہ مقام
جب جبروت ہے عشق اور محبت اور یقین اور معرفت اور فوق حال لازم ہے
جو شخص کہ ان میں ناقص ہے حقیقت الحقیقت میں کہ وہ مقام لاہوت
ہے اسکو راہ بنین دیتو ہیں اور حقیقت الحقیقت میں کہ وہ مقام لاہوت ہی علم الہد
کا اور الہام ربانی اور تجلیات اور جدا جانا ان کا و کس اور تجلیات شیطانی
سے لازم ہے جو شخص کو اسطلاح میں نقصان ہو اسکو مقام محمود میں راہ بنین
دیتو ہیں اور نقصان لاہوت کا یہ ہے کہ الہام اور کس اور تجلیات شیطانی
اور رحمانی میں تمیز نہ رکھتا ہو چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے خواب میں دیکھا کہ اپنے فرزند کو قربانی کروا آپ نے اس نور وقت فرمایا
کہ مبادا اسکو کس شیطانی ہو اس روز کا نام ترویج ہو دوسرے روز نبی ویسا ہی دیکھا

اوس دن نام عروہ سے لینے معلوم ہوا کہ الہام ربانی ہی عور کر سکا تھا جو
 کہ جسے جو تہ علیل اللہ اسلام نے کہ پیغمبر تھے الہام درووسی میں مکر فرمایا
 اور لوگوں کو کہ عوش میں حرمس جہاں کے ہیں اس امر میں حرمس کرنا فرما
 میں سے اور نقصان حقیقت کا کہ وہ معام حررت ہی ہے کہ طالب حسن شیطانی
 اور رجمانی میں مسرق۔ عاتقاہ اور یقین اور عرش میں وہم اور خیال حاصل
 اور دات رقیانے میں عتائہ مسدہ اور عیتیں اور ارادے کہ کمال
 مشرہ کے ہوں پیدا ہوں چنانچہ تذکرۃ الاولیاء میں تسلیم ہے کہ حضرت امیر
 اوہم رحمۃ اللہ علیہ کو لوگوں نے کہا کہ ایک حوال تمام بات فی قرار و آرام
 کر یہ اور رہی سے کام رکھا ہے حضرت امیر ایم نے فرمایا کہ ہکو وہاں سے
 چلو تو گئیگی اوس سے زادہ دیجا حسیا سا ہاتھیں رو روایاں رہے
 سوائے مانی سے وہاں کچھ خدا کہہا ہی آخر کو معلوم ہوا کہ یہ شخص شہ کا
 کہا نا کہانا ہے اسو اسو عشق شیطانی رکھا ہو اوس عا کو اپنے ساتھ
 لو گئے اپنی مردوری میں سے ہو کہا نا آب کہا تھے تھو اوس حوال کو کہہ ہی
 کہہلا تھے عاشق رو رہن حوال کی وہ جو جس عشق اور پیواری گریہ
 رہی سب رائیل ہوئی حضرت امیر ایم سے حوال نے کہا کہ آب فرمائیے
 سا چک چک کیا کہ یہ حال پہلا رہا آپ نے فرمایا کہ وہ حالت شیطانی
 تھی اسو سے کہ شیطانی شہ کی لٹے لٹا کر کئے راہ سے تیر سے
 ماطر میں چیل تھا اور او نام اطل اور عتائہ مسدہ دات ماری میں پیدا ہوتے
 تھو اب سولتو محال تو نے کہا زادہ راہ سیلاں کو جہل ہو چکی مسدہ گئی اور اس
 فیدہ نگار داو نام مسو تو نے بہات مانی اور حوال میں تھی وہ ماتی رہے

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو لاکھوں امین اخبار الملوک لفرقانہ
 یحییٰ بن قیس مہمستکین اس سے دل سیاہ ہوتا ہے اور عشق و حالت شیطانی
 پیدا ہوتی ہے مہمستک ہو کہ بہانہ چور حالت عشق شیطانی کا ذکر ہوا یہ حالت
 ایک قسم کی ہو عشق شیطانی میں طرح طرح کے احوال پیدا ہوتے ہیں ہوشیار کو
 اتنا پس ہو اور التبت میں کہ وہ مقام ملکوت ہے یہ نقصان واقع ہوتا ہے کہ پہلے
 استدراج اور گرفت میں فرق کرنا نہایت ہی مشکل اور دشوار ہے لیکن غنائی
 الصی اور مرشد کامل کی تعلیم سے فرق کر سکتا ہو یعنی اگر قول اور فعل اور
 حال اور عقیدہ سے موافق نہ ہو تو گرفت ہو ورنہ استدراج اللہ
 شریعت میں کہ وہ مقام ماسوت ہے یہ نقصان پڑتا ہے کہ حکم الہی کے بجا آئے
 میں کامل نہ ہو جو عقین اختیار کرے پہان تک کہ موجدی ملحدی ہو جاتی
 سے اور جزو نہایت پیدا ہوتی ہے اور جن و شیاطین ایسی چیزوں سے جو
 دیتے ہیں کہ مثل گرفت کے معلوم ہوتے ہیں بسبب احکامات کے ناکر کو نور
 صبا تھا جو اس واسطے کہ نور از نازک رنگ ایک ہے اور رنگ ان کے بہت
 ہیں شیطان کی آواز سننے کے جانتا ہے کہ الہام میں یہ سبب حالات انہی شیخ سے
 کہ خود کم گودہ راہ اور مریدوں کو گمراہ کرنے والا ہے بیان کرتا ہو شیخ فرماتا
 ہو کہ تم نے راہ باہی اور جو کہ شیطان اس کو سینے میں موکل ہوتا ہے اس سبب
 سے اس کے دل میں ایک شورش پیدا ہوتی ہو روتا ہو اور پلاتا ہو اور عشق
 کرتا ہے اور جانتا ہو کہ یہ سبب حالت رحمانی ہے اور حقیقت میں وہ حالت شیطانی
 ہوتی ہے جو شخص اہل سنت و جماعت کو مجتہد دن کو فرما نے کسی شخص کو
 گمراہ ہو اور شیطان ہرگز کسی بزرگ اور کامل کو لائق نہیں ہے کہ کوئی مسئلہ دین

یعنی یا درست ہوں اور امیر دونوں کی مدتیان نہ کہنا کہ اور ان کی بدعتوں میں فرق کیے بغیر کلام ہے ۱۲

میں ایک دگر سے اور کون سا رنگ ہو کہ ان عارضہ ہوں ہو کہ یہاں
 یہیں قیاس کرنا چاہیو کہ مائع تنوع سے بہتر نہیں ہوتا ہے ایک سال
 گوش جان سے سنتو کے قابل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت آمد ایک
 سحر مبین بیکراں کے ہے عموماً اس میں اسرار حسن و شوار عدا و سرگرمی مے اور راہ
 لطف و کرم کے اوس دریا پر ایک پل سادہ ماکہ خلق اوس مل رہے ہو کے
 ماسالی نام گھر کے ہمارے ماس پیچیدہ اور ہمارے دیدار اور مشیت سے
 مشرب ہوں وہ مل کما ہے قرآن مجید جو اور سب مابین حق و بیچ لگتے
 کہ آدمی تنہا کے راہ رہت گم کرتا حساب بمعمر حلد علیہ السلام نے
 اوس راہ کو سیدنا اور صاف اور علما ثور اسدین نے مستحکم اور عیون
 اور معتدین نے اوس کے ریب و ریت سخت گرد و بارش دی ہر جو ممکن
 خدا اور رسول اور علما و راہدین اور معتدین کے فرمائے ہو کہ مرا کہ تبت
 ہو اور اھل باطن الصراط المستقیم صراط الدین العزم علیہ کھجڑ
 مسویہ ہی مراد ہے احراف کر گیا ماماشک وہ تفرور امین کہ مرا دور
 مسرت کر کے ڈو دھکا (دوسری) سال ق تھامے کی معرفت ماس
 ایک درخت عظیم اٹاں کے ہے اوسکی ڈوشا میں ہیں ایک پرہیز اور
 ایک صلاحت متاع پرہیز کی ہایت مشہر ہر ہلکے احساس میں کو اور یہ
 اوسکا دھار حق اور مطہر و دھار حق کو حسیع اما میں علیہ السلام اور علما ثور راہین
 اور العین ہیں رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ہای شاہ صلاحت کی دردم
 ہو و اسلحہ سال کے اور یہ وہ اوسکا تنوع و حسیع و دھار میں
 لکھنے میں اسار دیکھو و لا کر دیکھو اور مطہر صلاحت متاع میں ہیں اور کامر

یہو کہ یہاں ہر دھار و اوان لکھوں کہ اس کی ہر شے اور ہر دھار
 یہو کہ یہاں ہر دھار و اوان لکھوں کہ اس کی ہر شے اور ہر دھار

اور منافق اور تابع اذن کے بموجب لاکھ لاکھ سال تک و شیعہ
 میں جو اجماع ہے پھر بعضے شاخیں چوٹی چوٹی شاخ پر ایت کی مشاف
 منکالت پر اور شاخ منکالت کی مشاف پر ایت پر جاپرین اور ایسی آپرین
 مل گئیں کہ تمیز کرنا نہایت مشکل ہو گیا اس طلی کو کوئی دریافت نہیں
 کر سکتا مگر حکماء تعالیٰ چاہی وہی دریافت کر سکتا ہے اور باب
 یقین پر یہ بات ظاہر ہے کہ اپنے گناہ پر مسترف ہونا بہتر ہے عبادت پر
 غرور کرنے سے اس واسطے کہ عبادت کا تصور گناہ سے بدتر ہے پہلے گناہ
 مشاف منکالت کی چوٹی مشاف تھی جب اوس میں نرمت و مذر سپدا ہوا وہ
 مشاف منکالت کی مشاف پر ایت پر جاپرین ایسی ہی طاعت پر ایت کی مشاف
 میں سے ہو جب اوس میں جب و غرور پیدا ہوا وہ مشاف مشاف منکالت پر چوٹی
 اس طرح اسلام مشاف پر ایت ہو جب اسلام میں حلال کو حرام حرام کو
 حلال اور بدعت کو سنت اور سنت کو بدعت اعتقاد کیا وہ مشاف پر ایت
 مشاف منکالت سے الٹھی آئینہ زیر اس بیان کی شاخیں بشیاری میں کہاں
 تاکہ شرح کی جائے سمجھنے کی واسطہ مستدریس ہو اور اذن مشافون کا فرق
 حق تعالیٰ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین اور
 علماء مجتہدین نے بخوبی بیان کیا ہے جو اذن کی متابعت اور قول
 سرکھبران کرے وہ گمراہ ہے اور روزی مثال اس پر شریف کی
 شرح ہے کہ **لَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ**
طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أَكْثَرًا كُلِّ حَبِيبٍ
بَاذْنٍ رَظَاهَا وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ

۲

عقبت پرین
 مشاف منکالت
 اور شاخ
 پرین کی شاخ

مشاف منکالت
 پرین کی شاخ

مشاف منکالت
 پرین کی شاخ

مشاف منکالت
 پرین کی شاخ

مشاف منکالت
 پرین کی شاخ

مشاف منکالت
 پرین کی شاخ

مشاف منکالت
 پرین کی شاخ

مشاف منکالت
 پرین کی شاخ

فِي الْيَوْمِ نَبِّئُ لَوْ أَنَّ امْتِثَابَهُ كُلَّ شَيْءٍ عِنْدَ رَبِّكَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ وَلَا تَكُنْ
 مِمَّنْ يَنْتَظِرُ نَجْوَكَ دُونَ حُجَّتِهِ وَأَنْ تَبَاهُ بِهِ وَهِيَ كَرْتُهُ بَيْنَ اَدْسِ جِئْرِ كِي كَمَا آيَاتِ
 مُتَشَابِهَاتٍ مِّنْهُ هِيَ بَيْنَ حُسْنِ كَيْفِ مَعْنَى مُثَلِّلٍ بَيْنَ اَدْسِ مُثَلِّلٍ اِسْمِ
 وَاسْطُو طَلَبِ كَرْتُهُ بَيْنَ كَمِ بَسْمِ اِنْزِلِشْ اَوْثَ وَنَزُولِ اِيْلَانِ اَوْرِ لَحَا
 اَوْرِ بَرَعَتِ اَوْرِ اَرَادِ وَنِ بَاسْلَه اَوْرِ اَوَامِ كَامِدَه كَا جُوكِ وَهَ وَجِمْ وَاقِ
 اِوْنِ تَكْلِيَّاتِ اَوْثِ اِهْرَاتِ حَقِ تَقَالِي مِيْنِ اَوْرِ يَا اِنْزِلِشْ اَوْرِ اَكِ بَاسْلَه
 كَا جُوكِ فَاسْتِ حَقِ تَقَالِي مِيْنِ پَرِي اَوْرِ تَاوِيلِ اَوْنِ آيَاتِ مُتَشَابِهَاتِ
 كِي سَوَالِدِ تَقَالِي كِي كُو مِيْ بَهِنِيْنِ جَانِ تَقَالِي اَوْرِ وَهَ لُوكِ جَانِ تَقَالِي
 مِيْنِ جَوَالِدِ تَقَالِي كِي عِلْمِ مِيْنِ ثَابِتِ قَدَمِ اَوْرِ مَضْبُوطِ مِيْنِ يَفْنِي عِلْمِ اَلَدِ
 كَا اَوْ حَقِيقَتِ اَشْيَا كِي جَانِ تَقَالِي اَوْرِ كَبْتِي مِيْنِ اِيْمَانِ لَاسْطِ
 مُتَشَابِهَاتِ پَرِ سَبِ آيَاتِ مُتَشَابِهَاتِ اَلَدِ هِي كِي طَرَفِ سِي مِيْنِ
 اَوْرِ صِفَتِ جَمَالِ وَجَلَالِ كِي اَوْ سِي كِي وَاسْطِي هِي جِسْ كُو جَا اِظْهَرِ
 جَلَالِ كِي اَوْرِ جِسْ كُو جَا اِظْهَرِ جَمَالِ اَوْرِ جِنْ كُو خُذْ اَوْنِ تَقَالِي نِي
 مَسْتَلِ صَابِ اَوْرِ كَمَالِ عَطَا كِي هِي وَبِ لُفْطِ مَانِ تَقَالِي جِنْ جِنْ
 آيَاتِ مُتَشَابِهَاتِ مِيْنِ اِيَكِ مَكْرُومَا اِيَكِ لَافْطِ كِي مَنِ اَحْبَبْتِ كِي
 لَكِنِ اَللّٰهُ يَكْمَلُ مَنِ يَشَاءُ اَوْرِ كَمِيْنِ فَرَمَا اِيَكِ لَافْطِ كِي اِلَاسْطِ
 مَسْتَقِيمِ اَوْرِ كِي جَا اَرْشَادِ كِي لَكِنِ اَللّٰهُ هُذْ لَهْ وَنَكْرَتِ
 اَللّٰهُ يَكْمَلُ مَنِ يَشَاءُ بِرِ اِيَتِ مَعْنُوْنِ خُذْ اِيْ كِي وَاسْطِي سِيْهُ سَوَا سَكْرِ
 كُو مِيْ بَهِنِيْنِ جَانِ تَقَالِي هُوَ اَكْمَلُ مِيْنِ خَلْعِ سَمِيْلِيْهِ وَهُوَ اَكْمَلُ
 اَلْمَعْنَى مِيْنِ اَحْصَالِ جِسْ نِي اَوْسِ بِرِ اِيَتِ كُو پَا اَوْ سَبَا دِلِ صَانِ كِي اِيْ

اِسْمِ اَوْرِ اِيْلَانِ اَوْرِ لَحَا اَوْرِ بَرَعَتِ اَوْرِ اَرَادِ وَنِ بَاسْلَه اَوْرِ اَوَامِ كَامِدَه كَا جُوكِ وَهَ وَجِمْ وَاقِ
 اِوْنِ تَكْلِيَّاتِ اَوْثِ اِهْرَاتِ حَقِ تَقَالِي مِيْنِ اَوْرِ يَا اِنْزِلِشْ اَوْرِ اَكِ بَاسْلَه
 كَا جُوكِ فَاسْتِ حَقِ تَقَالِي مِيْنِ پَرِي اَوْرِ تَاوِيلِ اَوْنِ آيَاتِ مُتَشَابِهَاتِ
 كِي سَوَالِدِ تَقَالِي كِي كُو مِيْ بَهِنِيْنِ جَانِ تَقَالِي اَوْرِ وَهَ لُوكِ جَانِ تَقَالِي
 مِيْنِ جَوَالِدِ تَقَالِي كِي عِلْمِ مِيْنِ ثَابِتِ قَدَمِ اَوْرِ مَضْبُوطِ مِيْنِ يَفْنِي عِلْمِ اَلَدِ
 كَا اَوْ حَقِيقَتِ اَشْيَا كِي جَانِ تَقَالِي اَوْرِ كَبْتِي مِيْنِ اِيْمَانِ لَاسْطِ
 مُتَشَابِهَاتِ پَرِ سَبِ آيَاتِ مُتَشَابِهَاتِ اَلَدِ هِي كِي طَرَفِ سِي مِيْنِ
 اَوْرِ صِفَتِ جَمَالِ وَجَلَالِ كِي اَوْ سِي كِي وَاسْطِي هِي جِسْ كُو جَا اِظْهَرِ
 جَلَالِ كِي اَوْرِ جِسْ كُو جَا اِظْهَرِ جَمَالِ اَوْرِ جِنْ كُو خُذْ اَوْنِ تَقَالِي نِي
 مَسْتَلِ صَابِ اَوْرِ كَمَالِ عَطَا كِي هِي وَبِ لُفْطِ مَانِ تَقَالِي جِنْ جِنْ
 آيَاتِ مُتَشَابِهَاتِ مِيْنِ اِيَكِ مَكْرُومَا اِيَكِ لَافْطِ كِي مَنِ اَحْبَبْتِ كِي
 لَكِنِ اَللّٰهُ يَكْمَلُ مَنِ يَشَاءُ اَوْرِ كَمِيْنِ فَرَمَا اِيَكِ لَافْطِ كِي اِلَاسْطِ
 مَسْتَقِيمِ اَوْرِ كِي جَا اَرْشَادِ كِي لَكِنِ اَللّٰهُ هُذْ لَهْ وَنَكْرَتِ
 اَللّٰهُ يَكْمَلُ مَنِ يَشَاءُ بِرِ اِيَتِ مَعْنُوْنِ خُذْ اِيْ كِي وَاسْطِي سِيْهُ سَوَا سَكْرِ
 كُو مِيْ بَهِنِيْنِ جَانِ تَقَالِي هُوَ اَكْمَلُ مِيْنِ خَلْعِ سَمِيْلِيْهِ وَهُوَ اَكْمَلُ
 اَلْمَعْنَى مِيْنِ اَحْصَالِ جِسْ نِي اَوْسِ بِرِ اِيَتِ كُو پَا اَوْ سَبَا دِلِ صَانِ كِي اِيْ

הנה קצת מהשירים שכתבתי

کہ تو نے یہ یا مئی ام تری صحت میں شہیر نواں کے ہو کہ قلنا
مردم کہ اور صحت اور عیال کے کاتے ہے اور ان کا دھکیو
ہی مطلب یہ ہو کہ تری گھنار کی سمٹیہ کاروں کو صحت دل میں کہ دھکی
کا الحارہ او امثہ فتسویٰ سے اثر ہیں کرے گی اور قد کشیں ارف
صعب اللہ کچے سے یہ ہی عرض ہے کہ تری باتوں کی تلوار مزم نواں
میں تا سر کر گی تو لائن خلود ہند و خلوق ہم الہ کی اللہ الہ سب آیوں
کے سے اب اقصیٰ سورح اللہ صبر نہ کرے لایہ سلام اور ہی میں ہصل اللہ
فما لہ من ہادی سے روش ہیں اور ان دو آیتوں سے ہی کہ دما انت
ہادی ہی العی عن صلاہم اوان شمع الہ میں لایہ ما لہا فہم
مشہور و وہی معہوں ظاہر ہے اور آیت فاما مکت اد من مکت و لکن
اللہ کے کا مطلب صد میں ہے معہوں اب قل لا امیالک لیستہی سعا
ولا صبر الا ما ساء اللہ کے سے فاما مکت عارت ہو مقام محمود ہے
اور دلیل اسکی کہ اللہ فوق ایدین بھی ہو حساب حضرت محمد ﷺ
سے بعد علیہ وسلم مدے اور رسول خدا کے ہیں اہل علم و طاب آیا
کہ قل لا امیالک لیستہی سعا ولا صبر الا ما ساء اللہ تو کوئی گناہ نہ لہا
کہ میں خدا ہیں اور آیت استغفر لک ربک و لیسو بیار لیسو مینا اب
موسوں کی سناں میں سے اور آیت استغفر لک ربک و لیسو بیار لیسو مینا اب
لکھو ساتوں کے میان میں ہو اور کاروں کے مدد میند آپ سے
ولا تطع کل حلاف مہن حارہ مہنہ اس لرح کی آمد میں
فتان شریب میں صحت ہیں چاہے فرمایا اللہ ول احسن الحمد ہے

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۰۔ آئینہ آئینہ راہِ سچے گشا، اسے سنے اور واسطے اہماں والوں کے اور ہمایاں

۲۷
 سے ایمان کو توبہ سے انکار کے ساتھ

گوشت خانا من کے ملک و خلیفہ کی توبہ کیا کہ لغت میں حضرت سلطان احمد
 حضرت مایر علی دہلوی رحمہ اللہ علیہ حالات و واقعات بہت رکھتے ہیں
 حضور مایر علی واقعات اور حالات اور اسام اور دوسرے اور نکلات اور اشارہ
 میں کہ کس کس جہاد کو سمیر اور طرادس کا ہوا ہے اقتدار و سرسوی تھا
 مکتب مسجدوں کے حال اور حرات اور کتبہ کچھ اس میں حسن نے مایر علی
 مایا امام ہیں۔ ۱۱۰ چھ کتبہ جب حضرت مایر علی اس مقام میں پہنچے
 پوچھا کہ اب کس سال کیا ہو فرمایا حدیث سے ۸۰ سال کم تھے جو صفات
 کہ مدت تھانے کے واسطے ہیں محمد میں تہی ہیں سوائے دو صفت کی ایک
 صفت مدنی کی اور دوسری صفت خالقی کی اور یہ کلام اور دوسری حامی کے
 تھا صاحب صفت سمیع اور بصیر کے سوائے میں عابد اور مخلوق ہی اس واسطے
 کہ مستحکم کوئی مرد و عورت میں نہیں ایسی ملکہ یہ سب کا وہ دیکھتا عباد
 وہ حضرت مایر علی اور اللہ تعالیٰ اور اسکے دو قسم سے پہلے
 عبادت ہی اور سوائے اس واسطے کہ صفت اور کی قدیم ہے لاشعہ
 جب کہ مشہور حدیث کے لکھے سے پہلے اور کے مصنفوں میں سے
 کو ماسا ہی اور اگر کسی نے امام میں کمال مایا ماسا میں مایا ماسا
 جب حضرت مایر علی سلامی اس مقام میں پہنچے مایا کہ مایر علی بہت بڑا
 رجال را کہ مایر علی مایر علی کے لے کی رما کے مایر علی بہت بڑا
 جو کہ مایر علی مایر علی مایر علی مایر علی مایر علی مایر علی مایر علی
 جو کہ مایر علی مایر علی مایر علی مایر علی مایر علی مایر علی مایر علی
 اس سب سے تباہ ماسا مایر علی مایر علی مایر علی مایر علی مایر علی مایر علی

پناہ سے نہ رسالت پناہ سے اللہ علیہ وسلم کو حکم آیا ^{قُلْ} اَمَّا اَنْتُمْ
 لَنْفَعَكُمُ شَيْئًا وَلَا ضَرَّ اَوْ كَمَا شَاءَ اللّٰهُ اَلَيْسَ بِتِ اٰتِيْنِ اَوْ جَدِثِيْنَ
 عِندَ اَمِّ بَقَايْنِ اَمِّ بِنِ بِنَا كُنْہ کہ مرحلہ اولیاء حضرت علی مرتضیٰ رضی
 اللہ عنہ فرماتے ہیں عَزَّوَجَلَّ ذِیُّ الْعِزِّ الْعَلِیُّ ہر حضرت بائزید قدس
 سر ایسے محبوب ہو گئے کہ اپنے آپ کو وہ دیکھا ہو کہ دیکھا حد کسی بجھا اس واسطے
 کہ عالم بقایا میں پہنچ آئے تھے اوس کو بون سمجھا جاتا ہے کہ اومیکے
 وجود کی گہاس جب تمام علائن و نبوی اور اخری کے زمین سے قطع
 ہوا اور آفتاب جلوہ حقیقی اوس پر چمکے اور وہ گہاس اپنی ہستی کی تر ت
 مشک ہو اور سب تعلقات اور عیودات سے الگ ہو کر موت ارا دے
 حاصل کرے اور اپنی آپ سے بالکل بیخبر ہو جائے تب آفتاب حقیقی اپنی
 ارا دے سے جد ہر چلے وہ گہاس ہی بے اختیار اوس کی ارا دے
 سے اوس کے ساتھ چلا اور یہ ہی جائے کہ میرا ارادہ اوسکا ارادہ ہو
 اور اوسکا ارادہ میرا ارادہ ہو یہ بیان مقام فنا کا ہے جس میں کمال
 پایا بقایا میں پہنچ پایا اوسکا نقصان بقایا میں یہ ہے جو تذکرہ اولیاء
 میں مذکور ہے کہ حضرت بائزید فرماتے ہیں کہ قیامت کو تمام جنس
 حضرت رسالت پناہ سے اللہ علیہ وسلم کے نشان کے نیچے ہونگے
 اور میرے نشان کے نیچے جب اپنی خود کی کو خدا میں گم گیا اور سب
 شے کو خدا میں دیکھا اور خدا کو خدا علیہ وسلم میں دیکھا
 تب یہ فرمایا جب اوسط مقام بقایا میں پہنچو ^{سُبْحٰنِیْ} مَا اَخْطَا سُبْحٰنِیْ
 سُبْحٰنِیْ اَتَمَّ مَقَامِ عِبَادِیْنِ پہنچو سُبْحٰنِیْ کہ حیات تک میدان

۱۱۱ کہہ دو تو جو خطہ بینا اختیار کر لیا میں اس طرح جان ایسی کے نہ کا اور نہ کلام کو کہیں سمجھا ۵۵ سمجھو تو کہ کلام کو کہیں سمجھا ۵۵ سمجھو تو کہ کلام کو کہیں سمجھا ۵۵

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اور حضرت امیر اہلسنن سر محمدیؐ کو دیکھا اور کہتے ہیں کیا دیکھا اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو
 بھی زائرِ حرمۃ الشریعہؐ لکھا ہے جس کا ذکر تہذیبۃ الاسلام میں ہے کہ کس بار
 اسلامی حرمہ علیہ السلام فرمایا سب سے پہلے ہزار سال تمام نبوت میں آدھ تیس ہزار سال
 بیدار و وحدانیت میں اور تیس ہزار سال بھلاں فردا میں اس وقت سے اب تک ہزاروں سال
 اور اس کو جو دیکھا تو مارے دکھ و دیکھا اور کس طرف نظر کی اس تھا اور کس اس لئے
 اور اس کی دانت اور کچھ جہاں پہلے ہزار سال بھلاں ہو کر کے اس سے فرق معلوم ہو رہا ہے کہ
 وہ اس میں کہا کہ کوئی اس مقام کے اور نہ گیا ہوگا اور اس سے یہ طبع زیادہ کوئی مقام
 ممکن نہیں ہے جس جگہ کی دیکھا کہ مرتبہ میں میرا مرکز ایک ہی کو گھسنے والی مراد ہو اور اس
 جگہ معلوم ہوا کہ ہدایت احوال اولیا کی ہدایت انبیا کی اور ہدایت انبیا کی ہدایت
 ہیں ہر روح میری مام مقام ملکوت میں پہلی شہادت اور دو جہ اس کو دیکھا لایا ہے
 کی طرف انعام کیا اس سے کہ ساتھ ساتھ اسلام کا حق مقام محمد مصطفیٰ علیہ
 السلام سلم میں گور ہوا لاکھوں درامی اس باپید گار اور ہزاروں عجایب کو دیکھ
 اگر سے ویرا میں قدم نہ کہا مل جائے ماحر حلیت اور خوش اور خوش ہستی
 ایسا نہیں ہو گیا کہ کچھ مرا ہر جہ میں نے جا کہ جمیع مراتب مصطفیٰ علیہ
 السلام کے طبابت میں یک پہنچوں نہ بھگتا ایسے حال کے موافق حضرت حق
 کے بھی کو رہا کہ نہ تھا تھا لکن حضرت محمدی علیہ السلام کے پہنچوں کی
 حال ہی یعنی ہر شخص اسی استعداد اور مرتبہ اور قرب کے لائق حق یک پہنچ
 مسکتا ہی اس لئے کہ حق سے سنا ہے لیکن ہر شخص علیہ السلام کے ہر حال میں
 میں جس احوال میں اس حالت یک پہنچا اسکل ہی کر کے کو دیکھا ہے اس واسطے

جستک میدان کلا اله الا الله سبحان الله رب العالمین یہ سب سے بڑی خدمت
 بایزید نے عرصہ کیا الہی میں ہے جو کچھ دیکھا میں تھا اور جستک میں ہوں
 اپنی خودی سے مجھ کو تجھ تک پہنچنے کی راہ دینے ہو کیا کروں حکم ہو کہ رہائی
 اور نجات تیری اسی میں ہو کہ میری دوست محمد عربی کی متابعت کرو اور ان کی

<p>قدم مبارک کی خاک کا اپنی ایکہ میں سرور <small>کا مقنوی</small> ہو جس کو جنبات تو چھو نہیں لگا خاک پاؤں مصطفیٰ کا نو تیا بندہ مسک رسول اللہ ہو ہو وہی مقبول و رگا چنرا تاریخ مشرق محمد رد ولا</p>	<p>اسل وہنیں کی را کا تو خاک ہو دین کی سید راہ ہو لگا ہو دو جہان کو چوڑاں میں ہو لگا اور شاع کی اطاعت لا بکا</p>	<p>خاک پاؤں مصطفیٰ کا نو تیا بندہ مسک رسول اللہ ہو ہو وہی مقبول و رگا چنرا تاریخ مشرق محمد رد ولا</p>
---	---	--

بایزید کہ سلطان العارفين اور محمد روح مشائخ کاملین ہے جنکی شان میں حضرت
 جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بایزید ہم ہیں ایسی چیزیں ملائکہ میں
 حضرت جبریل و حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ سے ابتدا ہو حال سوجستک انہما
 کمال کو نہیں پہنچو جو حالات اور وقعات کہ استغراق میں مخالف شرع ہوں وہ میں آئی
 اوس کا اعتبار نہیں ہو سب بات میں عسلماؤ ظاہر و باطن متفق ہیں ایسی ہی آگے
 بزرگوں سے جو باتیں ظاہر ہو میں اور جو کچھ فرمایا اور لکھا اگر موافق آیت حدیث
 اور قول خلفائو راشدین اور محدثین اہل سنت و جماعت کے ہو قابل اعتبار ہے
 ورنہ باور نہ کیا جائیگا وہ ہوں نے کمال پایا کیونکہ اگر مثال پائی تو ضرور لیت
 ظاہری اور باطنی حضرت رسالت پناصلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائو راشدین کی گفتے
 حقیقہ میں ہو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بای مبارک کے سرگشت پر نماز پڑھتی
 ہو حضرت بایزید فرمایا کہ میں بھی اس طرح نماز پڑھوں نہ ہو سکی ایک رات حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کو جواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں اے میرے بہن عار حاصہ میرا ہی
 تو سرہ نہ منگھا کہ بہت ہی اوسط کا معلق مار ٹر رہا اور ایک مالون رہ گئے
 ہو کے ٹر رہا آہاں ہو اور مجھے لاؤ اور اس کا اوسط لگا ہا اسارہ ہی دس سو کہ دنا
 کو ترک کر کے حد رکھی یا دکر ماسہل ہو لکس دیا میں ہو کر حد رکھی دکر میں رہا
 مشکل ہو لیئے علقاب دیا کے ہی فکر کرنا اور بقعائے کی یاد سے ہی
 عامل ہو ماسہت امر متوا رہی حیران آکا ہو اس کا اوسط آسے یہ ہی مراد ہی ہے

عسرتی بحسب دما سے یہ تہہ ہا اسیر موثرہ ہوتو بہت بار رہا

فصل ہے کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے جب مسائل دس کے جمع کئے
 تو کتبہ میں حاک کے دو رکعت نماز پڑھے ایک رکعت میں نصف ہراں پڑھا
 ایک یاؤں کے سرگشت پر کھڑی ہوئے اور آدھا ہراں دوسری رکعت میں
 پڑھا دسے مالون کے سرگشت پر کھڑے ہو کر بعد نماز کے دعا کی تھوڑی
 اگر ماں مسائل میں کچھ کی اور یہی ہو گئی ہو اوس کو معاف کرنا ارشاد ہوا
 اے امام المسلمین اور نگاہ کر جو اور دیکھا تو کیا دیکھتے ہیں کہ لوح محفوظ میں کسی
 طرح سب مسائل جمع ہیں کچھ فرق ہیں بہر حال ماری کا حکم داکہ تمہارے
 اور تیرے تابعداروں کو حقیقت تک ہو گئے محتاج منے قیاس
 کرنا چاہئے کہ امام صاحب نے مشائخ طاہر و باطن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی کی کہ ہمارے مالون کے سرگشت پر ٹر ہی اوچھرت مایر مدیرہ ہر مسکے
 مشائخ طاہر کے کہ ماریاں اوطلت گشت تھال ہواؤں سے ہر مسکے
 فصل ہے حضرت خواجہ ہادی الدین مستدق اس سرہ العربی نے عالم کون
 میں اصلاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کر ہی ہو گئی ہوئی جو مس اصیبار

فصل ہے کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے جب مسائل دس کے جمع کئے تو کتبہ میں حاک کے دو رکعت نماز پڑھے ایک رکعت میں نصف ہراں پڑھا ایک یاؤں کے سرگشت پر کھڑی ہوئے اور آدھا ہراں دوسری رکعت میں پڑھا دسے مالون کے سرگشت پر کھڑے ہو کر بعد نماز کے دعا کی تھوڑی اگر ماں مسائل میں کچھ کی اور یہی ہو گئی ہو اوس کو معاف کرنا ارشاد ہوا اے امام المسلمین اور نگاہ کر جو اور دیکھا تو کیا دیکھتے ہیں کہ لوح محفوظ میں کسی طرح سب مسائل جمع ہیں کچھ فرق ہیں بہر حال ماری کا حکم داکہ تمہارے اور تیرے تابعداروں کو حقیقت تک ہو گئے محتاج منے قیاس کرنا چاہئے کہ امام صاحب نے مشائخ طاہر و باطن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کی کہ ہمارے مالون کے سرگشت پر ٹر ہی اوچھرت مایر مدیرہ ہر مسکے مشائخ طاہر کے کہ ماریاں اوطلت گشت تھال ہواؤں سے ہر مسکے فصل ہے حضرت خواجہ ہادی الدین مستدق اس سرہ العربی نے عالم کون میں اصلاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کر ہی ہو گئی ہوئی جو مس اصیبار

مرنی برائی مراقبہ کے یہی اسی سال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب
 میں دیکھا کہ آگے آپ تشریف لئے جاتے ہیں اور نقش پاؤں مبارک
 پیچھے سے ظاہر ہوتے جاتے ہیں خواجہ نے کہا کہ اپنا قدم نقش قدم مبارک
 حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رکھیں اس واسطے کہ برکت نقش پاؤں
 مبارک کے مجھ کو حاصل ہوئے جو میں قدم رکھا نقش قدم مبارک تبدیل ہو گیا حضرت
 نے پس پشت سے ملاحظہ کیا فرمایا اسے بہاؤ الدین ہمارے قدم کے نقش پر
 قدم نہ رکھ سکے گئے ہمیں مگو مبالغہ کیا تم سے ہماری متابعت خوراک میں بھی
 نہ ہو سکے گی جو چاہو سو کہنا جو کی روٹی کا ذرہ نہ کرے گی نقل ہو کہ امام
 اعظم صاحب تہش مثل پانی کے رفین پکا کے کہا ہے تہر تاکہ جلد خلق سے
 اوتر جائے چیلنے میں دقت مناع ہوتا ہی حضرت داؤد علیہ السلام سے کہ مشاگرد
 امام صاحب کے ہیں روایت ہو کہ تینتیس سال حضرت امام صاحب رضی اللہ
 عنہ کی خدمت میں رہا میں نے بہنیں دیکھا کہ گھبراہٹ آپ نے پانوں پہلایا
 ہوں یا چار زانو بیٹھ ہوں اور تینتیس برس سح کی نماز عشا کے وضو سے
 پڑھ ہی سبحان اللہ میں بیچارہ اون کی کیا تعریف گردن جن کی توصیف میں حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ ہوں میری آیتیں گس می ہو سکتا ہو کہ ظاہر دین
 میں اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سچ کر کے کہ خط خود شاد فرمائی من کہ قوم او جمیع سبب مجبور فکر و ذہن
 اور میں فخر اوس شخص می کرتا ہوں کہ جیسا نام نمان ہی اور تینت اوس کی ابو حنیفہ میری
 سن کو زندہ کرے گا اور وہ میری متکا چراغ ہو اور اوس کو نور میری شریعت روشن اور
 اور عدالت دور ہوگی ظاہر و باطن میں میری متابعت کرے گا اور میری میرا اتباع نہ ہو
 کا جیسے ابو حنیفہ میرے علم ظاہر و باطن کو رواج دے گا نقل ایک بزرگ کو

مس۔ سرکہ حضرت سالک ماہ میلے اند علیہ وسلم نے حریرہ کس طرح کہا
 لعدوں نے کہا لوس سمیت اور لعدوں نے یاں کیا کہ نے یوسمت تامل
 فرما نا آخر کو اس سرگ نے حریرہ کہا نا جو ڈو یا کہ سماعت حضرت نے اند علیہ
 وسلم کے نامہ نہیں لگتی چٹکائیت ایک سرگ کو حریر کہا میں شکل شری
 یہ کہ معلوم نہیں کہ حضرت نے حریرہ دو سالک کر کے کہا یا یا عار بہانک کر کے
 ماہیت ہما لک کر کے کہا یا یا ایک مس سے آوار آئی کہ حریرہ کو نقش کے
 حوائج مہا لیں کر کے کہا و اوقات حضرت رسالت یاہ کی قابل جو حضرت امام
 رسی اند علیہ ظاہر اور ماض میں تابع حضرت رسالت یاہ میلے اند علیہ وسلم کے
 اور مسلم ماض میں کامل تھے اور بعضی سرگ اگر علم ماض کے کامل تھے ظاہر کے تھے
 اور اگر علم ظاہر کے کامل تھے تو ماض کے تھے مثال اسکی توں سچا چاہئے
 کہ اگر ایسی بیوی ہیں کہ ظاہر اور احاب اور ماض اور کا بہتر حسیہ مادام اند علیہ
 و عمرہ اند علیہ بیوی ایسی ہیں کہ ظاہر اور کا بہتر اور ماض اور حسیہ رر والو اور مثال
 و عمرہ اور بہت بیوی ایسی ہیں کہ ظاہر ہی خوب اور ماض ہی اچھا مادہ حسن ایسی
 ۱۱ رام و سے لیں کیو ریا ہیں کہ مختہ وہاں کی مہر کیا جوئے مسئلہ میں کوئے
 اسوئے کہ مختہ متوجہ ہیں اور سب سرگ بلع اگر اس مختہ کے کالہ ہو گو تو بدست
 ہوں شکر اسوئے کہ مختہ روشن سرعب اور طرقت اور حقیقت کے اصول کو حد تحقیق کیا تو
 اور اول کی کیفیت اصل یہاں لکھتے کہ انہوں نے ایسی علم ظاہر ماض کو موافق آیت اور
 حدیث کر پایا اور اسکا نام عیدہ رکھا اور جو کہ ان کے عقیدے کے خلاف ہے
 انکس اور بد تو یہ آیت حاسا چاہو کہ اسی اثبات صا اور نقاد و رسالت اور وہاں
 اور رسالت اور تعلیمات کو اہل سب و سماعت کو مختہ وہاں کوئی حوالہ نہیں لکھیں

کیا ہو اور موقوفہ اور شکما میں اختلاف ہو تو اسے ہو کہ نفی اور اثبات اور نفی
 اور بقا کے حصول کی دو صورتیں ہیں ایک از رو حالات اور دھتات کو اور ایک
 بوجہ عشق اور محبت کی اگرچہ بیان طویل ہو لیکن تھوڑا سا بطور نمونہ کو بیان کرتا
 ہوں مشیخ صنفا کا نفی و اثبات بوجہ حالات اور دھتات کو تھا اور اس میں کامل
 تھے اور عشق و محبت سے بیخبر حبیب تھوڑی بوجہ عشق کی اون کے دماغ میں پہنچتی
 پس اپنی آپ سے گزر گئی و زار باندھا اور غوک باقی اختیار کی بت کو سجدہ
 کیا اسکا بیان منطق الطیر میں شرح ہو مشیخ مفسر کو فنا اور بقا کا مرتبہ ازراہ
 حالات اور دھتات کو تماشاً و محبت سے موقوفہ کو کامل نہ تھا جب حقیقت میں محبت سے اون کو پہنچا جو خود کو
 لغوہ انما الحق کا مارا حضرت مشیخ فرید الدین شکر خاں رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتیبہ لکھ کر لایا
 میں فرماتے ہیں کہ مشیخ مفسر کی ہمشیرہ رات کو صبح اے بغداد میں جایا کرتے
 تھیں اور طلبہ مولے میں مشغول رہتی تھیں پرتے وقت راہ میں ایک ہمشیرہ
 عشق اور محبت کے اسرار کی مشرب کا ایک صراح اون کو دیا کرتا تھا اور اسکو
 نوش فرماتی تھیں اور پیچہ ہنیں ہوتی تھیں بلکہ کل مزین مزید کی فریاد کرتی تھیں کہ
 رات مشیخ مفسر یہی اون کے پیچہ چلے گئے پرتے وقت محبت مہول اونکو پیالہ
 ملا اور وہ نوش فرمائے لگین مفسر چلائی اسے ہمشیرہ میرا حصہ چھوڑ دی ہن فی
 فرمایا اسے مفسر اس شراب بنو تو پی تو لگا مگر تاب نہ لاسکا کہ آخر کو مشیخ مفسر
 نے بی اختیار ہی کی اور ایک قطرہ اوس میں سو پی لیا پھر جو حال اونکا ہوا افسوس ہو
 ہو کہ کیا بے اختیار بیان کیں جب اون کا یہ حال ہوا تو اون کے ہمشیرہ نے فرمایا
 اے نامزد تنگ حوصلہ میں تو ہر صبح کو ایک قدم اسرار اللہ کا پیتی ہوں اور پیچہ ہن
 ہوتی ہوں بلکہ ریادہ کی خواہش رکھتی ہوں اور تو ایک قطرہ میں پیچہ ہو گیا اور انجان

اور ہزار جہان بجا پتیا ہے کرتا ہو اور جو چیز پاتا ہو مومنہ عین ذال لیتا ہو اور کوئی
 مان اور اس کو پاک صاف کرتی رہتی ہو ہر جب چہ ہوا ہوتا ہو اور
 ہوش آتا ہو تو ایسی باتوں سے پیشانی ہوتا ہو کتر گالیان بختا ہے
 ہوا ہوا زبان سے نکالتا ہے ہر جوانی میں بھی بغیر ناپسندیدہ کار جو
 کی مستی میں کرتا ہے ان سب کا اعتبار نہیں اس طرح سالک بتدی مشر
 ایسے طفل کے ہے کہ ابتدا میں سوا ذکر مومنہ کے کچھ نہیں جانتا اور جو
 چاہتا ہو لہتا پتیا ہے اور برائی بہلائی میں فرق نہیں کرتا ہے اور
 حقیقی خدا کو جانتا ہے اور کامل مختار بندہ کو نہیں جانتا ہو اور سب کو
 اپنی مان باپ گمان کرتا ہے ہمہ دست تصور کرتا ہے اور ایک وجودِ خدای
 کرتا ہے اور تشنا اور بچانہ اور کفر و اسلام کو سب سے بغض کے ایک معلم
 کرتا ہو ہر جب بالغ ہوتا ہو یعنی آگے کو مرتب طے کرتا ہو تدریستہ
 اور اس کو عقل و تیز آتی ہے اور اپنی خودی اور فاعل مختار ہونا اپنا
 جانتا ہو جس طرح طفل شیر خوار کو بالغ ہونا بول اور غایط اور کھانسی
 سے پاک کرتا ہے اسی ہی اتباع حکم شریعت کا کہ حکم ماکر کہتا
 ہے شرک خفی و جہل کے بول و غایط اور آلودگی صورتی و مستوی و غفلت
 اور عصیان کی بجااست سے پاک کرتا ہے اور سب مضرات اور محسوسات
 سے بچاتا ہے اور قرآن و حدیث کا شیر پاتا ہو اور مسائل و عقائد
 کے کپڑے پہنتا ہو عتاد شریعت کے مسائل سے جو مذکور ہوئے
 وَمَا عَلَّمَ الرَّسُولُ إِلَّا الْبَلَاغُ الْحَبِيبُ غَابِ کو چاہئے
 کہ طلب مولے میں مستقیم ہو اور ایک لحظہ اور اس کی یاد سے غافل

اور محنت سے آوردہ ہو ہو ملکہ اسامیتہ کے لئے قتل ہو کر دواہوں
 مصری و مملوۃ علیہ کے ایک مرید نے جائیں برس تک عداوت و ریاض
 کی کیجیہ میں اور ترک ظاہر ہوئی متفکر ہو کے میرے سر میں حال کیا کہ
 میں اپنے راجست فرس میں کرتا ہوں لیکن میرے دولتی اسی میں کرتا ہوں
 مسیح نے فرمایا آج کہا میت ہر کے کہا او بعد عارعت کے سوزہ و سب
 اگر مسلح کے واسطے آئے گا مارے عتاب کے راہ سے تو آئے گا
 مرید نے دیا ہی کہا کہ میت ہر کے کہا یا اور مونا کا کا حساب میر
 خدا سے اسد علیہ وسلم کو حجاب میں بچا کہ فرماتے ہیں کہ دوست
 بعد سلام کے کہا ہے کہ وہ شخص ثراحت اور اردو ہو کہ کہا ہے
 درگاہ میں اگر حسلہ ہی سید ہو جائے اور شہرہ کے اور مصرہ کر ہی ہو
 کہ استقامت اسل کام کی ہے اگر سگی تری جاری درجہ میں پہل ہوئی تو ہو کہ
 ہم کو حسین طاعت کے یہ شیعہ سدی میں مسوط رہا کف و کرامت ہو
 بہتر ہے اور سلام بہار و دواہوں مصری سے کہ حسن نے کہا کہ وہ سب
 مسلح کی راہ میں آتے تو عتاب کی راہ سے آئے و کھاتل
 کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک غایہ کو دیکھا کہ عداوت نہایت عاری
 سے کرتا ہے فرمایا و ما مالک حجاب امری میں مقول ہوئی کہا شرم
 آتی ہے کہ خدا سے دعا ہے فی جہ دولت ایمان کی اور توفیق عت
 کی اور اس میں استقامت کیا کہ وہی ہو کہ اس سے اور مانگوں

انہوان باب سور اور ولایت اور اسل احوال کے بیان

التعیر حضرت رسالت پناہ علیہ وسلم فصل اور شہرہ

ہیں سب انبیاء کو مرسل اور اولیٰ الخرم معلوات علیہم تہجین سہرا
 اول الخرم بہترین مرسلین سے اور مرسلین بہترین انبیاء سے تہی وہ
 ہیں کہ اپنی امت کی ہر امت کیواسطیٰ عیب سے آوارہ بن گئیں یا دن کو
 الحام ہو یا خواب میں اور کسی مرسل صاحب کتاب کی شریعت کے
 تابع ہوں جیسے حضرت یوشع علیہ السلام تابع تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام
 کی شریعت کے اور حضرت شمعون علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی
 شریعت کو اور مرسل وہ ہیں جن پر وحی آئی بواسطہ حضرت جبریل علیہ السلام
 یا کسی اور فرشتہ کے اور ان کو الہام بھی ہوتا ہوا اور خواب بھی دیکھتے
 ہوں اور اول الخرم وہ جن کو یہ سب صفات حاصل ہوں اور اس کے
 حکم قتال اور جہاد کا بھی ہو کوئی ولی کامل اور صدیق و مرسل نبی کو مرتبہ
 کو نہیں پہنچتا ہے اس واسطے کہ کسی نبی نے نبوت چاہتیں برس کی عمر سے
 پہلے نہ پائی سو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہ وہ ماورزاد و ولت
 یافتہ تھے اور اس سبب سے چاہتیں برس کی نبوت ہوتی تھی کہ اس
 چاہتیں برس میں حقیقت خیر و شر کی معلوم ہو جائے اور طوارق کے اور احوال
 روح اور نثر کائنات کا اور تصنیف و لکھنا اور تجلیہ روح کا انجام کو پہنچائیں اور ستر
 ہزار حجاب جو بندہ اور خدا تعالیٰ میں واقع ہیں مٹو جائیں جو حجاب
 شریف کے اِنَّ اللّٰهَ سَكْبَعَيْنَ الْكَفَّ حِجَابٍ مِّنْ نُورٍ وَظُلْمَةٍ
 اور انبیاء کو خوف خاتمہ کا تھا اور گناہوں کی معصوم تھی اگر کوئی بات کہو غائب ہوتی
 اور کو رکت یعنی لغزش کہتی ہیں ہ نہیں کہتی ہیں اور ولی کیواسطیٰ عصمت گناہ
 سے شرط نہیں ہے اور خوف خاتمہ کا لگا ہوا ہے اور ولی جب تک اتباع ظاہری اور

۱۲
 چاہتیں برس کی نبوت ہوتی تھی کہ اس
 چاہتیں برس میں حقیقت خیر و شر کی معلوم ہو جائے اور طوارق کے اور احوال
 روح اور نثر کائنات کا اور تصنیف و لکھنا اور تجلیہ روح کا انجام کو پہنچائیں اور ستر
 ہزار حجاب جو بندہ اور خدا تعالیٰ میں واقع ہیں مٹو جائیں جو حجاب
 شریف کے اِنَّ اللّٰهَ سَكْبَعَيْنَ الْكَفَّ حِجَابٍ مِّنْ نُورٍ وَظُلْمَةٍ
 اور انبیاء کو خوف خاتمہ کا تھا اور گناہوں کی معصوم تھی اگر کوئی بات کہو غائب ہوتی
 اور کو رکت یعنی لغزش کہتی ہیں ہ نہیں کہتی ہیں اور ولی کیواسطیٰ عصمت گناہ
 سے شرط نہیں ہے اور خوف خاتمہ کا لگا ہوا ہے اور ولی جب تک اتباع ظاہری اور

ماطی سی کی ہیں کر چا منہ ہی رہو گالیس تابع متوجہ کو نہیں پہنچتا ہے
 گوارس کو حوائج و کثرت حوائج عادات ظاہر ہوں اور
 حقیقت میں یہ ہی محررہ ہی کا ہی ہو اسکو کہ یہ ولی سی کو ظاہر و باطن میں متا
 کر رہا ہو اور اگر سی کی سابع میں کرتا ہو اور اسکو کچھ باتیں عجیب صاف
 اور سکو استدراج کتنی حیح جس طرح فرعون تھا ایسا لے جائیست بریں
 مکت سحرہ حر و شر ظاہر و باطن کا کہ مراد سرعیت اور طرقت اور حقیقت
 ہی اسو اسکو کیا کہ وہ اور اوکو میر و غلطی ہیں۔ ٹرین اگر دلی کوئی کام اسی مقل
 سر کر رہی کہ سی کے مخالف ہو جو اسکو دوسو سہ کہتے ہیں الہام نہیں
 کہتے ہیں اور جو الہام اور دوسو سہ قریب ہیں اسو اسکو ولی غلطی میں ٹریتا
 ہوتی ہی کا جواب اور الہام ملا سک عدا یتقائے کا الہام ہو اور سی جو کام
 کرتے ہیں وہ بہت اور بہت ہو رہا ہو اور اوں کے تابعین یعنی
 امت کیو اسکو سہت ہو جاتی ہو جو تابع سی کی سہت ہو انکار کرے
 گمراہ ہو رہا ہو اسو اسکو کہ سی علیہم السلام بقرہ کار ہیں اور ولی تابع
 دلی کسی معاہ کار کے مرثہ کو نہیں پہنچتا ہے ایسا کے مرثہ لکھیوں کر ہو
 اسو اسکو کہ اولیائے شرفات ظاہری اور باطنی کے ایسی چہر میں ظہور
 میں آتی ہیں کہ وہ الناس بتدی اور متوسط کے ہوتے ہیں جیسا کہ آیت
 میں حدیث شریفہ بتا دیا فی قدس سرہ کا کوئی امام اکبر و مولانا تھا اور
 سرور اگت عالم ہا اور درگوں کا دگر کیا کردن کہ اس مال کو لکھے سے
 سحرہ ہوا جو حدیث منہ ہی ہو ہو تو سہا یہ کہنے کے طور ہا میں یہ مائت
 یہ سکتے تھے اور فراتے تھے ابھی حدیث اور عاصی کو کش سچ ہے

بعد اون کے حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ سید العارضین ہیں
 اور بعد اون کے حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سید المجاہدین ہیں
 اور سب اصحاب رضی اللہ عنہم حسین تمام اولیاءِ امت اور صدیقوں اور شہیدوں
 اور مسلمانوں پر ہیں گو اون سے کثرت و کرمیت اور خرقِ عادت اور عجائب
 اور عنایت ظاہر نہ ہوئے ہوں **قتل** ہی حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ سے
 پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے کشف و کرامت ظاہر
 ہوا اور اولیاءِ امت اور مسلمانوں پر ہوتا ہی اسکا کیا سبب ہو فرمایا اصحاب
 کا ایمان کامل تھا کشف و کرمیت کی کچھ حاجت اون کو نہ تھی اور اورونکا ایمان صحیح
 تھا اور کشف و کرمیت اون کو قوت ہوتی تھی اسواسلئے وہ اسکو محتاج نہ تھے
 در نہ اون کے ایمان میں خلل آجاتا اور صحابہ کے وقت میں وحی اور
 تجارت ذات پاک حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشوا
 کی موجودہ منتھے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ عالم و دہین ایک عالم
 کثیر ہے اور ایک عالم صغیر ہے عالم کبیر ہے سوا ہے عرش و کرسی
 لوح و قلم آسمانوں اور زمینوں کے اور وہ عالم مقام پر عالم
 اللہ اور توحید حقیقی اور تجلیات اور شاہدات الہیہ مسترب
 اور رضا حق تعالیٰ کا اور عالم صغیر ہی عرش سے تحت اشرے
 ہے سمجھو اور سیر صحابہ کے عالم کبیرت میں منتھے نہ عالم
 صغیر سے میں اسواسلئے کہ صورت عالم صغیر سے کی سیر سے اون
 کو کچھ فائدہ نہ تھا جس شخص کو آسمانوں زمین کی سیر و گشت
 کی رغبت ہو اوس نے اپنی عنایت کی اسوجہ سے کہ حضرت

اس پر ایلی علیہ السلام سورہ میں لئے مدسٹر حکم کے ہیں کہ تم کو
 سو کہ میں سب کو دھرم دھرم کرو دن پس قانی کی سجدہ اور سیر
 یہ جو وہ سے حواء ایسی خواہشیں سے ہو حواء نے خواہش حاصل
 ہو کر یا اللہ تعالیٰ نے اذکھر بطور وائے ملکوت الشہدات
 والاکم من و ما حکم اللہ میں شک کی و ان حسنی ان یکو
 فک اقلک اکلکم مادم و اس عظمت اور سرگی اور عیادت اور
 کے سے ہوا میں کے پس مقصود حق سے لے کی سے ہے

دولت سے اس پر اکثری شہادت ہو | اور اس جہاں کی نعمت تیری نعمت

اس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسا
 حسین اولیا سے بہتر ہیں چھوڑا اس مات مرتفق ہیں کہ حضرت
 امام عظیم اور اویس قری و جہا اللہ تعالیٰ جیر القاعین ہیں پس جس شخص
 نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایجا ردیجا اور اوں کے فرما سے
 عمل کیا وہ امام عظیم اور اویس قری سے بہتر ہیں اور اوں میں کہ
 بکتر ہو کہ جو کوئی حضرت رسالت یاہ کی وقت میں مافرانی کرنا متھا
 کا فر ہو مانتھا اور اگر اس پر میں فرماں و فرار اور مال میں کمر ہمت رکھنا تھا تو
 مسافر ہو مانتھا اور بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کست کمر ہمت
 بہت کام لٹو گئے ہیں اور کھر نہیں ہوتا کست کے انکار میں اللہ شہد
 ہوتا ہے اس سے کہ احسا سب اولیا بہت مسر بہتر ہیں کہ انکا
 مقصد ظاہر و باطن میں طاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا کی تعبی اور
 سعادت کو اور میں صل پہا اور اس زمانہ میں ہر امر میں شہادت نفس کی ہے

سیدنا کو شہادت دیکھتے ہیں کہ اس کے اور اللہ سے مانا لڑی ہو اور کہ اس کے اور اللہ سے مانا لڑی ہو اور کہ اس کے اور اللہ سے مانا لڑی ہو

ہو یا باستی میں بابت بلاشک خلافت رسول علیہ السلام کے جو جس طرح جہاد
 اٹیو اسے مرزا اٹکی لازم ہو اور باہر جہاد و عمو کر نہیں مروا اٹکی اور نام و
 برابر سے یہی نسبت ہو صاحب کبار اور اداون سے خیر میں صاحب رضی اللہ
 عنہم ایسے دلاور تھے کہ خدا و رسول کی بھی طاعت کرتے تھے اور بار
 عیال اور طلب رزق حلال بھی کہتے تھے اور غزا ظاہر کی کافر دن سے
 اور باطن کی نفس و شیطان سے کرتے تھے اور فقر و غنا اور رات کو تنہائی کی
 عبادت پسند تھی اور اولیائی امت کو یہ سب باتیں میر نہ تھیں رسول مقبول
 علیہ السلام کی متابعت ظاہری و باطنی میں عاجز تھے چہاں نہ ہے کہ جو شخص
 اسوہ مطہرہ کی کرے کہ محکوم کشف و کرم است اور خرق عادت اور سیر اسماں
 وزمین کی حاصل ہو تو وہ شخص عابد و زہد و عابد و عابد و عابد و عابد
 ہو اپنی عمر مفت میں ضائع کی اس واسطے کہ یہ سب باتیں نفس کی خواہش
 سے ہیں حق تعالیٰ کی رضا مند می کیو واسطے نہیں اور اسد ہتالے
 سب کے دلون کا حال خوب جانتا ہو و اللہ تعالیٰ العفیفہ میں الصلیم
 اور طلب حق اور غرض اور سپر روشن ہو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے میں احب الله لذرة فهو شرفي في الباء طاعت
 بامید جزائے شرک غنی ہو اور طاعت و اسطر غیر خدا کے تمام نفی ہے
 بندگی کی نزدیکی لینا عز و وز و نکاح کالم ہو فاضل کا عبادت سے معذور حق
 تعالیٰ ہو غالب کو جہاد کہ خدا تعالیٰ کی رضا اور نفا کا طلب ہو اور
 یہ دونوں باتیں عبادت میں مستقیم ہونے سے حاصل ہوتی ہیں فاستقیم
 کے کما امیر کہ سہی یہی طلب ہو فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرما

اور اسد ہتالے سب کے دلون کا حال خوب جانتا ہو و اللہ تعالیٰ العفیفہ میں الصلیم
 اور طلب حق اور غرض اور سپر روشن ہو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے میں احب الله لذرة فهو شرفي في الباء طاعت
 بامید جزائے شرک غنی ہو اور طاعت و اسطر غیر خدا کے تمام نفی ہے
 بندگی کی نزدیکی لینا عز و وز و نکاح کالم ہو فاضل کا عبادت سے معذور حق
 تعالیٰ ہو غالب کو جہاد کہ خدا تعالیٰ کی رضا اور نفا کا طلب ہو اور
 یہ دونوں باتیں عبادت میں مستقیم ہونے سے حاصل ہوتی ہیں فاستقیم
 کے کما امیر کہ سہی یہی طلب ہو فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرما

فَسَمِعَ اللَّهُ دُعَاهُمْ وَنَادَاهُمْ أَنْ اذْكُوا مِنْ ثَمَرِهِمْ لَا يُؤْكَلُ الْفَاكِهُةُ وَتِلْكَ الْأَشْجارُ الَّتِي أُتْرِقَ عَنْهَا النَّارُ فَجاءوا لَهَا لِيَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهَا فَأُمِرُوا أَنْ يَقْرَأُوا فِيهَا وَنَادَاهُمُ اللَّهُ فَقَالَ لَا تَصْبِرُوا فِيهَا دُونَ عَمَلِكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

تو ان باب ۹ کہ امت اور کفر ہانت اور ہندراج اور جزیت کی کیا کہیں

الغیر پر امدت فاعل نے ہر شخص کے دلیمن و دوجیزین کہیں میں ایک روح ایک نفس ہو کل روح کا ایک فرشتہ ہوا و مسکولہ ملی کہتے ہیں وہ اندراہم کے طاعت اور ریاضت عبادت اور جنات کی طہرت و جمع کرتا ہے اور ہو کل نفس کا مشطبان ہو اوس کو کہ شیطانی کہتے ہیں وہ غیبت طاعت

ہو غفلت اور عصیان اور بدست اور مذلت کی طہرت فرمایا پیغمبر خدا علیہ السلام نے بآیت من آتکم من آتھم الا وکمل اللہ بہ فرجہ من الجن وکرمیہ من الملائکہ قالوا وایاک یاد رسولک اللہ فالعز وکرمیہ من اللہ اعاننی علیہ فاسلم پس اگر شیطان

اسلام نہیں لانا ہو کہ فرشتا ہو جن میں دیا ہی رہتا ہو نہ رہتا ہو اسے خدا علیہ السلام نے ایک نفس ہو الصلوات الا کے بدربار

ایڈل تو کہیں مطیع و فرمانبردار اور ایسے گناہ سے بے خیال نہ ہوا کہ جس کی ہمتی و ہمتی ہو کہ جس کی ہمتی ہو کہ جس کی ہمتی ہو

الضحا والوواء البصائر الہ من جمیع الکائنات البصر یا البصر فاعل نے ان کے آیت من آتھم من اللہ ہوا اور پکارہ غفلت سے بچتا ہو کہ میں بندہ خدا کا ہوں و بناظر میں تیری رہی ہے جو میرے موجودہ داریں میں رہی ہے تیری مونس و معبود و فرمایا نبی علیہ السلام نے ما شعلک عن ذکری اللہ فہو صلتک العز من جب ایک واحد ہی غیبت میں آتا ہو تین سہلان اوس کو کہ آتے ہیں ایک فنا فی النفس جو سرور فنا فی الراج

۲
۱
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

کر یا ہو لیکن جو دستا میں ہیں ہونچا اور علم اللہ کا کہ جس کو تو دستا میں
 اور خدا ساسی کہتے ہیں حاصل ہو گا اور بیدار رہو اور اسکا زیادہ ہو گا
 اور خدا کا شمس ہو بعد ان ایہ ان اللہ کا لیت میں کانٹا تھا لکھ کر ا
 اور اس پہاڑ پر دو در میں اندر تیر وال ایمان یا حقیقت کا توتا ہو لوں تخت
 میں تو خدا کے لکھ کر ا و کتابت کا و اسان نیکو مراد تلم اللہ کا جس کو خدا کا
 اور خدا ساسی کہتے ہیں اور یہ ہی متبعہ سادات کا ہوا رہو و شاعت پر
 صلے اللہ علیہ وسلم کے قول اور فعل اور عباد میں اور جو شخص خاص
 صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہو کہ عبادت کر یا ہو تخت پر صبر میں اور
 لوح اسد راج کے ظاہر ہو ا کرتی ہیں اور تخت اللہ عباد ہی مثل مردوں کو
 ہوتا ہوا ہو اور جو کچھ خدا سے یا ہوتا ہو حاصل ہوتا ہو یہ حد
 ایک کا ہر رخصت ہو اسکو رخت کیجے فرمایا یہ میر خدا صلے اللہ
 صلے ان اللہ اذ انعم حسداً لکنت انکرم ملکاً فقال طاهر
 علیہ وسلم یابن النعمہ والنعمہ صبیئہ والنعمہ انکسبتکون
 یک عوفیہ واذا احب اللہ علیہ لکنت انکرم ملکاً فقال سلط علیہ
 النعمہ ثبات یابن النعمہ والنعمہ صبیئہ والنعمہ انکسبتکون
 ایک اصل جو میر کہ اسد راج کے رختے حاصل ہوتی ہے
 اس سے ایک بڑا عسور پیدا ہوتا ہے سوال عبادت
 شاقہ صعب بدل ہو ماسے جواب یہ بات ہے
 دسترخ کے خلاف ہو اسواسطو کہ حالت جسم کی اور صبح و شام
 رہے اصرار اور دین میں بہتر سے فرمایا رسول اللہ اسلام

امر حق کو تو سب کا ہر زمانہ، اعلیٰ سر نیز آدمی را بنیت مجاہد ہو آؤ کا نشانہ
 ترک خلاق ذمہ سے صفت ملکیت حاصل کر سکتا ہو اور جن کو تیسری منزل میں
 ہے اور انکو رجال الغیب کہتے ہیں اور ان کے مرتبہ طلیحہ و جبریل و جبریل و جبریل
 اور ابدال اور اوتا و اور ستیاح اور غوث اور قطب اور قطب قطاب
 بعض بزرگ فرمانے ہیں کہ ہر شہر میں ایک قطب ہوتا ہو اور قطب قطاب
 سب کا قطب یہ سب دنیا کے گنجان ہیں مگر نبوت کے مرتبہ کو نہیں پہنچ
 سکتے ہیں اس واسطے کہ سب پیغمبروں کے زمانہ میں ہوتے چلے آئے ہیں
 چنانچہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں حضرت
 خواجہ اویس قرنی قطب تھے اور یہ اونے مرتبہ نبوت کا جس میں طرح ملائکہ مقربین
 کو خدمت میں جناب باری سے سپرد ہیں چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام
 کو خدمت وحی کی اور حضرت میکائیل علیہ السلام کو پانی برسانے کی اور حضرت
 عزرائیل علیہ السلام کو خدمت فتن اور ارجح کی اور حضرت اسرافیل علیہ السلام
 کو خدمت صور کی ایسی ہی رجال الغیب ہیں انتظام عالم کو واسطہ مامور ہیں
 کوئی باوجود اور نائب کی طرح کوئی مثل مشحونہ و کو تو ال کے کوئی مانند الباقی
 اور خاص فظون شہر کے جو کوئی مرتبہ ملکیت سے بڑھتا ہو تو وہ مقام روحانیت
 محو ہو چکا ہو اور درجہ حاکمیت سے مقام روحانیت میں پہنچ کر خلیفہ حق ہوتا ہو
 اور نیک و بد عالم کا خدا کو حکم سے رجال الغیب سے پوچھا جاتا ہے
 شرح ملکیت اور روحانیت اور روحانیت کے باب پہنچے ہیں اور یہی
 زمانہ دیکھنا چاہئے قتل ہے کہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ
 نے اس خلیفہ خواجہ صلاؤ الدین خطا رسر ایک روز فرمایا کہ مجھ کو اللہ

تعالے نے مرتبہ تعلیمت میں مقرر کیا تو عاہوں تو احتیاد کر دیں جو احتیاد کیا
اگر تم کو یہی امر میں غفلت آدس تو بہتر ہو کہ احتیاد کر لو اگر دوسرے میں غفلت
معتاد آدم اور علیہ السلام اور شوق ہوئے اور طہارت عیشیہ اور محبت
موسیٰ علیہ السلام اور معانی جمع ایسا وصلوہ اللہ علیہم اجمعین
یکو دیں ہرگز رہی ہو جو اور محبت کو ملد کہ بیستوس حرکات سر قہر کا
سر نہ ہو کہ اگر علم کو حاصل کرنا ہو تو اس میں غفلت ہو پس غفلت کو ایسا کہ مطلب
حاصل نہ ہو گا یا پھر حاصل ہو گا یا پھر حاصل ہو گا یا پھر حاصل ہو گا
میں آتے اللہ تعالیٰ کہ تو میرا پناہ دے مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ کہتے
اللہ ہی کے واسطے ایسی ہو کہ یا اللہ تعالیٰ فی ذلک اللہ تعالیٰ کہتے
فی جو صیغہ بقیوں حضرت امام علیہم رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے کے
تعالیٰ کے جس کے مانع تھے اور ان کی احتیاد پر عمل کرتے تھے مانع
مستوع سے ہر نہیں ہو سکتا صحت امام علیہم رحمۃ اللہ علیہ جو ائمہ اہل
ترقی جیر التالیف میں صحت رسالت پناہ علیہ السلام کہ
ایکبار و یکبار اور آپ کو فراموشی نہ ہو کہ عمل کیا اللہ تعالیٰ دو صاحب سے
بہتر سے اور اولیائے امت اور قطب فیض و سحاب بہتر ہیں اور صحابہ
ایما اور ایما سے فرس اور فرس سے اولو العزم اور اولو العزم سے
رسالت پناہ علیہ السلام کہ چوتھی سرستہ کو حق تعالیٰ نے
وہ امت دی ہو کہ اگر کوہیں دی سے جیسا کہ حضرت حمزہ کی اولاد
بسی صحت علیہ السلام کی امت حرام ہوئی اور زمین حضرت
لو علیہ السلام کی امت کے پیر و سر ہوئی لکن وہ جیسا کہ

افضل بہین اگرچہ حضرت شعیب اور لوط علیہما السلام اس امر میں عاجز تھے
 ایسی ہی اگر حق تعالیٰ آدمیوں میں کسی کسی آدمی کو کہ قطب ہو کسی
 قسم کی قوت اور قدرت دی وہ معاملت تابعین اور دوازدہ امام اور مجتہدین
 سے بہتر نہ ہوگا انکے بغیر کہ دنیا کے منحرفوں کی خبر دیتے ہیں اور شیطان
 کہ احوال عالم سے اس کو خبر رہتی ہو اس کا کیا اعتبار اور قطبین کو جب جہل
 حالت رحمانی کے احوال عالم کی خبر رہتی ہو اور حکم الہی سے تمام جہان کے
 کاموں کا انتظام اور بند و بست کرتے ہیں یہ کوئی تعجب کی بات نہیں اگر
 واسطے کہ یہ مقام نہایت مقام ملکیت کا ہو اور تفرقہ نوزہیت اور نوز
 نوز در نوز کا ہو اور اس کا نوزند اس کے نوز کا حجاب ہوتا ہو اور روحانیت
 اور روحانیت کہ جس میں اللہ کا علم اور شہدہ اور تجلیات جمع و جمیع ہو
 اور نوز اللہ کا بیچ نوز اللہ کے مثال اس کے جیسے بہت میں حور اور مقنن
 اور انہار اور اشجار وغیرہ کہ سب نوز میں پس وہ نوز اللہ کے نوز کا حجاب
 ہوتا ہو چنانچہ فرمایا حضرت علیہ السلام نے اسی موقع میں اللہ تبارک و تعالیٰ
 عَلٰی اَہْلِ الْاٰخِرَةِ وَالْاٰخِرَةِ اَمَّ عَلٰی اَہْلِ الدُّنْيَا وَهَکَی اَمَانَ عَلٰی اَہْلِ
 اَیْمَانِ حَسَنَاتِ الْاَبْرَارِ سَبِّحَاتِ لِّلْفَرَّانِ سَوَالِ مَلِکِیَّتِ کہ خود نوز ہے
 خدا کے نوز کا کیسی حجاب ہو سکتا ہو جواب کسی فرشتہ جلوی یا مغلی
 کو خدا کا دیدار نصیب نہ ہوا مگر حضرت حبیئیل علیہ السلام کو
 ایک بار سوز قیاس کرنا چاہی کہ روحانیت اور روحانیت سے ملکیت بہتر
 بہین ہے اگر بہتر ہوتی تو حضرت خضر اور حضرت الیاس
 علیہما السلام کہ وقت کے پیغمبر تھے قطب ہوتے قیامت کے وقت

سلسلہ دنیا و آخرت والو اور حضرت حرام جو دنیا والوں پر اور وہ در نوز میں ہیں اللہ والو نیز سلسلہ نیکیاں یکساں لوگوں کی برائیاں ہیں متعجب لوگوں کی

ناسوت کے علم اور سیر اور بقوت کا کیا اعتبار چنانچہ حدیث میں ہے کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں منافقین بت بول رہے تھے کہ نبی ہو تو نماز پڑھو
تھے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب رضی اللہ عنہم دل
سخت و اذیت ہو تھے اور ان کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے اگر ہوتے تو خدا
مکمل رہتی نماز میں نقصان ہوتا اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ وقرآن مجید میں اور معراج میں
غیر کے خبر کہنا حرام ہو اور آدمیوں کے دل کی خبر کہنا خدا تبارک و تعالیٰ کی طرف
سویا ہونہ پھیرنا ہی اور عالم کسب کے کائنات کو نہ چھو جس طرح ظاہر کا منہ کعبہ
پہنیر نامی ساز کو فاسد کرتا ہے ایسی ہی ہنسن کا مونہ پھیرنا خدا تعالیٰ کی
طرف سے قربان و گاہ کی نماز فاسد کرتا ہے حدیث میں ہے کہ ایک روز
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اونٹ خاص شکر میں سے
گم گیا چند ڈھونڈنا نہ پایا اور وہ شکر کے پاس ایک بول کے درخت
کے نیچے بیٹھا تھا جب حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور اس کی
خبر دی تب معلوم ہوا قیاس کیا جائے کہ اگر سیر عالم ناسوت کی تہہ ہوتی
تو حضرت اور اصحاب کرام اختیار کرتے تھے سیر عالم ناسوت دل کو خراب اور غفرت
پیدا کرتی ہے چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے شکر میں ایک اونٹ مست ہو گیا تھا حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے واسطے کہ وہ اونٹ حضرت کا دفعتاً چوٹ گیا اور ایک
ستور شکر میں پڑا اونٹ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے
چلا جاتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کنارہ فرماتے تھے
وہ بتاب یکا ہی کی اس طرف چلا آتا تھا زیادہ شور اور غوغا صحابہ میں برپا

جلد من از سیر عالم ناسوت کی ہے

ہذا وقت و حادثہ روایت ہوگا حضرت کے سامنے سر ہٹا کے دُعا اور صلوات
 کیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مانتے ہیں کہ میں کہوں
 مست ہوں یا نہیں فرمایا یاں کر اوس کو کہا کہ حضرت مجھ پر سواری نہیں
 سہاڑتے ہیں اس وجہ سے میں مست ہوتا ہوں اگر آپ ایجا ر
 ہی مجھ پر سواریوں تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہرگز مست نہیں آوری یہی
 حدیث میں آتا ہے کہ ایک حاکم نے حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 پر بیعت لٹائی تھی کہ لالین میاں کے منس ہو یہ میرے اہلے اللہ علیہ وسلم
 کا دل اوں مانوں ہو حضرت رضی اللہ عنہما کی فطرت کشیدہ ہوا اور حضرت
 مانتے رضی اللہ عنہما اوس ہوسرہ اور متراہتیں جس اتہارہ آیتیں اولیٰ
 مکی اور اہل بیت میں حق تعالیٰ نے بھیجیں تے ماطر مبارک رسالہ
 سیاہ کی جمع ہوئی کہ جوت تھا تو معلوم ہوا کہ عالم ماسوت کی عیبت و
 صدور قلب کی بھوری ہوئی یاں کامتا ہوا اوس کو حاصل نہیں ہوتا
 سر یا یا اللہ تعالیٰ نے کل لا اقول انکے صخر عیبت نے
 حذر ایت اللہ ولا اعلم العتک ولا اقول انکے کھڑے
 ملکات ات اتبع الا ما یقینے الخ یعے اے
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دو اوں لوگوں سے کہ میں نہیں کہتا ہوں
 کہ میری ماس حراہ ہو اللہ تعالیٰ کا حور و میر میں پر ہے کہ تم حیا ہو
 سوس لا دون اور میں عیبت کی مات حمتہاری یا پور کے ولیمیں ہو یہی حال
 اور یہاں نہیں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں کہ قوت ملکی ہو حوا ہوں سدر وں
 میں قومتہاری طرح اک آدمی سوں لیکن اساہو کہ حوسر اکا حکم میری

طرف ہوتا ہے اور اسکی متابعت کرتا ہوں حدیث میں آیا ہے کہ
 حضرت نوح علیہ السلام سر کافرون نے کہا کہ جو طاق تیرا لایا تو نظر میں
 لائے ہیں دل سے نہیں لائے ہیں آپ میرے جیسے مایا مہارا
 عمل ظاہر پر ہے باطن کا غلام اسکو ہے سیر مایا ابید تقابلے فی
 اللہ اکتلم لکافی اکتلم لکافی اذ الحسن الظالمین یعنی حضرت نوح
 علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کے صدق و غلطی
 کا حال خوب بتا ہے اگر میں کچھ حکم کروں کہ ان کے باطن کا چسپال ہو
 تو اس وقت میں ظالم ہوں اسواسطے کہ انبیاء کو حکم ظاہر کا ہے
 کچھ باطن کے معلوم کرینا حکم نہیں ہے اگر غیب دانی بہتہ بیتی
 تو انبیاء کو ہوتی سمجھنے نہ ہے کہ اگر کسیکو مقام مسلم ناسوت کا
 حاصل ہو اسکو چاہئے کہ شیطانیت اور رحمانیت کا
 فرق جانے اور دونوں میں تمیز رکھے صورت میں دونوں حال
 مشابہ ایک دوسرے کے ہیں لیکن ایک حال مقبول ہے اور ایک
 مذموم ہے قناعت اور حجب کا ایک رنگ ہے جتنا عت مقبول
 ہے حجب مذموم استقامت اور استقامت کی ایک صورت ہے سخاوت
 مقبول ہے اس مذموم تو صانع اور چا پلوسی کی ایک شکل ہے تو صانع
 مقبول ہے اور چا پلوسی مذموم رشک اور حسد کی ایک صنف ہے
 رشک مقبول ہے مذموم وقت اور تمکین و تجر ایک ہی دستار
 تمکین مقبول ہے اور تمکیر مذموم آب انصاف کرو اور گوشن جان
 سر سونکہ عالم ناسوت کی سیر کی تعید و پابند ہونے میں عالم

نباتات اور ہشجہار کے پیدائش کے بعد جنس و خاں تک کر اور بعض کجاہر حیرت
 بے پہل کے گم جیلانے کے لائق ہی و بعض کجاہر پہلوں کو کہ صفت ملکیت
 اور بعض کو کجاہر میوؤں اور نخت کے کہ روحانیت اور حمایت ہی اور بعض
 کو کجاہر لذت اور میوؤں کے بعد ہر کے اوس دریا کا پانی نباتات میں محیط ہوا
 اگرچہ تمام جنس و خاں و دریاں نہر قاتل اور فیکر میں اوس ہی پانی کا ظہور ہے
 اور شیاخ و بزرگ بہانہ لیکن شیرین اور ترش و تلخ میوؤں میں کہ اسلے اور وسط
 اور اونے شرم کا ہیو اور رنگارنگ پہلوؤں اور میوؤں کے فری اور بو
 میں اتیان چاہیو اور کفر و شرک و عت و میلالت کے نہر قاتل میں اور
 اسلام اور ایمان اور عرفان اور ایمان کے فیکر میں مشرق و مغرب ہر جہا
 اللہ تعالیٰ فرستے نایا لایکتوی الحسنة و لا کیستیئة اور جو کوئی اللہ
 کا تیر سو او شریعت کے راہ کو جانے وہ کامیاب ہو جس ہی یہ ثابت ہو کہ پانی
 کا دیکھنا چکھنا ملکیت ہے اور میوؤں کا فزہ اور پہلوؤں کا رنگ و بو جاننا و حمایت
 ہی اور لذت میوؤں کی چکھنا اور عین میوہ ہو جاننا و حمایت ہے اسلے
 اگر کسی کو رتبہ ملکیت کا حاصل ہو اور اسکو احوال عالم ناسوت بلکہ آسمان
 و زمین کا معلوم اور کشف ہو کیا فائدہ و حمایت اور حمایت کا مرتبہ
 تو اسنی حاصل نہیں کیا اور اس حدیث کے مضمون سے کہ لا یخ
 اللہ وقت لا کیستیئة فبہ صلات مقرب و لا فتن من سبیل
 ہی موصوف نہیں ہوا شیخ الشیخ شہاب الدین سہروردی
 سند میں سرفرتے ہیں اگر کوئی عبادت و ریاضت اور شاہدی
 اور اذکار اور سنکار اور دعاؤں سے زمین و آسمان کی حسیل

بعض نہیں برائے ہوا ہی اور پانی "عقل" یعنی برائے اس کے کہ اس کا ایک ذہن ہے کہ اس کو اس میں نہر قاتل و حمایت کا مرتبہ ہے

ایسے عیسائے اور یسوعی اوقات ہی اس کو کہ یہ سب عیایا رہے اور
 فانی حیر کی میری یہود و مسیحی اصول اور علامت معصود و تہ صامی حق تعالیٰ ہے شکر

معریفہ سری حکم ہی اس میں کامی | اور اس میں میں عیایا دینا رکاز دانی

کہ اس سب کو کہ دل مانو میں رکھا اور اس کا جوہ نصیب کر کے حق تعالیٰ سے
 کی تکلیف کا مستند ہے کہ اس کا مال جوہ صاف کر کے دل کو آئینہ

ماں کو کہ کوثر ہے اپنا | تیرا دل ہی مظهر دار ہے مطلقا
 ماں کو کہ اس کو دیکھ کر صاف | ذات حق ہو تب وہاں ملوگا
 مظهر حق ہی یہی ہے یہی ہے حق تعالیٰ
 العیونہ رجال العیونہ

مرتبہ عیایا علیحدہ ہیں اور یہ شمار میں ہیں سوچیں کسی کم نہیں ہوئے
 ہیں اول مرتبہ میں تین سو تین ہیں جنہوں نے جو اوہوں کے طہر لوق کو

ماطل کر لے اور اس کو کہ کی اصطلاح میں اول کو اطلال کہتے ہیں
 روئے مریخون چاہیگی ہیں انہوں نے اپنے اعلیٰ و میمہ کو حمیدہ سے

رل ڈالا اس وجہ سے اول کو اطلال کہہ رہے ہیں یہی ہے مریخون میں سات ہیں حکم
 مسیحا کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ کے ارادہ اور حکم سے خلق کے اتمام اور

سدوست کو اس طرح مسیحا حجت میں حوالہ دیتی ہیں اس میں سکونیتیں
 میں ہیں جسے کسی کو ارتقا کا رتبہ نہیں کہ کسی ملک کو کہ چاہئے مانعہ مانعہ کا

یہود کا اس مانی یونین پہل ارتقا ہیں مافقوں کی تشکیل گنیو اس طرح کے
 اور ہے ہی سفادت ہیں اول یا کج حق اول کو اتمہ و تہوین اور تین بن

اور میں ایک جوہ ایک قطب الاقنود ایک قطب الاقنود کہ وہ مناسب
 ہیں حصہ تر رسالت پناہ میلے اسد علیہ وسلم کے اور یہی مظهر تر حق ہے

مستفیض ہیں اور تمام عالم کی مخلوق انہوں قطب الاقنود کے واسطے

سوفیقین بایں ہر حدیث میں آیا ہو کہ یہ کلمہ تینا است تک ظاہر ہو
 رہی ہو گئی نائبین امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر کے اور وہ نائبین حضرت
 رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ نائبین حضرت خلیفۃ المسیح
 نقی کے جل و جلالہ کے چنانچہ ہر مرتبہ ولایت کے سپہا میں معمری ہوئی
 کبرئے عظمیٰ اور اولیٰ کے ہر مرتبہ میں تینوں مقام میں بدایت وسط نہایت
 پس ولایت کے بابرہ مقام ہو جو بدایت ولایت صغریٰ میں سب
 مدین و مشل میں اور اہل حال صاحب نہایت مرتبہ ولایت صغریٰ کے
 ہیں اور اہل صاحبیت نام بدایت وسطیٰ کے ہیں اور ستیج و وسط وسطیٰ
 میں مقام رکھتی ہیں اور اولیٰ و نہایت وسطیٰ میں اور حوث اور قطب
 کا مقام بدایت کبرئے ہے اور قطب الاقطاب صاحب وسط اور نہایت
 کبرئے کے ہیں اور بدایت عظمیٰ مقام حضرت جبار یار کا میو اور وسط اور
 نہایت اس کا نصیب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو
 اسی موقع میں یہ حدیث ارشاد ہوئی اَنَا مَوْلَانَا الْعِلْمُ نَاؤُكُم
 سَقْفًا وَعَصْرُ حَبَا اَرْهَاوَعْمَان اَرْهَمَاوَعْلَا بَاھَا صَاہ
 کرام صاحب ولایت تھو اور ہر ایک مصفت خاص میں کمال رکھتے تھے و
 لِكُلِّ دَرَجَاتٍ مَّا عَمِلُوا رَمَادُكَ لِكُلِّ عَمَلٍ يَكْمَلُوْنَ
 یہ بھی شرح ولایت کی جو مذکور ہوئی ہے اس گنبد گردان میں امر
 نقر کے مشافقت ہو مرتبہ ہر ایک کا مقدار کے لائق قطعہ خلق و عالم
 میں گرفتار ہوئی ہیں یہی لوگ اہل تحقیق اور اخی - فانی از خود امین
 باقی بدوست - طرفہ یہ ہو نیست میں اور بہت بہی - اسے عزیز

تینا است تک ظاہر ہو
 رہی ہو گئی نائبین
 حضرت صدیق اکبر کے
 اور وہ نائبین حضرت
 رسالت پناہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے اور وہ
 نائبین حضرت خلیفۃ
 المسیح نقی کے جل و
 جلالہ کے چنانچہ ہر
 مرتبہ ولایت کے سپہا
 میں معمری ہوئی کبرئے
 عظمیٰ اور اولیٰ کے ہر
 مرتبہ میں تینوں مقام
 میں بدایت وسط نہایت
 پس ولایت کے بابرہ
 مقام ہو جو بدایت
 ولایت صغریٰ میں سب
 مدین و مشل میں اور
 اہل حال صاحب نہایت
 مرتبہ ولایت صغریٰ کے
 ہیں اور اہل صاحبیت
 نام بدایت وسطیٰ کے
 ہیں اور ستیج و وسط
 وسطیٰ میں مقام رکھتی
 ہیں اور اولیٰ و نہایت
 وسطیٰ میں اور حوث اور
 قطب کا مقام بدایت
 کبرئے ہے اور قطب
 الاقطاب صاحب وسط
 اور نہایت کبرئے کے
 ہیں اور بدایت عظمیٰ
 مقام حضرت جبار یار
 کا میو اور وسط اور
 نہایت اس کا نصیب
 حضرت رسالت پناہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا
 ہو اسی موقع میں یہ
 حدیث ارشاد ہوئی اَنَا
 مَوْلَانَا الْعِلْمُ
 نَاؤُكُم سَقْفًا
 وَعَصْرُ حَبَا
 اَرْهَاوَعْمَان
 اَرْهَمَاوَعْلَا
 بَاھَا صَاہ کرام
 صاحب ولایت تھو
 اور ہر ایک مصفت
 خاص میں کمال
 رکھتے تھے و لِكُلِّ
 دَرَجَاتٍ مَّا
 عَمِلُوا رَمَادُكَ
 لِكُلِّ عَمَلٍ
 يَكْمَلُوْنَ یہ بھی
 شرح ولایت کی جو
 مذکور ہوئی ہے اس
 گنبد گردان میں
 امر نقر کے مشافقت
 ہو مرتبہ ہر ایک
 کا مقدار کے لائق
 قطعہ خلق و عالم
 میں گرفتار ہوئی
 ہیں یہی لوگ اہل
 تحقیق اور اخی -
 فانی از خود امین
 باقی بدوست -
 طرفہ یہ ہو نیست
 میں اور بہت بہی -
 اسے عزیز

سطح
 اور اہل صاحب
 ولایت میں کمال
 رکھتے تھے و لِكُلِّ
 دَرَجَاتٍ مَّا
 عَمِلُوا رَمَادُكَ
 لِكُلِّ عَمَلٍ
 يَكْمَلُوْنَ یہ بھی
 شرح ولایت کی جو
 مذکور ہوئی ہے اس
 گنبد گردان میں
 امر نقر کے مشافقت
 ہو مرتبہ ہر ایک
 کا مقدار کے لائق
 قطعہ خلق و عالم
 میں گرفتار ہوئی
 ہیں یہی لوگ اہل
 تحقیق اور اخی -
 فانی از خود امین
 باقی بدوست -
 طرفہ یہ ہو نیست
 میں اور بہت بہی -
 اسے عزیز

محمود بنو کہ نزدیک اوس کی مات ہم میں نہ کو رہی اگر کسی کو ملکیت حاصل
ہو اور روحامت حاصل نہیں ہوتی ہو وہ شخص متوسط ہے مہتمم نہیں
ہے ایک سریر سہ راستے ہیں کہ میں نے شیخ نوزادیں کشت میری کو
حوا میں دیکھا میں نے کہا کہ اسے شیخ مدد کی راہ نفس طرح ہے
سر یا محنت شاقہ یعنی عبادت مہمانی میں نے کہا کہ یہ تولدناں
کی مات ہو اس واسطے کہ جسم بامد نفس کے ہو اور جس کو ایسا
سد کیا کہ اوس میں طائر راہ نہ یا تو اوس میں شاہ مار روح
کہ علیہ عدا ہو کس طرح ماتہ آئے گا شیخ نے حوات دیا
میں کہا فردل ہو رہ لو آسمان پر شیخ رہ بیگا نہ وارہ اس طرح ریا
روشن ہوتے ہیں کہ لوگ اسے گھاڑ قاتل ہر سالک کا سرم سے
آہستہ یا ہنو اور باطن حیات سے دست شیخ نے سر یا یا یہ مرد و لکا
کام ہو کہ ماریاں سیکرے ملک جلال اور حدود اندک گاہ رکھتی ہیں ابیات

ہو نفس یہ آدمی کا چشم ہاں
ناتہ موت جہوڑ اس امدار کو
عارفوں کی سیرگہ لاہوت ہے
دانش لاہوت عالی فطرت
ہے توجہ اس طرف کی اٹھی
عالم ماسوت ہے اتے دیں یاد
عاشقوں کی سیرگہ ہو لامکان

روح اک شہار ہو با عروشاں
لامکان بر تو اڈا اوس مار کو
ہر کسی کی سیرگہ ماسوت ہے
دانش ماسوت ہودوں ہمتے
سیر کیا ہو عالم ماسوت کی
جگہوں ماسوتیوں کی شیرگاہ

لقل ہے کہ حضرت شیخ نوزادیں کی حضرت سید بہرائی

قدس سرہ الغزنی سے ملاقات ہوئی فرمایا کہ تم ایسی ہی ضعیف کیوں ہو گئی
 شیخ نے کہا اسے امیر اس اندیشہ سے کہ دشمن مجھ کو ملاک نہ کرے
 میں کم سوار ہوں مجھے سوار فتن کا شرس گھوڑا تمہیں نہیں سکتا ہو اور
 شہسواروں کے اختیار میں ہوتا ہو جس طرح چاہتی ہیں باگ پر چڑھتی
 ہیں اور روک لیتی ہیں جھڑپے فرمایا سچ ہے مرد و نسا کام غیبیہ
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت ظاہری و باطنی ہو لیکن غفلت
 و بیگانہ ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَا يَخْلُفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وَرَثَةً
 اور فرمایا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَكْفُرُ الْيَهُودُ وَالْيَرِيدُ بِالْكِتَابِ الْعَسِرِ اور سنسرایا
 اللَّهُ يَكْفُرُ الْيَهُودَ وَالْيَرِيدَ بِالْكِتَابِ الْعَسِرِ اور سنسرایا
 نہ بہت کہاؤ نہ تھوڑا درمیان اختیار کرو نہ اتنا کہا کہ باہر
 سے آئے نہ اتنا ضعیف ہو یہ جان جاوے حدیث ہو کہ نَفْسُكَ
 مِطَاطْنُكَ فَادْفَنْهَا عِنْدَ نَفْسِكَ غَيْبِہ و طریقت سے ارشاد
 کیا ہے نہیں جائز ہے ریاضت کرنا کہنا اپنا کم کر کے اس درجہ کہ بڑا
 ضعیف ہو جائے بہر عبادت کیونکہ ہوگی اور شوق کس پر بیگا حضرت
 علیہ السلام نے فرمایا لَا تَشَدُّ ذَا عِلْمٍ الْفَسَادُ خَبَاثَتُهَا
 کہ بعضوں کا ظاہر تو اشد شرع سے آباد اور باطن سبب استلاق و مہم
 لٹائیہ کے ویران اور بعض نجا باطن آباد اور ظاہر عدم متابعت
 شرع سے خراب یہ بھی نقصان ہو کہ بعض حکما ریاضت شاقہ اور
 بجا پر یہ دشوار سی گزری ہیں پڑ گئی اور اون کے عقیدہ و حسنات
 حکم خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو گئی ہیں اور بعض محسوسات

کہ بعضوں کا ظاہر تو اشد شرع سے آباد اور باطن سبب استلاق و مہم
 لٹائیہ کے ویران اور بعض نجا باطن آباد اور ظاہر عدم متابعت
 شرع سے خراب یہ بھی نقصان ہو کہ بعض حکما ریاضت شاقہ اور
 بجا پر یہ دشوار سی گزری ہیں پڑ گئی اور اون کے عقیدہ و حسنات
 حکم خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو گئی ہیں اور بعض محسوسات

کی طرف متوجہ ہو ہی عالم ماسوت کی سب قدر جو صلہ اور علم تحت
 اور پیر اور ملک اور حکومت اور برہن اور شمسہ اور استدرج اور کہا است
 اور ریاضات سے اور چیریں حاصل کر کے راہ ترقیت سے اعراس و
 ایسا کر کے کام سوسا ہے جس میں یہ طور اکثر جو کیوں اور سنا سیدوں
 میں سنا ہے اور جس ہی طرح ایک دور اس فقیر کے گہر علمامو طار اور اہل
 عالی حجت تھے ایک شخص کی زبان سے بھلا کہ بھلا کیا خوف ہو کہ ماہم
 مرستہ میں ملاقات اور دلوں میں سوال و جواب کرے ہو تین سے چار
 آوارہ یاری کہ یہ مردانگی بہین بھی خلاف سنت ہو اور خلاف سب میں
 شراہرج ہو اور ہوں نے کہا کہ انہیں کیا حرج ہو میں نے کہا کہ بوج
 عالم صوری و صومی کے بادشاہ ہو اوس نے عالم صوری کے
 انتظام فیہ بطور فعل کو ایسا وزیر کیا اوس وزیر نے کہاں کو مسوا ہی
 اور رہاں کو گویا مئی اور ہر سو کو ایک ایک کام کو بطور سا کو ایو اپنے
 کام میں لگا دیا کہ وہ اوس کام میں مشغول ہیں اور پادشاہ یعنی روج
 مشغول سخن ہے اب انصاف کر دیا ہو کہ اگر بادشاہ اپنے لوگوں
 کا کیا جاویم کا کام کرنے لگے تو وہ جو جنگ اور خلاف ادا ت ناؤں کا
 ہو گا یا ہو گا مردان خدا کے ماتہ اور رہاں اور پاکہ اور کاں کا
 تمام اعضا ایو اپنے کام میں مشغول ہو کر اول و سب کسب ہو ماہ ہو
 دل سے وہ تو کشا ہر سو ہو گا نہ وار | اس طرح زیبا روتج ہو تو ہیں کم کر کے
 حسب ایک شخص کو سریر کورہ یا بیکار ہو اور وہ راہ میں ملاحا تا ہے
 ماتہ سو کام کر تا ہو زبان سے ماتہ لبتا ہی کا شمسہ ہر اکہ سے دیکھتا ہے

اور دل کو ذہ کی طرف مشغول اور متوجہ ہے کہ گزشتہ پر سے بزرگوں نے
کہا کہ عبادات اور مجاہدات سے جو چیزیں تھلاوت قرعہ ظاہر ہوں اوس کو
اس قدر راجح کہتے ہیں اور پہچان اوس کی یہ ہے کہ انسانیت زیادہ ہو جاتی
ہے جیسے فرعون کو تھی اور عیسیٰ کی بات شعیالین اور دیوؤں کی معرفت
منشی بنائی اوس کو کہانت کہتے ہیں کہنے والا اور سننے کے اعتبار کرتے والا
دیو کا فرہوتے ہیں اور وہ لوگ محکوم شیطان کے ہر کریمہ و حادثیوں
کے اختیار کر کے معصہ عجائب و غرائب اور عدل عجیب و غریب شیطان انہ
اس قدر راجح فرعون اور کہانت و جال ہوتے ہیں اسے غریب عبادت
و دیانت ایک کسوٹی سے کہ ہر شخص کا جو ہر اس سے ظاہر ہوتا ہے اگر کوئی
بد جوہر سے تو اوس کی بڑی زیادہ ہوتی ہے بخوبی فی قلوبہ و جہنم
قوۃ اللہ سرکہ کے اور اگر کسی کا ہر تنیک سے تو اوس کی نیلی
زیادہ اور جوہر اوس کا روشن ہوتا ہے بموجب ارشاد لیلہ آد و ایمان
مکک ایضا لکھ لکھ کوئی حصول دنیا کیو اسطوریانیت اور محنت کرتا ہے تو دنیا
اور اوس کا مزہ کہ تمکلیات شیطانی اور جنونیت اور سدر راجح ہے اوسکو
اسیبتہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ يُوَدِّ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَاِنَّ ثَوَابَهَا
اور اگر کوئی آخرت کیو اسطو کرتا ہے تو آخرت اور اوس کا ذوق کہ کشف و کرامت
اور خرق حادث ہی حاصل ہوتا ہے موافق مَعْنِ يُوَدِّ ثَوَابَ الْآخِرَةِ فَاِنَّ ثَوَابَهَا
کہ اگر بعض اللہ تعالیٰ کیو اسطو کرتا ہے تو ثواب اللہ تعالیٰ اور ذوق اس کا علم اور توحید حقیقی
اور شہادہ توحید ہی اسکو حاصل ہوتا ہے مَعْنِ كَانِ يَرْجُو الْآخِرَةَ فَلْيُجْعَلْ عِلْمُهُ لَهَا
سوی اہرام و انصاف ہو کہ عبادت کا طریق ایک ہی لیکن بموجب ارشاد و ذوق اور ثواب

اور دل کو ذہ کی طرف مشغول اور متوجہ ہے کہ گزشتہ پر سے بزرگوں نے
کہا کہ عبادات اور مجاہدات سے جو چیزیں تھلاوت قرعہ ظاہر ہوں اوس کو
اس قدر راجح کہتے ہیں اور پہچان اوس کی یہ ہے کہ انسانیت زیادہ ہو جاتی
ہے جیسے فرعون کو تھی اور عیسیٰ کی بات شعیالین اور دیوؤں کی معرفت
منشی بنائی اوس کو کہانت کہتے ہیں کہنے والا اور سننے کے اعتبار کرتے والا
دیو کا فرہوتے ہیں اور وہ لوگ محکوم شیطان کے ہر کریمہ و حادثیوں
کے اختیار کر کے معصہ عجائب و غرائب اور عدل عجیب و غریب شیطان انہ
اس قدر راجح فرعون اور کہانت و جال ہوتے ہیں اسے غریب عبادت
و دیانت ایک کسوٹی سے کہ ہر شخص کا جو ہر اس سے ظاہر ہوتا ہے اگر کوئی
بد جوہر سے تو اوس کی بڑی زیادہ ہوتی ہے بخوبی فی قلوبہ و جہنم
قوۃ اللہ سرکہ کے اور اگر کسی کا ہر تنیک سے تو اوس کی نیلی
زیادہ اور جوہر اوس کا روشن ہوتا ہے بموجب ارشاد لیلہ آد و ایمان
مکک ایضا لکھ لکھ کوئی حصول دنیا کیو اسطوریانیت اور محنت کرتا ہے تو دنیا
اور اوس کا مزہ کہ تمکلیات شیطانی اور جنونیت اور سدر راجح ہے اوسکو
اسیبتہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ يُوَدِّ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَاِنَّ ثَوَابَهَا
اور اگر کوئی آخرت کیو اسطو کرتا ہے تو آخرت اور اوس کا ذوق کہ کشف و کرامت
اور خرق حادث ہی حاصل ہوتا ہے موافق مَعْنِ يُوَدِّ ثَوَابَ الْآخِرَةِ فَاِنَّ ثَوَابَهَا
کہ اگر بعض اللہ تعالیٰ کیو اسطو کرتا ہے تو ثواب اللہ تعالیٰ اور ذوق اس کا علم اور توحید حقیقی
اور شہادہ توحید ہی اسکو حاصل ہوتا ہے مَعْنِ كَانِ يَرْجُو الْآخِرَةَ فَلْيُجْعَلْ عِلْمُهُ لَهَا
سوی اہرام و انصاف ہو کہ عبادت کا طریق ایک ہی لیکن بموجب ارشاد و ذوق اور ثواب

مسئلہ دسویں دیا مراں محمد کا عظیم کی رو سے ہو لو اس قدر مرہ تعطیم کا
 ملتا ہو اور سرد کے سر پر دسویں دسوار و دسویں مہر مالی کی ہے تولدت
 مہر مالی کی اس کو ملتی ہے اور عرسہ ایسی عورت کا اور دسویں شہوت کے
 ہو تو اس کو اس کی لذت حاصل ہو لی ہے اسویں ہی حادوں میں بیت
 کے موافق لذتیں بہت ہیں سو پہلو باصحت کر بجا رہے اسکو ملے تحقیقوں کا
 نے فرمایا ہو استدراج کی سات سیس ہیں تمام ملحق کا استدراج عمل حیر
 طلب کیا ہو اور حد کے در سے علت اور اس پر فخر کرتے ہیں اور شیطان
 کے فریب میں آتے ہیں اور آخر کا استدراج عمل حیر سے طلب حرو باہ
 اور بہت دیا ہے اور اس پر فخر کرتے ہیں اور عروہ میں ترستے ہیں اور ملک کا
 استدراج عمل حیر سے حصول علم و فضل اور ریاست اور تفریق خلق کی اذیت
 اور مثلاً وہ ہے اور ان پر فخر کرتے ہیں اور ان کو ایک کو تڑا مانتی ہیں واپار کا
 استدراج عمل حیر سے حصول کسب کسب اور عرق عادات اور عادات
 ہو یہ طلب سود و مال کو فخر کرتے ہیں اور دسویں کا کہانے میں مانتی ہو استدراج
 عمل حیر سے حصول سن اور اظہار سلوک احوال روح ہو یہ طلب معشوق اور اس کو
 فخر کرتے ہیں اور ہو کا کہانے میں اور تار ہو کا استدراج عمل حیر سے حصول
 معشوق اور عادات یہ طلب شہزاد کو پر فخر کرتے ہیں اور ملک میں ترستے ہیں بحیثیت
 ہو استدراج عمل حیر سے حصول ایہ طرز حیر یعنی اوپر مقام یہ تار ہو طلب سوب
 اور اس پر فخر کرتے ہیں اور عروہ میں ترستے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا
 میں حکمت کا یہ عمل ہے کہ ایسی چیزیں ہیں اور فرمایا ان میں سے کائنات
 علیہا و آہا حسنا ان فیصل من یسأہ فکذلک من یسأہ فرمایا ہر مرد حصول اللہ

مسئلہ دسویں دیا مراں محمد کا عظیم کی رو سے ہو لو اس قدر مرہ تعطیم کا
 ملتا ہو اور سرد کے سر پر دسویں دسوار و دسویں مہر مالی کی ہے تولدت
 مہر مالی کی اس کو ملتی ہے اور عرسہ ایسی عورت کا اور دسویں شہوت کے
 ہو تو اس کو اس کی لذت حاصل ہو لی ہے اسویں ہی حادوں میں بیت
 کے موافق لذتیں بہت ہیں سو پہلو باصحت کر بجا رہے اسکو ملے تحقیقوں کا
 نے فرمایا ہو استدراج کی سات سیس ہیں تمام ملحق کا استدراج عمل حیر
 طلب کیا ہو اور حد کے در سے علت اور اس پر فخر کرتے ہیں اور شیطان
 کے فریب میں آتے ہیں اور آخر کا استدراج عمل حیر سے طلب حرو باہ
 اور بہت دیا ہے اور اس پر فخر کرتے ہیں اور عروہ میں ترستے ہیں اور ملک کا
 استدراج عمل حیر سے حصول علم و فضل اور ریاست اور تفریق خلق کی اذیت
 اور مثلاً وہ ہے اور ان پر فخر کرتے ہیں اور ان کو ایک کو تڑا مانتی ہیں واپار کا
 استدراج عمل حیر سے حصول کسب کسب اور عرق عادات اور عادات
 ہو یہ طلب سود و مال کو فخر کرتے ہیں اور دسویں کا کہانے میں مانتی ہو استدراج
 عمل حیر سے حصول سن اور اظہار سلوک احوال روح ہو یہ طلب معشوق اور اس کو
 فخر کرتے ہیں اور ہو کا کہانے میں اور تار ہو کا استدراج عمل حیر سے حصول
 معشوق اور عادات یہ طلب شہزاد کو پر فخر کرتے ہیں اور ملک میں ترستے ہیں بحیثیت
 ہو استدراج عمل حیر سے حصول ایہ طرز حیر یعنی اوپر مقام یہ تار ہو طلب سوب
 اور اس پر فخر کرتے ہیں اور عروہ میں ترستے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا
 میں حکمت کا یہ عمل ہے کہ ایسی چیزیں ہیں اور فرمایا ان میں سے کائنات
 علیہا و آہا حسنا ان فیصل من یسأہ فکذلک من یسأہ فرمایا ہر مرد حصول اللہ

کو دس گزہ ہر گزے ان میں سے ایک گزہ وہ بے عمل عالموں کا ہونا کہ انکو
 ایک کی سولیوں پر چڑھائیں گے اور لباسِ تہن پہنائیں گے اور وہ اپنی ہونٹ
 چبائے ہونگے جو شخص زبان کے گناہ کر گیا اوس کو تیرہ بار دوزخ
 میں ڈالیں گے اور نادانستہ کو ایک بار یا پھر حدیث میں ہے **قِيلَ لِلْعَالِمِ**
سَتَيْنَيْنِ مَرَّةً وَلِلْأَهْلِ مَرَّةً اور **تَعْرِفُ بِاللَّهِ مِنْ جَلْدٍ لَا يَنْفَعُ** اور **فِي**
الْعِلْمِ بِالْأَعْمَلِ ذِكْرًا وَالْعَمَلِ بِالْعِلْمِ ضَلَالًا بے عمل عالم سے
 یہ کہنا مناسب ہے کہ تو اگر تاہو تفسیر قرآن پر مودان بے خبر پہلِ جنت
 علم کا ہرگز نہیں ہے جہر عمل تو عمل کرتا نہیں تو ہے دجست بے اثر
 اسے عزیز تر اوں کا ذکر ہے جو خدا کے واسطے علم پڑھتے ہیں
 اور جو شخص دنیا کے واسطے پڑھتے ہیں اوں کا کیا حال ہو فرمایا
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے **مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِلدُّنْيَا فَهُوَ كَافِرٌ**
وَمَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِلْآخِرَةِ فَهُوَ نَافِقٌ وَمَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِلْعَوَالِي فَهُوَ مُؤْمِنٌ
 حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص کسی کے الزام دینے کے واسطے سوال کرے
 اور وہ آپ جانتا ہے اوس پر لعنت برستی ہے اور نہ مایا میں **وَمَا**
حَلَمْنَا وَكَذَرْنَا ذُرًّا فَكَرْنَا **وَمِنْ اللَّهِ تَعَالَى الْإِنجَاءُ أَنْ تَقْتُلَا**
أَوْ تَزْنِيَا فَيَرْجِعَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ فَيَكُونَا لَكُمْ عِلْمًا اور **فَيَكُونَا لَكُمْ عِلْمًا**
 کہ اکثر عالموں اور اہدوں سے پوچھیں گے کہ تم نے علم کس واسطے
 پڑھا اور نہ بد کس واسطے کیا علم اور خدا تو ہمارے درگاہ
 کا وسیلہ تھا تم نے اوس کو دینا کا وسیلہ کیوں کیا اگر تمہارا
 کسی خواہش تھی تو اور وسیع سے اوس کو حاصل کیا ہوتا علم

اور جو شخص دنیا کے واسطے پڑھتے ہیں اوں کا کیا حال ہو فرمایا

یہ جو قرآن میں آیا ہے کہ جو شخص کسی کے الزام دینے کے واسطے سوال کرے اور وہ آپ جانتا ہے اوس پر لعنت برستی ہے اور نہ مایا میں **وَمَا حَلَمْنَا وَكَذَرْنَا ذُرًّا فَكَرْنَا** **وَمِنْ اللَّهِ تَعَالَى الْإِنجَاءُ أَنْ تَقْتُلَا** **أَوْ تَزْنِيَا فَيَرْجِعَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ فَيَكُونَا لَكُمْ عِلْمًا** اور **فَيَكُونَا لَكُمْ عِلْمًا** کہ اکثر عالموں اور اہدوں سے پوچھیں گے کہ تم نے علم کس واسطے پڑھا اور نہ بد کس واسطے کیا علم اور خدا تو ہمارے درگاہ کا وسیلہ تھا تم نے اوس کو دینا کا وسیلہ کیوں کیا اگر تمہارا کسی خواہش تھی تو اور وسیع سے اوس کو حاصل کیا ہوتا علم

گو کہ یہی وہ مسلم ڈالا اور سر ہایا بیہوش ہوا علیہ السلام نے فرمایا
 تَعْلَمُونَ قَوْلَ الَّذِينَ دَافَعُوا إِلَيْهِ أَلَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ قَوْمٌ يَتَّبِعُونَ آلِهَتَهُمْ
 میا سوال کیا لوگوں نے پیغمبر خدا علیہ السلام سے کہ کون
 سرا آدمی سے فرمایا عالم حب گزما اس رہنما کو گزما یا کجا اور اس کے
 گزمتے سے ایک عالم بیہوش کی حوالی سے تمام عالم حباب ہوتا ہے
 فرمایا اللہ تعالیٰ لِيَأْتِيَنَّكَ الدِّينُ الْأَمْعَنُ إِنَّ كَيْدَ الْإِنْسَانِ الْأَخْلَاصُ
 الرَّهْطَانِ لَيَكُونَنَّ لَوْ أَنَّ تَعَالَى النَّاسُ مَا تَكَلَّفُوا وَكَفَيْتَهُ دَنَ مَسَا
 سَيِّئًا لَقَوْلِهِمْ آبِ عِلْمٍ بِرَجُلٍ هَبْنِي كَيْتَهِمْ وَأُولَئِكَ سَيُحْلَمُ كَيْتَهِمْ
 یا جو شخص نے اس کی مرضی کے موافق مسئلہ کو دستِ شمع جو ہستی حالِ اگر
 اور سچ گزرتے تعویذ ماکر فانی لیتے ہیں اور محسوف اوں کی پروردگار
 کے گراہ ہوتے ہیں سر ہایا بیہوش ہوا علیہ السلام نے فرمایا
 لَا تَكُنْ مِنَ الْكَاذِبِينَ كَيْتَهِمْ أَلَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ قَوْمٌ يَتَّبِعُونَ آلِهَتَهُمْ
 مٹائے سترعت فرماتے ہیں کہ اگر عالم لوگ مالِ حلالِ جمع کریں تو
 جامِ حلق مالِ مشبہ کا کہا لے لگیں اور اگر عالم مالِ مشبہ کا کہا لے میں
 مشورہ میں نامِ حرام کہا میں نہ مانیں اگر ملازم نہ تھا تو نامِ حرام کا سر جو عاقل اس واسطے
 کہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال چاہیں اور یہ سب عالم کوئی گروں پر چڑھائے
 امی دل کو کہی طرح مٹا ہوا اور انہو گناہ سب چھپیاں نہ ہوا
 قاضی و قضیہ و معنی و دلشمن
 الیہم یرفعنہم عنہم و انفسہم ہی القہر الکائن اور سر ہایا
 لا حِثَّ اللَّهُ الْعَالَمُ السَّيِّئَاتِ ۝ عالم جو پڑھ کے حکم کو تنبیہ دیتی ہے

کہ یہی وہ مسلم ڈالا اور سر ہایا بیہوش ہوا علیہ السلام نے فرمایا
 تَعْلَمُونَ قَوْلَ الَّذِينَ دَافَعُوا إِلَيْهِ أَلَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ قَوْمٌ يَتَّبِعُونَ آلِهَتَهُمْ
 میا سوال کیا لوگوں نے پیغمبر خدا علیہ السلام سے کہ کون
 سرا آدمی سے فرمایا عالم حب گزما اس رہنما کو گزما یا کجا اور اس کے
 گزمتے سے ایک عالم بیہوش کی حوالی سے تمام عالم حباب ہوتا ہے
 فرمایا اللہ تعالیٰ لِيَأْتِيَنَّكَ الدِّينُ الْأَمْعَنُ إِنَّ كَيْدَ الْإِنْسَانِ الْأَخْلَاصُ
 الرَّهْطَانِ لَيَكُونَنَّ لَوْ أَنَّ تَعَالَى النَّاسُ مَا تَكَلَّفُوا وَكَفَيْتَهُ دَنَ مَسَا
 سَيِّئًا لَقَوْلِهِمْ آبِ عِلْمٍ بِرَجُلٍ هَبْنِي كَيْتَهِمْ وَأُولَئِكَ سَيُحْلَمُ كَيْتَهِمْ
 یا جو شخص نے اس کی مرضی کے موافق مسئلہ کو دستِ شمع جو ہستی حالِ اگر
 اور سچ گزرتے تعویذ ماکر فانی لیتے ہیں اور محسوف اوں کی پروردگار
 کے گراہ ہوتے ہیں سر ہایا بیہوش ہوا علیہ السلام نے فرمایا
 لَا تَكُنْ مِنَ الْكَاذِبِينَ كَيْتَهِمْ أَلَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ قَوْمٌ يَتَّبِعُونَ آلِهَتَهُمْ
 مٹائے سترعت فرماتے ہیں کہ اگر عالم لوگ مالِ حلالِ جمع کریں تو
 جامِ حلق مالِ مشبہ کا کہا لے لگیں اور اگر عالم مالِ مشبہ کا کہا لے میں
 مشورہ میں نامِ حرام کہا میں نہ مانیں اگر ملازم نہ تھا تو نامِ حرام کا سر جو عاقل اس واسطے
 کہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال چاہیں اور یہ سب عالم کوئی گروں پر چڑھائے
 امی دل کو کہی طرح مٹا ہوا اور انہو گناہ سب چھپیاں نہ ہوا
 قاضی و قضیہ و معنی و دلشمن
 الیہم یرفعنہم عنہم و انفسہم ہی القہر الکائن اور سر ہایا
 لا حِثَّ اللَّهُ الْعَالَمُ السَّيِّئَاتِ ۝ عالم جو پڑھ کے حکم کو تنبیہ دیتی ہے

اور مینالالت باطلہ اور ادا نام فاسدہ میں خوب تیز حاصل کر ہی اور حق کو ہلک
سنی خرق کر کے مرید کو یہ معلوم کرنا فرض ہے پس عالم ربانی طبیعتاً ذوق ہی و حرکت
دنیا کی طلبا بت نہ کر ہی اس واسطے کہ وہ کتاب ہو بزرگوں کی کہاں ہو کہ جو شخص دنیا کو مستحق
علاج کر ہی اس کے زیادہ کوئی حق نہیں ہے یہ کہ چاہے کہ مرید کو غفلت اور معصیت
نشہ ہی ہوشیار اور ماسوا اللہ کی طلب کی بیماری کا معالجہ کر ہی اور اذکار اور احکام
کی طاعت متوہہ کر توں
دو نوع عالم ہی تو نہ کہہ کام
میں کو اس بات ہی خبر کر
اپنی نصیب کو مختصر کر
ایسی باتوں ہی تو حذر کر
ہی دین محمدی رہ رہت
اپنی دل ہی میں تو سفر کر
ہی یہ ہی رہ وصال جانان
اس راہ ہی میل نہ مشورہ کر

یونہی کہ وہ ہو کہ عالم اور طالب حق کو دینا سو پرہیز کرنا چاہی بزرگوں نے کہا کہ اگر کوئی عالم یا زاہد دنیا دار کے گہر نصیحت کیا اس کو جائی تو بان ہو کہ اس کو ولین دنیا کی رحمت پڑی اور حال یہ ہو کہ نہاد اور عالم کی بزرگی بہت زیادہ ہو دنیا دار کے گہر مانی ہو اس کو نہاد و عالم کی بھرتی کی اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
الْعُلَمَاءُ أَمَنَةُ الدِّينِ مَا لَمْ يَخْلُصُوا إِلَى مَوْلَاكَ وَالسُّلَاطِينُ فَإِذَا أَمَّا الْكُفْرُ فَاخْذُوا وَهُوَ
فَاخْذُوا لَكُمْ مِنَ الدِّينِ أَوْ فَرِغُوا خَيْرًا أَوْ فَرِغُوا مِنْ زَارِ الْعُلَمَاءِ وَشَرَّ الْعُلَمَاءِ مَنْ زَارَ

[illegible]

دستخیزد که علم بیانی کا بمعلم بشر بود که حق و باطل اوس علم کا اوس سبب معلوم ہوتا ہے لیکن اس علم سے استنطاق ذمیرہ حرم و ہوا کبر و ریاحہد و بغض طبع

[illegible]

حکایت و حکایت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دسی موسیٰ بنی اسرائیل
وہ سے کہ کب کرے گا اور دسی دس سے کہ کب آئے ہیں جس میں گو کہ بعض
کہو اور امر دسی دس سے سان کہو اور دس سے اسد مع کی نہ کہو اور باقی
حکایت اسلام سے طلب الیہین بالمدراویہ کثر میں طلب
الرفیہ بالنسب والاد کے کار سو علم اور عمل کو تلبہ رہی کا
کہ مارگ نامو کے سید سے در سے پیہ جدا صلی علیہ وسلم کہ
دعا و دعا سے سو انہم لا یفعلنا میں اتہل یا کائنات
الدنیاء الدینی اور دس سے خود لا انسا لکم علیہ آخر ان
احرف الاعلیٰ اللہ مام امیا علیہم السلام کہ کر تھے اور دسی
کہ کہ حکم دس سے سو دس اسمہ علیہ السلام نے لیکل ہی جزیہ
ولی جزیہ ثواب الفقر والفساد اور دس باطل الکسب
قریبہ کطلب العلم سو اسلم کہ قصہ حلال ہی صفا فی طلب اور دس
ص حاصل ہو تا سو دس اسمہ صلی علیہ وسلم سے ان اطلب
مما یا کل اکل میں تدیہ اور دس اما کان بک الا وقت
کان مکشیتا کو مصر مرگو کا ہوا ق کو خدا اور معرفت کے سے مانے
ما اور کما حوصلہ وس ما او کما مانع ہیں جو اما کما طلاء ارغہ اور اصحاب
انہ کما علیہم کہیں کہیں کہیں اور اصحاب صفہ ہیں کہ تھے سو نقل
حوت اسکر کمال قدس سرہ العزیز ایک روز عزیر دعوت کا صاف کرے تو گا
انک حوت صاحب جمال دماں دار دموئی اور کما اسی سج خسوف حاسا کہ کہ
اس حکم کرنے کہ ایک بار دور ہو جائے سج سے دس صلی علیہ وسلم سے

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دسی موسیٰ بنی اسرائیل
وہ سے کہ کب کرے گا اور دسی دس سے کہ کب آئے ہیں جس میں گو کہ بعض
کہو اور امر دسی دس سے سان کہو اور دس سے اسد مع کی نہ کہو اور باقی
حکایت اسلام سے طلب الیہین بالمدراویہ کثر میں طلب
الرفیہ بالنسب والاد کے کار سو علم اور عمل کو تلبہ رہی کا
کہ مارگ نامو کے سید سے در سے پیہ جدا صلی علیہ وسلم کہ
دعا و دعا سے سو انہم لا یفعلنا میں اتہل یا کائنات
الدنیاء الدینی اور دس سے خود لا انسا لکم علیہ آخر ان
احرف الاعلیٰ اللہ مام امیا علیہم السلام کہ کر تھے اور دسی
کہ کہ حکم دس سے سو دس اسمہ علیہ السلام نے لیکل ہی جزیہ
ولی جزیہ ثواب الفقر والفساد اور دس باطل الکسب
قریبہ کطلب العلم سو اسلم کہ قصہ حلال ہی صفا فی طلب اور دس
ص حاصل ہو تا سو دس اسمہ صلی علیہ وسلم سے ان اطلب
مما یا کل اکل میں تدیہ اور دس اما کان بک الا وقت
کان مکشیتا کو مصر مرگو کا ہوا ق کو خدا اور معرفت کے سے مانے
ما اور کما حوصلہ وس ما او کما مانع ہیں جو اما کما طلاء ارغہ اور اصحاب
انہ کما علیہم کہیں کہیں کہیں اور اصحاب صفہ ہیں کہ تھے سو نقل
حوت اسکر کمال قدس سرہ العزیز ایک روز عزیر دعوت کا صاف کرے تو گا
انک حوت صاحب جمال دماں دار دموئی اور کما اسی سج خسوف حاسا کہ کہ
اس حکم کرنے کہ ایک بار دور ہو جائے سج سے دس صلی علیہ وسلم سے

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دسی موسیٰ بنی اسرائیل
وہ سے کہ کب کرے گا اور دسی دس سے کہ کب آئے ہیں جس میں گو کہ بعض
کہو اور امر دسی دس سے سان کہو اور دس سے اسد مع کی نہ کہو اور باقی
حکایت اسلام سے طلب الیہین بالمدراویہ کثر میں طلب
الرفیہ بالنسب والاد کے کار سو علم اور عمل کو تلبہ رہی کا
کہ مارگ نامو کے سید سے در سے پیہ جدا صلی علیہ وسلم کہ
دعا و دعا سے سو انہم لا یفعلنا میں اتہل یا کائنات
الدنیاء الدینی اور دس سے خود لا انسا لکم علیہ آخر ان
احرف الاعلیٰ اللہ مام امیا علیہم السلام کہ کر تھے اور دسی
کہ کہ حکم دس سے سو دس اسمہ علیہ السلام نے لیکل ہی جزیہ
ولی جزیہ ثواب الفقر والفساد اور دس باطل الکسب
قریبہ کطلب العلم سو اسلم کہ قصہ حلال ہی صفا فی طلب اور دس
ص حاصل ہو تا سو دس اسمہ صلی علیہ وسلم سے ان اطلب
مما یا کل اکل میں تدیہ اور دس اما کان بک الا وقت
کان مکشیتا کو مصر مرگو کا ہوا ق کو خدا اور معرفت کے سے مانے
ما اور کما حوصلہ وس ما او کما مانع ہیں جو اما کما طلاء ارغہ اور اصحاب
انہ کما علیہم کہیں کہیں کہیں اور اصحاب صفہ ہیں کہ تھے سو نقل
حوت اسکر کمال قدس سرہ العزیز ایک روز عزیر دعوت کا صاف کرے تو گا
انک حوت صاحب جمال دماں دار دموئی اور کما اسی سج خسوف حاسا کہ کہ
اس حکم کرنے کہ ایک بار دور ہو جائے سج سے دس صلی علیہ وسلم سے

کی سزا دس عورتوں کو کہا اگر فرماؤ تو میں ایک یا جس دن خاشاک کو دوڑاؤں سیم کو فرما
 بچاؤ اس عورت کو حکم کیا سب جس دن خاشاک غندے سے دوڑاؤ گلیا شیخ نے زبا
 پہ جس خاشاک میرا شغل ظاہری تھا پھر کہو کہ اپنی جگہ ہو مجاہدی اور وہیں آنا
 عورتوں کو کہا مجھ کو یہ طاقت نہیں میری شیخ نے کہہ کر کیا پھر وہ جس خاشاک غندے
 آگے پھر کیا جدا ہو کر پہلے کئی بار کیا شیخ نے اس عورت کو فرمایا کہ تیرا میری کتس میں ایک
 ہی تیرا اور میرا کتس تیرے ہر اسے سب سے گزراو سب کو پہن
 کہ پاپا ہی قوت اس نے سارا جہان اسی عزیز اللہ تعالیٰ کو قدرت صحر کو
 اور خدا کے قوت بخشی جسے نباتات اور حادات اور فرشتوں کو بخشا جسے
 یہ حال ہی تو پھر روزی کا غم کمانا توکل کے خلاف ہی ہمارا پیر و سازندگی پر
 ہی نہ خوراک پر یعنی جب تک زندگی ہے روزی ملے گی نقل ہے کہ حضرت شقی
 بلخی کا ایک مرید حضرت بایزید سے پاس گیا حضرت بایزید نے پوچھا کہ یہ تمہارا
 کس مقام میں ہے کہا مقام توکل میں پھر حضرت بایزید نے پوچھا کہ یہ تمہارا کیا تھا
 ہے کہا کہتا ہوں کہ اگر آفتاب ایک نیر و پناہ کی اور زمین تانہ کی ہو جائی اور
 گمان نہ ہو اور تمام خلق میرے رب کے بالی ہوں تو یہی صحر میں غم نہ کہاؤں
 حضرت بایزید نے فرمایا کہ ایسا اعتقاد کفر ہے اس مرید نے جاسکے
 شقی سے سب قصہ بیان کیا شقی کو لکھا کہ جو کو پاپی بنا پوچھا کہ یہ کفر ہے
 تو پھر سلام کیا ہے جا پھر پوچھا وہ مرید حضرت بایزید کے پاس آیا اور پو
 شیخ نے فرمایا کہ تو میری کہنے کو نہیں سمجھتا مرید نے کہا آپ لکھیں
 سمجھ لیں کہ حضرت بایزید نے لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور مرید
 کو دیا وہ روانہ ہوا اور یہاں شقی ہمارے اور جواب کے مختصر حروف

میرید جواب لایا شیخ نے دیکھا اور رنار کو زوالا اور کہا میں اس کے کا درسا اس کے
 ہوا لا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ كَمَا اَوْفَاكَ اللهُ مِنْ نَحْوِ سُبْحَانَ
 کی اسم احمد الرحمن الرحیم کے یہ مصرعے کہ عالمی اور رات ہی اور زوالا اور جسمی اور چلنا
 کی صفت خدا تعالیٰ کے واسطے جو لوگوں کی کہ اس اذہل اہلین واسطے اور علم
 حلوائی کا کہتا ہے سدہ رووری حد ہی کو سدہ رووری و سدہ حد اس کے میں
 سرور مدیم کہنا جو لوگوں جو وہ آپ ہی سدہ دل کو پالنا اسی غرر حسن
 کا کوئی دوسرے باغیر مالہ اصحاب عرواحا ہو باجو وہ شخص اس مصلحت
 رہا ہے اور اس کو علم رووری کا کچھ نہیں ہو باجو ترمی فی الصافی ہی کہ
 حد اس مالک ہو وہ رووری کا علم کہاں چیا کچھ نقل سے ایک مرگ سے
 یوہما کہ برتر کون ہے کہ ایک علامہ یوہما کسطح کہ ابی قحط میں کہ آدمی
 دوست آدمی کا کہنا ماہا ایک علامہ کو چو دیکھا کہ خوش رہا ہو احلا حاتما
 سے یوہما العرر تنج کو کچھ علم قحط کا ہیں ہے اوس کو کہا کچھ کیا علم میر
 آقا کے کھر عادت ہے بس اس کی وہ مات میری سر ہوئی ایدل کو مع حد
 کی طرف مودہ کیا اور علم رووری کا میری خاطر سے دور ہو گیا اس واسطے کہ
 اعتقاد علامہ کا مخلوق بر ایسا ہو نوحانی بر بحر و سامرا جید جانی سے
 خود مقصوم ہر ملایا ہی اسی وقت سے یہ تو علم رووری کہ کہا دل میں لا حول و
 و یا ہی میں اسم علیہ وسلم و یطیل لکم السیر فی کما انظرو
 کے کہ کو جائی کہ حقیقاً کو رداں جہاں کے اوسکی عبادت میں معروف یہ ہوں
 ہے عیسے لوگ عبادت و طاعت کو کہ سدہ دن بر لارم ہی حدابر جو
 ابن اور کہتے ہیں کہ اگر حد اوفیق دی وہ ہم منگی کریں اور رووری کو حد ای سے

وہ کہتا ہے کہ حد اوفیق دی وہ ہم منگی کریں اور رووری کو حد ای سے

ونبہ کر لی ہو اور رزقِ ربانی کا وعدہ کیا ہے اپنا اور پر لازم کرنا اور کہتے
 ہیں کہ اگر ہم تلاش نہ کریں تو روزی کیسے پائیں چنانچہ حدیث میں آیا ہے
 مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ أَعْرَابٍ وَهُمْ يَقُولُونَ
 اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي فَقَالَ يَا أَعْرَابِي أَسْكَالٌ مِمَّنْ تَرْفَهُ
 الَّذِي قَدَّرَ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الرِّزْقَ الَّذِي
 قَدَّرَ لَهُ فَقَدْ رَزَقَهُ وَمَنْ أَتَاهُمْ رَبَّهُ فَقَدْ كَفَّرَ فَقَالَ سَلْ مِنْ أَعْطَاهُ
 یعنی رسولِ اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی پر گزری کہ وہ روزی خدا مانگتا تھا
 فرمایا اے اعرابی تو روزی مانگتا ہی خدا سے جو تیری تقدیر میں لکھ گئی
 کما ٹان فرمایا جو شخص خدا سے روزی چاہی جو اس کی قسمت میں لکھی ہو
 ہے تو اس نے خدا سے نصیب لگائی اور جس نے خدا پر قسمت لگائی وہ بیشک کافر
 ہوا پھر فرمایا اے اعرابی اگر خدا سے مانگتا ہے تو دولتِ لقاء اور ایمان مانگ الیہ
 اگر کوئی کافر کسی کے کہو کہ تم تجھے ہمارا مہمان ہے تو کیسے اطمینان اور خاطر جمع ہو جائیگا
 کہ بیشک یہ ورغ نہیں کیگا افسوس ہے کہ خدا رزاق ہو اور اس کی رزاقی
 پر یقین نہ ہو تو یہ کیسی مسلمان ہو سکتا ہے اسی دل مسکین میں سخت چوسھدا رہتا ہے
 فکر میں دنیا کے تو مضطر و حیران ہو رہا جو تیری قسمت میں ہر روزی کا ضرور
 واسطی روزی کے تو سخت پریشان ہو رہا خدا ہی میں آیا ہے کہ خدا اشیاء فرماتا ہے
 اے احمد اگر میرا فضل و کرم بند و نکو شامل حال نہوتا تو اوں کو نابود کر دیتا
 کہ وہ مجھ کو گالیوں دیتے ہیں اور ورغ گو جانتے ہیں حضرت فرمایا کہ خدا
 کو سنئے بندے ہیں کہ مجھ کو ورغ گو جانتے ہیں اور گالیوں دیتے ہیں حکم
 ہوا اے احمد ثالث ثالث کہتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ میں خدا ہوں اور حضرت جبریل

دینی مسیروں پر اور ضرر اور حیرت و سرگردانی دولت مردوں کو کرنا مقصود کرنا
 مصلحتات ایسی عالم کی طرف سے خواہاں ہیں جو سوال جو مانع اور ہمارے
 خدا تعالیٰ سے منہ ماحو کو واسطی ہے جو اب سب سے حاصل مجاز
 اور خدا تعالیٰ اور سکون عقل و بشر و ہی ہر حیرت و سرگردانی جو مانع ہونا
 ہی ہیں کہ حیرت و سرگردانی کو حیرت و سرگردانی جو مانع ہونا
 سب سے ماحو و ہونا ہی اور حال ہے کہ حیرت و سرگردانی جو مانع ہونا
 واسطی امر ہی اور سرگردانی ہی رہا اور سرگردانی جو مانع ہونا
 کو واسطی امر ہے اور سرگردانی ہی رہا اور سرگردانی جو مانع ہونا
 سب سے کس طرح کا رہا ہو حیرت و سرگردانی جو مانع ہونا
 سوال اگر کوئی کہ حیرت و سرگردانی جو مانع ہونا
 جواب مصلحتات سے مصلحتات سے آدمی کو دل میں سے پیدا ہونا ہی ہر حیرت و سرگردانی
 ایسا ارادہ حکم کر کے کو شش کر رہا ہو اگر حیرت و سرگردانی ہی آدمی کو مانع ہونا
 بوجہ کام ہو جائے تو نہیں ہو جائے سب سے ماحو و ہونا ہی ہر حیرت و سرگردانی
 بیت اور عزم مقدم ہی اور خدا تعالیٰ سے آدمی کو کام کو جاننا ہی کہ آدمی کو کام
 ہر حیرت و سرگردانی جو مانع ہونا ہی رہا اور سرگردانی جو مانع ہونا
 عرض ہی اور حیرت و سرگردانی جو مانع ہونا ہی رہا اور سرگردانی جو مانع ہونا
 ہی اور حیرت و سرگردانی جو مانع ہونا ہی رہا اور سرگردانی جو مانع ہونا
 داخل ہے اور حیرت و سرگردانی جو مانع ہونا ہی رہا اور سرگردانی جو مانع ہونا
 سرور و شریعت و ضرر و حیرت و سرگردانی جو مانع ہونا ہی رہا اور سرگردانی جو مانع ہونا

سب سے ماحو و ہونا ہی
 ہی رہا اور سرگردانی جو مانع ہونا

ہی رہا اور سرگردانی جو مانع ہونا
 ہی رہا اور سرگردانی جو مانع ہونا

ہی رہا اور سرگردانی جو مانع ہونا
 ہی رہا اور سرگردانی جو مانع ہونا

[illegible]

اور اسکی معنی معلوم ہوتے ہیں اور اسکا علم اس پر محیط ہے اس پر
قیامت سے پہلے بند و کشا ثواب از عذاب حساب کتاب اور اسکا احوال جنت
باری تھا پر رشتہ میں کچھ پیمان نہیں بار ہوا ان باب وجہ و سماع
اور اسکی حقیقت کی سیاحت نہیں ایگزیزہ میں صرفیون کو کھانا
ہو لیکن میں جو اصل ہے بیان کرتا ہوں کہ دو وجہ سے وجہ و سماع منع
ایک از روی طریقت اور حقیقت کی اور دوسری از روی شریعت کی جو
وجہ مباحث کی از روی طریقت اور حقیقت کی گویا یہ ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ
وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ بَاطِلٌ دُنْيَا کی زندگی نویسی ایک کہیل اور بازی
اور دیوانہ کو ہے اس آیت شریف میں جو ترجمہ کی کہ بخوبی مطابق حکم خدا
رسول کو گذرے اسکو تو کہیل اور بازی فرمایا پس جو عمر کہ خلاف شریعت اور
گناہ میں گزری قیاس کرنا چاہیے کہ وہ کیا ہوگی ظاہر ہے کہ بلا شک بد اور مذموم
ہوگی چنانچہ امام المسلمین حضرت امام عظیم ختمہ اللہ علیہ کی جگہ اجتہاد و کج چرائے سے جان رسوا
فرماتے ہیں مَا تَمُوتُ اَلْعَرَفُ لَقَوْلِهِ فَاهَا تَرَاهَا تَمُوتُ اَهَا مَتَى حُرَّتْ
اَنَّ الشَّيْءَ اُنْتَى اَمْتَعْنِي عَفَتِي مَتَى كَرَاهَا اَجِبْ الصَّالِحِينَ
وَلَسْتُ مِنْهُمْ لَعَلَّ اللّٰهُ يَرْزُقُنِي صَلاَحًا يَبْخُوحُ
کیا میں عمر کو کہیل اور بازی میں سو افسوس ہے پھر افسوس ہے کہ خبر دے
گئی مجھ کو کہ آفتاب منور ہو میری حیات مجھ کو روکا اسکو دیکھوں دوست
کہتا ہوں میں نیکیوں کو اور نہیں ہوں میں ان میں میں ہے کہ ابد
روزی کہ مجھ کو نیکی لازم ہے کہ آدمی اپنی زندگی کا مقصد بتا دے میں نے خبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو اقوال اور احوال اور خلفائے راشدین اور صحابہ

ایتھیں کی بیرونی میں سپر کر دو چوہوں و فضل کی خلاف ہوا دیکھو
 سلطانی حاکم و مدد و سماع و صیرم مخالف اوکھو ہوا سطر کہ سیر
 حداصلی اللہ علیہ وسلم اور خلفا اور صحابہ اور ائمہ کے وحدہ و سماع
 نہیں کیا اور سب بات کے ایک طرف سے کرنا کہ ہے فرمایا سیر علیہ السلام
 اللہ علیہ وسلم کے لئے چاروں کر اسرار گاہ ہر کہ اسکر ہر اسکر کوئی
 گاہ نہیں اپنی سحر وحدہ او سکھ کہتے ہیں کہ سالک کی واسطہ ایک نیال
 مدد ہو سرقی حالات کی سبب اور سماع او سکھ کہتے ہیں کہ اسرار آتی
 کے سحر سے ایک حال اور اللہ نام ربانی پیدا ہو وحدہ و سماع
 حمال سے ماحر گاہ سے کام لے کر کہ لیا ہو سے رقص میں چوہا اگر کوئی
 حداد تو یہ سب رفاص ہو تو اولیاد راہ کافی ہے سحری سیٹیاں تو
 حاسا ہو فخر میں فضل خدا و واضح ہو کہ جس جس کو سیر اللہ اور
 مع اللہ اور فی اللہ اور اللہ حاصل ہو اس کا جسم جنت میں کرنا
 استغراق اور توحید اور معرفت اور شاہد ہو اور تجلیات میں جسم کی کس
 حرام ہے سالک کو حاسب ہے کہ استغراق کی وقت شرم کی قدر
 معہ رہے کہ استغراق اور یکا جو حکم ہو جائے جیسا کہ حیات سحر
 حاصل اللہ علیہ وسلم حالت استغراق اور شاہد می اور تجلیات
 میں ہمارے معلول ہو تو سے یا صحابہ کی بیعت میں بار واج مظاہر کی صحبت
 اسو سطر کہ استغراق میں حد و اللہ کے خلاف کوئی نہ ہو جائے جس
 میں آیا صاحب درانی راز و جلد ہر حال ہے معلول کار و گاہ و ربانی ارجاء
 ملاں و مار و سنگی و ہر دل رحال و گاہ و ربانی سے وہ عالم تمام و یا سحر کہ کر

جس کے کلام میں دل تباہ اور کمال ایک دریا پر شکر و جوش کرتا ہے بہت دریاؤں پر شرف و
اصل یہ ہے کہ اس شخص صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کما زعم البصیر کا لفظ ہے
دنیا میں مشاہیر و افسانہ خوار اور تجلیات کی حالت میں کب مائل طرف خلافت جہد
اللہ کے ہو کر حدیث میں آیا ہو کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام رات
جگتا رہا سفر اقبال میں رہتے تھے اور ہی رات کو وقت ایک آہ کر تو جسم کو مطلق کر
ڈھونڈا اس طرح کہ اس پر محبت دل میں لگا رہ کر کمال محبت ہو اور جو خدا اور سر
و سرچہ ہوتا ہو فرمایا حضرت خضائی علیہ السلام فرمایا ابوبکر کثر اللہ صلواتہ و لکنتہ
الایسیر فی قلبہ یعنی ابوبکر کی ہر گئی کثرت صوم و صلوات ہو وہیں ہو غلبہ جو اس پر
الہی کہ اس کے دل میں نہرا ہوا ہو اور وہ اس پر غلبہ خدا کی محبت کا باعث ہو اس کو
سبب ہو افضل ہیں کہ جو کبیر و غلبہ محبت خدا تھا تو نے پیغمبر علیہ السلام کے سنیہ
سارک میں ڈالا تھا وہ سبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکر کو سنیہ
میں ڈالا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ما صاحب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بصیر میں ابی ابی کسر چنانچہ حضرت شیخ فرید الدین عطار فرماتے ہیں
اشعار چہ جنبہ کبریا سے ہو عطا سنیہ پاک پیغمبر کو ہوا سنیہ صدیق
میں وہ ہوا ہو گئے وہ گنج اسرار خدا صاحب تحقیق وہ صدیق ہوا ہو
اونہیں سے کلمہ تحقیق ہو وہ جہان کو صاحب انوار ہو و شکستہ ہو
سبھی اسرار ہو و خاشی گیکہ اون کو کام تھا پتو لب کو بند کرتی ہو
سجرا تغراق میں شب تاب روزہ غرق رہتے تھے بعد اندوہ و سوز و غم شب
ہو کر کرتے جاگدازہ اور نہ کرے لب سو کچھ افشاں راز چہن تک وہ ہو
ہو کر شکبارہ شک کرتے خون آہو و تار و شیخ فرید الدین عطار فرماتے

اسی لئے اول کو ہم کی حرکت نہیں تھی چنانچہ آپ میں مستغرق ہو کر گویا گویا اسرارِ ربانی
 میں قطعہ اپنے قصہ کو مختصر کر کے اپنی انہی میں تو مستغرق رہے سبب ہم و خیال ان فہم و
 جہ کہ وہ دلیلیں جو سب سے بڑی کہ مطلوب بہت ہیں درمیان میں دل کو ناموش
 تو اور ہر کہ اور باہر کے سبب تو ان کو تو توڑ کر سیر ہو کر رہا۔ چنانچہ ان کو چاہا
 کہی ہر یہ راہ اس سے سب کو تو خبر کرنا نقل ہو کہ حضرت شیخ ابو الحسن
 ایسی اپنی آپ میں مستغرق ہو جاتے تھے کہ بالکل جہشِ شوق تھا کہ پوچھا کہ یہ کس
 سے کیا فرمایا ملی ہو کہا کس طرح فرمایا کہ ملی جو ہر کے واسطے ایسی بیہوشی ہو کہ اپنے
 ظاہر و باطن کو اس طرف بالکل رجوع کرتی ہو اور حرکت جسم کی نہیں رہتی ہے
 اور اپنی آپ کو فراموش کرتی ہی اسی صورت میں ناقص بحال ملی ہو تو کہ ہر
 نہ چاہو اپنے آپ میں ایسی فرو ہو جاؤ کہ ظاہر و باطن کو فراموش کر دو اور
 محوہ دل کے پاس باقی میں رہو اور جو اسرار الہی ہو اس کو محض رکھو کہ
 راز کفر ہو فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم **وَأَنشَأُوا زُبُودًا كَهَرَسٍ** حشر
 گوش لب کو کہ بند اسی قضا و سحر پہر نہ دیکھو کہ گلا نقل ہو کہ اگر کوئی
 بصری کے پاس ایک صوفی بیٹھا تھا اور رابعہ توحید کا اور عجائب کا بیان
 زمانہ تہیں صوفی روئے لگا حضرت رابعہ فرمے کیا کہا اسی صوفی اگر
 یہ نظر اس کے تیرے دل میں رہتی تو دریا ہو جاتا اب ضائع ہو گئی اور کہہ
 سفید ہو کر ایک شخص نے حضرت رابعہ کو کہا کہ مجھ کو کچھ نصیحت کر دو کہا کہ جو تیرے دل میں
 حالات اور واقعات ہو اس کو باہر نہ لاؤ اور جو کچھ تیرے باہر ہو معاش کی تنگی وغیرہ کا علم
 اور اگر اس کو دخل نہ ہو نقل ہو کہ اگر دو ستر خانہ میں وصیت چاہی فرمایا کہ محبت
 خدا ہی شے کی حاصل کر اس واسطے کہ آدمی کی بزرگی محبت سے ہو اس لئے دیا

[illegible]

ہوا اصحاب طوس کی کہ مقام کو میں سمجھنے کا درجہ ہی میں دو طائفہ ہیں
 ایک اصحاب صحیحہ ایک اصحاب سکر اصحاب سکر کو احصاء صرفہ اور تقابل میں کہی جاتی ہے
 پہلی اصحاب صحیحہ جو اور وہ خطا سے رخصت ہوتے ہیں اصحاب صحیحہ مراد ہی اور صرف الہام
 سہرہ جو ہیں اور خطا کو خطا اور توا کو توا جانتے ہیں اور امر اور کر کو کر
 کہ طرف مائل متو ہیں اور نور مار میں تیز نہیں کر سکتے ہیں اور الہام جنہاں
 کہ نور کلمات رحمانی جو اور بار تعلیمات سیاحتی حبیب الہام اور دوسرے تہذیب
 ہیں ساکنوں کو دینا ہے کہ اصحاب کو میں کہ وہ سطر مسابہ داب کا ہوا ہے اور
 وہ آرام دسکوں میں ہیں اور اصحاب طوس کیو سطر مسابہ صفا کا ہوا ہے
 اور صفا جنہاں کی مختلف ہیں سحر سطر اور احوال ہی مختلف ہوں اور
 حال میں مصطر میں ہیں اسو سطر کہ مصطر میں اسی معنی میں ہو کر ہیں اور
 اگر اسو کوئی بات خلاف حضرت رسالت یا دینی اللہ علیہ السلام اور جملہ امور
 کو طوس میں آئی اور اسکا اختیار میں اور اوکو مسابہ کا حال صفا العلوت
 اور کہ وصل میں مرقوم ہے اصحاب سکر کو میں دو حال ہیں ایک حالت رحمانی اور
 ایک حالت شیطانی غالب رحمانی وہ ہے کہ اسو میں کہ حال میں اس کو کہی ہو
 فعل ظاہر ہو جائے کہ عوام الناس کو رد یک کھر متو ہے خواجہ حضرت ماریہ سلطان
 حدس صرہ العریہ سحر رحمانی ما اعظم شامی ظاہر ہو کیفیت اور سکی اس طرح مری کہ حضرت
 ماریہ کو سطر ایک ہی حالت مدامولی ہی کہ اس وقت میں حجر حجر کی حجر کے بار
 ہو رحمانی تھی اور آپ شہدائی ما اعظم شامی در وقت صبر میں آتے ہے اور معتبر
 اصلی ہو جانے سے مریدوں کو سحر کلمات کا اظہار کیا شیخ نے فرمایا کہ جب
 میری رماں ہو اسکا کلام کل تو مجھ کو حل کرنا وہ میرا گناہ ہمارا ہی گروں پر ہے

ہر ایک
 ہی کو
 ہی

اور چوتھوں نے پامی اور بنی کمر کو بنیامین پر مراقبہ بندہ کی طرف سے جو بنی طرح پر
 اول یہ کہ آدمی ہر وقت اس بات کا ملاحظہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ میری اعمال کا
 حاضر و ناظر ہو اور اس کا قرعہ صفت خیانت ہم کہ نہ بندہ کو حاصل ہوئی ہو کہ
 مراقبہ کا نام مراقبہ المراقبہ ہے دو سنگہ یہ کہ آدمی اپنے قوائی و طاہرہ طہنی کی
 اور عقلی کی محافظت کرے اور جس چیز کو اسطرح وہ پیدا کیا گیا ہے اس کی طرف
 معصوف ہو ورنہ سرور دل کو اس طرح غیر سنگہ رکھے کہ سوائے حق تعالیٰ کو اس کو
 ہرگز کوئی راہ نیامی اصل غرض مراقبہ یہ ہے کہ حضرت خواجہ بابا والدین
 قدس سرہ الغفر نے فرمائی ہیں اگر کوئی بندگی کا مزہ پامی اور وہ مزہ اس کا مطلوب
 ہو جائی تو وہ اس کا عابد ہی حق کا عابد نہیں ہے اگر کسی کو ذوق اور حالت
 اویقین اور معرفت اور کشف و کرامت حاصل ہو اور وہ اس کا مطلوب ہو
 وہ بنی اویکا عابد ہی نہ عابد حق کا شیخ الشیوخ شہاب الدین محمد رومی قدس
 سرہ الغفر نے فرمائی ہیں اگر کوئی شخص اسطرح حصول کشف و کرامت اور حجاب
 حادثات کی بندگی کرے اور اس کو حاصل کر لے تو اس کو دنیا میں مزدوری پامی
 بنی بلفیب میگا الغفر نے اگر وہ دنیا کی قدرت اور مخلوقات اور مقبولات
 اور جمیع اشیا اور اولیا کو عرفان خدا شتعالیٰ تنکو دی ہرگز راضی ہو جو اسم اسطرح
 کام اس کو سوائے چنانچہ حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ الغفرانی ہیں اگر رضا
 قدس جبریل اور صفوۃ آدم اور خلعت ابراہیم اور شوق موسیٰ اور طہار
 عیسیٰ اور محبت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور مقامات جمیع انبیاء کی
 سلوۃ اللہ علیہم جمیع تنکو دین ہرگز راضی ہو اور محبت اور جو صلہ بڑا کہ
 رکھ اسطرح کہ کار اس سے برتر ہو اور کسی چیز کی طرف متوجہ ہو کہ وہی چیز

۱۳
ایضاً اگر مرید کو
راہ سے جانوں
نہی کرے تو مرید کو
سید

بھگوکب پر گرو فرور کا دیو	بھگو کا فی شاہ کا دیدار دیو	ہو اگر تو طالب حق با نیساز
بندگی کر جسے کرنا تھا آتیا ز	اے درینا تو نہیں مگر درواز	لکھو سچے ہائیں تباہ کن کسکو را

دوسری وجہ منع ہوئی و چند وسائل کی ابروی شرمیت کو یہ ہو کہ شریعہ متعصب
 ہیں نہ کو نہ ہو کہ حلال اور حقیقت جانا اوس گناہ کا کہ جو ذلیل قطعی ہو چکا ہے
 اس قصہ مشعور می بین مذکور ہو کہ مذہب اہل سنت جماعت کا یہ ہے کہ بند گناہ
 ہو گا فرہین ہو تا ہی لیکن گناہ کو ہلکا اور سبک جاننے سے کافر ہو جاتا ہے
 اور گناہ کو حلال جاننے کا کیا حال ہو گا اے عزیز جو لوگ کہ فقیر کھلا زمین اور
 خدا پر تعالیٰ کی محبت کا دم پر تو ہیں اور راگہ اور باجو سنو میں یہ تو فرمایا ہیں
 کہ کس سے چھٹا ہو کہ درویشان اہل صفہ کا یہ حال تھا اور یہ افعال تو شاید پیغمبر
 علیہ السلام کی وقت میں عیشی و صحبت نہ تھا تا بن یہ بات ہو کہ جسکی شیطان
 راہ مارا تو اسکا یہ حال ہو تا ہی تو یا با امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تو کہ حرام
 فرما کہ کو حلال جانا وہ منافق اور ملعون ہو اسو اسطر کہ راگ کہیل ہو اور
 کہیل حلال نہیں اور فرمایا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہ جس نے فرما کہ
 کو حلال کہا وہ جامد و مذہب الگ ہو گیا فرمایا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہ
 فرما کہ کو حلال کہا وہ منافق ہو سب امت کو نزدیک اسو اسطر کہ راگ کہیل
 ہو اور سب کہیل حرام ہو فرمایا امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہ کو حلال کہے
 کا فر ہو اسو اسطر کہ اوسو بیکہ کہہ دیکم ہریت کو اور جو بیکہ کہہ دیکم ہریت
 وہ میوین بن ہرین ہو تا سب مجتہدون کو نزدیک اور نہ قبول ہوگی بندگی
 اور نہ جانیگی بندگی او بیکسی اور طلاق ہو جائیگی عودت او بیکسی اور فرمایا
 ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کہ راگ حلال ہو تو وہ کافر ہو اسو اسطر کہ راگ شیطانی

یہ ہر شے کو قہر و قہر میں پرہیز اور دل کا فعل جو اس کا عالم الغیوب ہے جس کو
 بارون نامعین فرمایا کہ اوس کے خلاف عقیدہ رکھنے سے آدمی کا فر
 ہوجانا ہو اور جو امر و خلتانی حرام ہے وہ حلال جانے سے گنہگار ہوتا ہو کافر نہیں ہوتا
 کفر کی نسبت بڑی سخت چیز ہے اگر وہ شخص کافر نہ ہو تو یہ کہنے کا فر ہوجانا ہو اور یہ وجہ
 و سماع کا مسئلہ ایسا ہے کہ اسکی بعض قسم البتہ حرام ہے اور بعض اختلافي حرام ہے
 سباح ہو نہ مطلق حرام سمجھنا چاہیو نہ مطلق حلال سو جبکہ حال یہ ہے کہ
 نبادت اور تکلف ہو جبکہ دنیا کو وہ سطر یا کی راہ سے حرام ہے اور جو فی اختیار ہے
 کہ شرف میں ہو چھین معذور ہے عوارف المعارف میں حضرت شیخ شهاب الدین
 رحمہ اللہ و دوسری کو ادرا حیات العلوم حضرت امام محمد غزالی بن اسکی تفصیل موجود ہے
 شوہر سی سی بیان پر لکھی جاتی ہے سو جاننا چاہیو کہ بیان چار چیزیں ہیں باجدا
 راگ اور راگ گانی والا اور سنو والا سو خالی باجدا راگ کا ہوتا ہو یا تو یا منہ ماہو
 جیسو نقارہ بغیر راگ کو سب حرام ہے مگر وہ اور تالی جیانا کہ امام شافعی بیان
 رخصت ہے سو عوارف میں ہے کہ اس کا ترک ہی اول ہے اور احتیاط بہتر ہے کہ گنا
 میں نہ ہو اور لڑائی میں نقارہ بجانا سباح ہے اور راگ جس میں کوئی باجدا ہوا
 باجون میں ہے جسکا بجانا حرام ہے اور گانی والا عورت جوان یا مرد ہو اور کسی
 شوہر اور غریب نہیں نہ خیال وغیرہ ہو جس میں زلف و خال و خط کا ذکر ہو
 کو نزدیک حرام ہے اسیکو فقہ میں کہا کہ حرام ہے اور اوسکی لذت لینا کہ حرام ہے
 لغنی دل سے جاتی ہے کفر ہے اور جس میں باجدا حرام ہو اور کوئی چیز منوعات شرعی
 سے ہنودہ ہے حرام ہے اوسو سطر کہ اصول فقہ کا قاعدہ ہے کہ جس چیز میں حرام
 حلال جمع ہوں تو حرام کو ترجیح دیکر اوس چیز کو حرام ٹھہراتی ہیں اور جس میں کوئی

ما حاضر ہوا اور اندہ محل شاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور علی و احمد علیہ السلام کی تسبیح
 اور دس کی باتوں کی تسبیح پڑھاؤں کو عہد ماسادی و میرہ پاد اور وقت کسی
 کہی پس تسبیح پڑھاؤں کو ایسا میں لکھا ہے کہ عادت نہ کرے کہ اولی
 ادوات اگر دس حرف نہ کرے میں نو مصلحت اور مرد و مسادات شرعاً چاہی
 عہد میں لکھا ہے کہ حور رگ کی عادت کرے اور سکی گواہی دے میں اسو اسطر
 کہ لو کا کام بار بار کرنا گاہ پڑاؤں میں صغیرہ گناہ اور اس کی کبیرہ موعانا میں
 ہی بعد تسبیح کام اور اس کی صغیرہ موعانا میں اور جس رگ میں جو مرد و مصلحت
 معصوم ہوں اور اس کی دلا عام آؤں نو کہ اور سکی دیا کی مشقوں کی طرف چکا
 وہ ہی حرام ہے حور رگ میں لکھا ہے کہ حور رگ شہوت نفس کی راہ سے ساحار
 وہ حرام ہے اور جو تسبیح طہر ہے سننا حال اسی عورت یا مریضی یا بدی میں ہے وہ
 ہے کہ ہوس داخل ہو گیا اور جو مسابہر، حافی کی راہ سے ساحار کہ اس کو
 اندہ کی طرف لیجا کر وہ تسبیح پڑے حکم سریب کی رو سے رگ کا ہے اور صغیرہ
 کہ اس میں نفس کی عادی کر حکم میں بہات احسا ط کہ کے اور سرطین مقرر کی ہیں
 کہ سر والا ایسا ہو کہ اور سکی مواحد کر اور طرف حالی نہ عانا ہو اور ہو گا ہو
 نو کہنا نہ لکھا ہے اور رگ سہی اور رگاہوں سے مجلس حالی ہو اور عورت
 ہو کہ عورت کو اس میں فعل ہو اور سوا اس کو سرطین میں کہ اسی حکم ہے کہ کو میں لکھا
 میں تہ صغیرہ جس میں عادت ہے کہ حضرت مود و حسنی روح کی اولاد کو
 ہے اور دہلی کو ہے والی میں موعانا کہ ات حسنی میں اور رگ میں ہے
 و ما اگر جس میں ہو تا اور تقویٰ میں عدم نہ رکھنا ہو تا اور تسبیح رگ سن
 انشاءات میں موعانی کہلاتا ہوں اور تقویٰ میں اور رگ میں ہے میں

حسین سوچو بین پائی نہیں جانی ہیں کیونکہ سنون جو آف میں ہو کہ راگ کوئی چیز
 نئی دلیں نہیں پیدا کرتا ہو بلکہ جو بات دلیں ہوئی ہو اور سکوت یا دیا ہو سو اہل بعد
 کو بہت حافی اور اہل ہوا کو شہوت غیظانی زیادہ کرتا ہو سو ہر فقہانہ حکیم میں نا
 اہل کی کثرت اور اہل کی قلت اور دعویٰ والی بہت اور حقیقت والی کم بلکہ معدوم
 دیکھ کر مطلقاً راگ کی حرمت کا حکم دیا اور منع کی دلیلوں کو مستحکم کیا اس صوبہ میں
 ہر قسم کے راگ سے ہر قسم کو آدمی کو احتیاط ہی مناسب ہو اور جو اسکا اہل ہو اور سو
 آہی جو نا اہل اور قبض کہولنا منظور ہو تو سب شرطوں کو ساتھ تنہائی میں اہل
 مکان در زمان کا لحاظ کر کے ایسا سنو کہ کیسکو خبر نہ ہو اور چونکہ لوگوں کو چون کی
 تعلیم اور دعویٰ کی سند نہ ہو اور اپنی آپ میں اپنا اہل و نا اہل ہونیکو خوب سمجھ
 اور شیطان کو دیکھ کر میں نہ آئی اور بطور دوا کی کہی کہی سنو جادوت اور ہمیشہ نہ کر
 اور جو کوئی راگ کو منع میں گفتگو کرے تو مناسب وقت ہے کہ ساکت ہو جائے
 اسکر روکی فکر میں نہ پڑے کہ اہل شہوت کو سکھادو تا بعین کو یہی چاہیے کہ جہا
 ایسا راگ سنا معلوم کریں تو سنو دوا کو نسبت کفر اور ارتکاب حرام نطفی کی نہ کریں
 ہو اسطر کہ جیسا حرام قطعی کو حلال جانتا کفر ہے ویسا ہی حلال کو حرام جانتا
 عرض و نون طرہ القیت چاہیے اور احتیاط نفسانیت سے بعد تعالیٰ بجا کر گیا ہے
 بات فرمائی خواجہ بہاء الدین نقشبند رح فرماتے کہ نہ انکا و مکین نہ انیکار مسکین یعنی
 جو راگ مباح ہو اسکا میں انکا رہی نہیں کرتا اور میں سنبھالی نہیں اسواں کہ
 مجھکو حاجت نہیں سبب یہ کہ نقشبندیوں کو بیان اور علاج قبض کہولنے اور شوق
 برائے لڑکے میں راگ کی ضرورت نہیں و بعد اعلم اور بعض علما کا قول ہے
 کہ نہ ہر دوا کی مقصد میں شیطان اور نگلی کرتا ہو اور نہ ہر دوا میں شرم اسکی جانی ہے

وَالسَّلَامُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ كَيْفَ تَرَى وَلَا تَلْبِسْ لَهَا وَلَا رَانَ وَلَا الْحَبِيبَةَ الَّتِي شَفَعَتْ
 بِهَا فَعِنْدَهُ لَا رُفْقَةَ وَتَرَى بَاكِيَةً اس کا ترجمہ نظم اردو میں یہ ہے قطعہ وسام
 مار محبت از یہ جگر میرا علیہ السلام کی سو خالی ہو جس کو سب نفاق
 زلفیتہ مدون من اوس کی کایس پر منوں مراد ہی تریاق
کر دہ دوست کہ ہے
بہ سکر حضرت صلی
 علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین و جد میں آئی یہاں تک کہ چار دربار
 پیغمبر علیہ السلام کو دوش بہار کہ ہو جا رہی گوشت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اس چار دربار کے چار سو نوکر کی کر کے صحابہ کو تقسیم کر دیں پھر حضرت معاویہ
 ان عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا خوب بازمی ہے یہ حدیث ہادیان حدیث گو
 نزدیک صحیح نہیں ہو خصوصاً یہ اور یہ سب افتراء ہے اور ایسی حدیث کی نشانت
 سرور کائنات اور صحابہ کرام طرف کرنا کفر مراد لکھنا لفظ صحیح ہی ہو تو ہم کہتے ہیں کہ ائمہ اربعہ
 میں شراب کا پینا بھی مباح تھا بعد اس کے حرام ہوا شراب ہی مباح تھا حضرت
 فضلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اوسے فرمائی کہ جو شخص کَلَامُ اللَّهِ
اور کلام اللہ
 طہارۃ اللہ کیسکا اوسکو دس ہفتہ واجب ہو جائیگی امیر المومنین حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ فرمایا اور موافق منع کر دی آئی اور جنگ صفین میں عمر
 کی نماز خدا تعالیٰ کو حکم سے منہات ہو گئی تھی ہم ہی عصر کی نماز نہ پڑھیں ایسی
 اشد ایسی بنیوت میں بعض چیزیں شروع تبین آخر نبوت میں عمل و نکاح منسوخ
 ہو گیا حال آنکہ تمام قرآن حق ہو ہوتا تاکہ ہر عہد اوس قوم کو حضرت سید انبیا
 علیہ السلام فرمایا تمام عمر میں ایک مرتبہ وجہ کیا اور بدعتی مہینہ کر مہین تو مسلم ہو یا
 کہ اگر حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالات سے زیادہ ہیں واضح ہو کہ اگر
 یہ اصول علیہ سہ فرائض محبت و عشق سے ہی تو جو عشق و محبت کہ ہم معرفت اور علم

سو بہر اشارہ جو پس پروردگار کو پاس کی سوز اور ادب و سحر از گناہ ہر
 کاموں کو منی بین و یکجا ہو کہ جب تک پانی وریاکی باہر ہو جس جس درخوش
 بین ہوتا ہو اور جب داخل ہو اکیسا ساکت اور خاموش ہو جاتا ہو میری آفتنگو
 جماعت خاموش ہوئی اور کہا کہ تہا را قول صحیح ہو امیر کہیر سید علی مدانی خدای سرور
 رملہ درویش بین فرما تو بین کہ میری سید و لئی کا نشان یہ ہو کہ گھڑی کا راہ
 او کی راہ بند کردیا ہو یہاں تک کہ وہ نقیذات رسمی کا مقید ہو تا ہو اور او کو کام
 خیر و سعادت کی طرف سے بند اور تسویلات باطلہ یعنی بات بنانا اور آہستہ کرنا
 اور زخرفات پنیو طبع کو اقبال فاسد ہو راہ حق کی او سپر سہند ہو جاتی ہو اور
 راہ بدعت اور گمراہی کو کانٹوں سے بہر جاتی ہو اور وراثت جنت اور خاست
 کا تخم از سکر دل میں بوسے جن اور او اس کا باطن حرم ہو اور جس کی نجاست کو
 چید ہو جاتا ہو کہیں الخبیر کا المعانی پنیو کو زباطن بل باطن کو کب برابر میں عم
 شنیدہ کہ بود و مانند دیدہ اس زمانیکہ بیرون اور مردیون کو حلال دیکھ لو کہ
 طرح کو اور بیس کے دو کان آراستہ کر کے اس کا نام فقیری رکھا ہو شقیان لباس
 کا تہا ہو مرد و مقبول بلکہ اور دین کی راہ کی غولوں کو آداب یقین کی صورت
 گمراہی زندیقی اور امجاد ان کا شعار ہو ضد شریعت اور بنا و انکا شمار و تجد و حالت
 اکی سماع اور قیول و بازی اور آداب محبت انکا بدعت اور ضلالت او بیخود ہی نماز و سحر
 مجلس کی زینت و دف و زور و باب او خوش آوازی و دلالت دنیا کا حصول اور حرج
 نفس ان کی سب فراموشی و اقلہ قلب خلق کو ساتھ برائی کار سازی مذہب انکا نشا
 اور جنگ اسرار خلوت انکا خیانت اور رنگ خنر انکا تحصیل حرام اور گمراہی غریبی
 بشیری اور حیائی ایچھا عت عوام جاہل کا لانعام ضلال و ضل کی فریقہ اور انکی

معنی فقیر
 معنی گمراہ
 معنی بدعت

سوسہ کر سوسہ ہیں مانت اور کمر کا نام طرب اور کمر کا نام اور غانی و احکام و
 اسلام کو چھوڑ کر ہو گئے ہیں حضرت عدالت سے مل جلا نہ جمع دیاست میں حکام اور قضا
 اور امراء اعلیٰ اسلام کو تو چھوڑ کر کہان کو گویں کو رہنے اور ذوق حوائی میں معیروں اور
 کسوں کی محاسن و ملامتیں حقیقہ اسلام کو زیادہ اہم ہوتے ہیں و سکت العالم علیہ
 تعالیٰ اللہ اسوہ سلو کہ احکام کو اسد اسلام اور ایمان کا منبع و منبع و معنی ہے
 کا اور رعایت اور محاسن و شریعت کی ان شریعتوں کو جو اس میں دہ تو گئے
 اور اس کے کلام میں کہ علم و فن کو شریعت اور سنت تہذیب کی طرف مصروف مسوق
 ہو کر چھوڑ کر اس علم و سرگت کی مصاحبت نہ ہی نفس کو اپنے ہوا و ہوش کو فراموش
 ماحول کی صحبت سے بے باقی و مباحی کو مستثنیٰ حاسر میں قرآن خدا و رسول
 کے نام ہیں مباحات اسلامی اور محمولات کلام کا علم نام رکھا مباحات اسلامی اور
 فلسفی کو رسد بہرہ و جاہ گنا اور دوس کو حکم کی حفاظت سے کہ وہ معرفت کتابت و
 فلسفی سے ہو کر اسوہ اہل بیت و صلوات جہاں میں کثرت سے ہو گئی اور مذہبی
 اور اطراف عالم میں پوش و کثرت سے اسلام کو شریعتی سمجھ گئی اور نظریں سے رعیت محمدی
 علیہ السلام سے مل کر شریعت اور گم ہو چلا اہل بعد و رضا خدا کی اس سر راہوں میں
 سلمان کی سرگم اور ان دور و دس شود گون کا وسیع ہونے کی وجہ سے حکام کی
 نظر سے دیکھ کر ہو گئی ہیں اور عیرت کا موئید و دار عیرت کی طرف لایم ہیں اور اسوہ
 رعیت کو ستم میں سر لگے ہیں فرقہ گناں وہ دل کہ حسین کو چھوڑ کر کہاں وہ
 آپس سے خونا و ماہور و مفتاح النجاة میں سلیم الاسلام عدوۃ الرخاں پر
 الامال قبل الاطلا عوف اعلیٰ الوہد احمد بن ابی بکر السامعی راہ ہیں

یہ سوسہ کر سوسہ
 ہیں مانت اور کمر کا
 نام طرب اور کمر کا
 نام اور غانی و احکام
 و اسلام کو چھوڑ کر
 ہو گئے ہیں حضرت
 عدالت سے مل جلا نہ
 جمع دیاست میں حکام
 اور قضا اور امراء
 اعلیٰ اسلام کو تو
 چھوڑ کر کہان کو
 گویں کو رہنے اور
 ذوق حوائی میں
 معیروں اور کسوں
 کی محاسن و ملامتیں
 حقیقہ اسلام کو
 زیادہ اہم ہوتے
 ہیں و سکت العالم
 علیہ تعالیٰ اللہ
 اسوہ سلو کہ احکام
 کو اسد اسلام اور
 ایمان کا منبع و
 منبع و معنی ہے کا
 اور رعایت اور
 محاسن و شریعت کی
 ان شریعتوں کو جو
 اس میں دہ تو گئے
 اور اس کے کلام میں
 کہ علم و فن کو
 شریعت اور سنت
 تہذیب کی طرف
 مصروف مسوق ہو
 کر چھوڑ کر اس علم
 و سرگت کی مصاحبت
 نہ ہی نفس کو اپنے
 ہوا و ہوش کو فراموش
 ماحول کی صحبت سے
 بے باقی و مباحی کو
 مستثنیٰ حاسر میں
 قرآن خدا و رسول کے
 نام ہیں مباحات
 اسلامی اور محمولات
 کلام کا علم نام
 رکھا مباحات اسلامی
 اور فلسفی کو رسد
 بہرہ و جاہ گنا اور
 دوس کو حکم کی
 حفاظت سے کہ وہ
 معرفت کتابت و
 فلسفی سے ہو کر
 اسوہ اہل بیت و
 صلوات جہاں میں
 کثرت سے ہو گئی
 اور مذہبی اور اطراف
 عالم میں پوش و
 کثرت سے اسلام کو
 شریعتی سمجھ گئی
 اور نظریں سے رعیت
 محمدی علیہ السلام
 سے مل کر شریعت اور
 گم ہو چلا اہل بعد
 و رضا خدا کی اس
 سر راہوں میں سلمان
 کی سرگم اور ان دور
 و دس شود گون کا
 وسیع ہونے کی وجہ
 سے حکام کی نظر سے
 دیکھ کر ہو گئی ہیں
 اور عیرت کا موئید
 و دار عیرت کی طرف
 لایم ہیں اور اسوہ
 رعیت کو ستم میں
 سر لگے ہیں فرقہ
 گناں وہ دل کہ حسین
 کو چھوڑ کر کہاں
 وہ آپس سے خونا و
 ماہور و مفتاح
 النجاة میں سلیم
 الاسلام عدوۃ
 الرخاں پر الامال
 قبل الاطلا عوف
 اعلیٰ الوہد احمد
 بن ابی بکر السامعی
 راہ ہیں

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَىٰ قُلْ أَتُخَذُونَ خَلْقًا قَلِيلًا دُخُلًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَتُخَذُونَ خَلْقًا قَلِيلًا دُخُلًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَتُخَذُونَ خَلْقًا قَلِيلًا دُخُلًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
گناہ کی آگاہی آدم اپنی اولاد میں سے جو دوزخ کرتا ہے میں ان کو علیحدہ کر دیتا
کرے گا یا الہی کہتے ہیں کہ ان کو حکم ہو گا کہ ہزار میں سے نو سو تالیسی دوزخی الگ کر دے
یہ لوگ جیسا کہ دوزخ میں ڈال جائیں گے سو اس طرح کہ ان لوگوں میں سے جیسا کہ
کیا ہو اور سنت پر دعوت اور گناہ کی اختیار کیا ہو اسی شومی اور عوامی نفس
سے اور ان پید و ملتوں کو اور نفس خبیث دوزخ میں لیا جائے جیسا کہ جیسا کہ
پہلے حکم ہو گا تو اس کو سنو کہ اگر کوئی ہو جو جہانگیر اور حامد عورتوں کو حمل کرے
جائے اور آدمی سستوں کی طرح نظر آئے حالانکہ مست ہونے کی وجہ سے
خدا تعالیٰ کا سخت ہوا اس سبب سے معلوم ہو احوال العلوم میں لکھا ہے
کہ بدعتی کافروں سے بدتر ہیں کافروں کو تو دیا یہ اسلام چھوڑ دینا مسلمان
نہیں کہ وہ جزیرہ تیہ ہیں اور اوہ میں مسلمانوں کا نفع ہے اور ان بدعتیوں کو تو دیا
اسلام میں ہرگز رہنے نہ دیا کہ ان کو رہنے میں خلق کو دین اور دنیا کا نقصان ہے
حکام اسلام کو واجب اور لازم ہے کہ ان لوگوں کو نصیحت دے یا دے دین اگر کسی
بدعتی کی بدعت کفر کو نہ پہنچے ہو تو یہی وہ کافر ہے بدتر ہے اسو اس طرح کہ اس کی بدعتی اور
کو پہنچے اور کافر کی بدعتی ہو اتنا نقصان نہیں ہے اسو اس طرح کہ کوئی مسلمان کافر
کو کفر کا مستند نہیں ہے اور نہ کافر کو دعویٰ قرب و منزلت کا ہے اور یہ بدعتی تو لوگوں
کو بدعت کی طرف دعوت کرتا ہے اور قرب و منزلت کا دعویٰ کرتا ہے اور بدعتی
میں جانتا ہے کہ یہ میرا طریقہ حق ہے اور میں حق کی طرف خلق کو دعوت کرتا ہوں
پس بدعتی گمراہی خلق کا سبب ہے مشکوٰۃ شریف میں حضرت ابی ہریرہ رضی

[illegible]

کے لئے کہہ دیا کہ "میں نے تم کو یہ سب کچھ بتا دیا ہے۔"

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

عرض کیا یا رسول اللہ میں تو کوئی برکت نہیں اختیار کی ہو لیکن آج کل میری دکان
 اور خوش سٹاپنڈ آتا ہوا ارشاد ہوا کہ دل خدا کا گھر ہے اور محل ہر معرفت اور
 شایہ ہر اور تعلیمات اور علم خدا کا اور میں نجاست برکت نامشروع لایا ہوا
 ہر اور اولیٰ کو آواز خوش سنو سے منع فرمایا وہ صحابی بشیان ہوئے اور توبہ کی جید
 میں آج کہ انکے وزجبات سالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے ایک
 آہ کہیں حضرت فرمایا کہ یہ آہ کہیں تیرا دو وجہ ہو خالی نہیں یا تو از رو
 رہا کی ہو کہ لوگ جانتیں کہ محبت حق تعالیٰ اور سکونت ہو یا خدا کو درجائے کہ
 آہ کہیں وہ نہیں سنو گا اگر کہیں چنگا تو میری دین ہر باہر چو گنا یا شایہ انصاف نہ
 چاہیو کہ جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو تو واعظ ہوں اور
 رضی اللہ عنہم تو نرم دل سنو والی تو وہاں چاہیو کہ وارثا بہت ہو یا جو
 اسکو ممانعت نہ مانی چنانچہ خاندان نقشبندیہ میں یہ دستور ہے کہ جو کوئی حالت
 استغراق میں آہ کہیں اوسکو چوب طریقت مارا چاہیو حدیث میں آیا ہے کہ
 بڑی صحابی رضی اللہ عنہ اپنے باغ میں شجر حق تعالیٰ کی یاد کرتے تھے اوس کو
 ایک درخت پر ایک مرغ آ بیٹھا اور خوش آواز دی سو بونو گنا اودن صحابی کا دل بڑا
 آواز کی طر ف مائل ہوا اور ایک مڑہ پایا یہ حال ایک زمانہ رہا کہ دفعہ وہ مڑ
 اور گیا اور اودن صحابی کا حضور جو خدا کی یاد میں نہا باقی نہ رہا چند سہمی
 کی کچھ فائدہ نہ ہوا اودنوں نے حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر کیفیت عرض
 کی ارشاد ہوا کہ تم پر گناہ کیا اس کا کفارہ کیا دو گرا عرض کیا جو حکم جو فرمایا
 وہی باغ خیرات کرو و تب کفارہ ادا ہو غور کرنا چاہیو کہ مقصد مرغ کی آواز
 سنا باعث حجاب حضور خدا کا ہوتا ہے پس جو لوگ قصد آواز رکھا نہ کرے کہ

[illegible]

اور وہ بیقراری اور گرید و زاری باقی نہ رہی اوس جوان کو کہا کہ شکر کیا کر رہی
وہ حالت اور عشق و محبت نہ رہی حضرت ابراہیمؑ فرمایا کہ وہ حالت شیطان کی تھی شیطان
شبکہ لغو کر ساتہ تیار ہو دل میں دخل کرتا تھا اور حق تعالیٰ کی ذات غالی کی وجہ سے
دل میں نام باطل اور فاسد لانا تھا اب جو لغو حلال تیرے باطن میں پہنچا تھا شیطان کی
راہ سد و دو ہو گئی اور جوابات اصل تھی ظاہر ہوئی جاتی انصاف ہے کہ جس طرح
شیطان حرام کو حلال بناتا ہے اسی طرح یہی راگ اور باجر اور آواز خوش
نہی زیادہ ہوتا ہے جو شخص آواز خوش شو کی طرف متوجہ ہو یقین جاکو کہ وہ شیطان
ہو اور عالم روحانیت میں اوسکو کچھ حصہ نہیں ہے حدیث میں آیا ہے مَنْ مَلَأَ سَمْعًا
بِصَوْتِ الْمَعَیِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ صَوْتَ الرَّحْمَنِ اور یہی حدیث میں آیا ہے
مَنْ مَلَأَ سَمْعَهُ بِصَوْتِ النَّاسِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ صَوْتَ الْمَلَائِكَةِ اور یہی حدیث میں آیا ہے
وَلَوْ أَنَّ الْفُجَّارَ فِي كُلِّ نَفْسٍ أَسْنَانٌ تَأْكُلُ لَحْمَهُمْ وَعِظَامَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
تَحْطِطُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور یہی حدیث میں آیا ہے مَنْ مَلَأَ سَمْعَهُ بِصَوْتِ النَّاسِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ صَوْتَ الْمَلَائِكَةِ
جائز والاکافر اور وہ جو چہو کہ یونکا گانا حضرت عائشہؓ کے کہیں اور چسبون
کے ہیں کا قصہ مروی ہے سو وہ چہو کہ یان تو شعرین پرشی تہیں بغیر راگ کو اور
تیاروں کو ساتھ کہیلین ہو اور یہ جائز ہے اور حضرت عائشہؓ سے نقل صحیح ہے کہ
وہ نون چہو کہ یان گانہ والیان نہ تہیں کہ یان کہ اون شعرون کا مضمون
انصار کی طرح تھی جہاں کی مقدمہ میں فتاویٰ جامع میں مذکور ہے کہ راگ اور سنا
لاہی کا اور باجی بجانا اور نصیب حرام ہے اور اسکا حلال جانینوالاکافر ہے اور بعد
نوبت نصیب کرے جو اوس میں مبتلا ہو اور ہنسا ہے ہادیہ اور نہا یہ میں مسطور ہے کہ جمیع طراہی
یہاں تک کہ قصب اور مزہر اور تالیان بجانا اور طنبور اور رباب اور ریبط اور جنگ اور

بن سو اور ایک باہمی دشمنی من سر تو کو گون عرض کیا مار سول ایسا کیا
 کے ساتھ ہی ہر فرمایا مان لیکن میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہر آدمی جو
 اور خوش بننا ہو اسکا شیطان جو اس پر ہوکل جو خوش بن آتا ہو اور اسکو خوش کر دیتا ہے
 کہ آدمی سہلانا ہی مانہ اور قبلانا ہو کہ وہاں ہر نفرہ کرنا ہر آہ افشاوی کرتا ہر اوپہ
 سہ حرام ہر خواہ دل کی صفاسی ہو کہ اوکار و انکار و دجا ہر سنے حاصل
 ہوتا ہر خواہ دل کی کدورت ہر ہو کہ غفلت اور نسیان ہر حاصل ہوتا ہر اسکا
 کہ یہ بالتحقیق اسی آواز کی تاثیر ہر ہوتی ہیں نہ مضمون اشعار ہر دیکھو اگر کسی شاعر
 خوش الحانی ہو نہ ہر جائیں تو کچھ اثر نہ کریں اور اسکو اثر ہر خیال باطلہ اور نام نامہ
 مستحالیہ حقیقتا لو میں پیدا ہوتی ہیں اور اگر اسکا وار کا اثر ہو تو وہ آہ و فغان بھر سوا
 اس لپٹی کہ ایسا لگا تو محیط ہر کچھ ورنہ نہیں اگر وہ خوش و خوش و جرحانی ہر
 تو اس میں ضبط کرنا اور نہ پاں رکھنا اولیٰ تر ہو کہ نور تجلیات رحمانی ہر اور مار تجلیات
 ہر ہر جسم کی حرکت پیدا ہوتی اور نور ہر سکوت دل حاصل ہوتا ہر پوشیدہ
 کہ آدمی میں ایک جو مصر ہر کہ جسطرف توجہ کرتا ہر انہی استعداد اور حال کو موافق
 اسکا مزہ چکھتا ہر تو چاہی کہ آدمی غلبت آیات وحدت کی طرف کہ کہ اسکا مزہ
 بیشک رحمانی ہر اشعار اور ابیات کی طرف توجہ کسوا سطر کرتا ہو کہ جو سبب لفظہ اسکا
 شیطانی ہر اور یہ سبب صحبت کا اثر ہر دیکھو ماتم زوی کے پاس شہنشاہ غم حاصل ہوتا ہر
 اور شاہان کی صحبت و خوشی ایسی ہی بدعتوں اور تمدن کو ساتھ چینی ہو عبت
 اور الحاد اثر کرتا ہو اور اہل اعداد و صاحب شریعت کی صحبت ہر عجز اور عجزی اور
 توحید حقیقی اور سلوک حقیقی پیدا ہوتا ہر اور آیات وحدت اور عقائد شریعت کا اثر
 سے جو بر زمین شہادہ بیشک برآ ہو جائگا + پاس نیکون کہ جو شہر نیکیمان وہ پگلا

ہو کر جو باوجود طوطہ میں ہو گا وخر کو کم و گھوڑے کے اوصاف و شہادتیں ہرگز
 نہ رکوں بلکہ وہاں ہر جان آدمی کی صحت سے دل چاہے ہر ماہی عالم میں راہ دہی
 عی شکر صوفی مابلی رہا یا سیر علیہ السلام و الصفتہ و تائید اسی درجہ سے جو صوفی
 علیہ السلام اور سادہ و ریاضی و توہم و حیلہ و یہ کائنات آفاق علی ہدم و اسلام
 انسانیت و شکر و خیر و صانع کائنات آفاق علی ہدم و اسلام و ہر جو شخص صوفی
 کی تہذیب و صاحت کی روح سے بہا تو اس کو یہ اسلام کروڑوں کی نیکی و کرم و ایثار
 آفاق تہذیب و صاحت سے اللہ تعالیٰ العالیٰ صبر العزائم الاکثر جو صاحب عجب
 کی مومن اور مدلیل کی نوا و سکوا سے دعا کرتا تھا بیاب کو شرم و عدم و الم سے بچنے
 بیتہ میں اس کو سکر سالی سے ضرب عائدہ مدد دے مئی امدہ عینا سے روپ

مستند
 محاذ و تائید
 علی ہدم و اسلام
 کی تہذیب و صاحت
 اس کی مومن اور مدلیل
 کی نوا و سکوا سے دعا
 کرتا تھا بیاب کو شرم و عدم
 و الم سے بچنے

کی میں سے سیرت - قائم رہا جائے	مخالف - اس کو ہوا چاہیے ایک
بیمبر کی کراہی دھر اگر محکوم خدا چاہیے	سوال آنا دوس سے ہے

اور کچھ تہذیب پیدا ہوئی ہے ہر ماہی جانہ کیوں ہے جواب سر خدا دار جس سے ہے ہی
 دون اور کثرت حاصل ہوئی ہے لیکن احوال کے وہ آوار سیٹھاں ہوا تہذیب
 میں عبادت کیو اسطرح حکم ہوا کہ واپس آئے وہی ہذا کہ کھڑے مسند بنوا رہا کھڑے
 و آفرین اور اسناد اس کو کہیں - امر میں ہوا کہ آوار خوش ملو تو رب جس کے
 رماہ ہوا جواب و دوسرا جو دوق اور حال کے نام سے شروع و حہ سے پیدا ہو رہا
 ہوا جو میر و حہ سے حاصل ہو رہا حال ہی ہر عمر و حہ سے کما کہ اس نوم کو کما
 کہ موائی وہ حال و حال ہی ہر کھڑی ہر سہارا اور عارض ہوا سو حکم کہ جسک وہ
 آوار ہے تہذیب و حہ سے حال ہی ہر اور حہ وہ آوار نہ ہوئی وہ حال ہی ہر حہ سے
 کامل ہر حال جواب مستف ہر کچھ کی کماحت بہن جو حاسن سادق عین

تہذیب
 و صاحت
 کی تہذیب و صاحت
 اس کی مومن اور مدلیل
 کی نوا و سکوا سے دعا
 کرتا تھا بیاب کو شرم و عدم
 و الم سے بچنے

معاذ اللہ
اور راجہ کی
یہ بھی ہے
میں اور
راجہ کا دل
دوست ہے

میں آت دعوت میں بہ ہیں نام کہ جادی دل کی شفا اور خوشی جو یہ
سہاں اور گراہی اور بد اعتقاد می ہو وصلنا علیٰ کفیٰ علیہ السلام ان یقفوا
اذناہم عنہم انہیں کہ جس پر نقل ہو کہ ایک گروہ عباد دست درویشی ہو
کہا ہے کہ اس الہام دیر کو آتا اس سے کہ معنی و تفسیر سے لہو و لہجوں حکما
سکندہ در جہانہا سکات سکندہ نصر و کما کہ اس کا حوب راست گوہر کہ
شکات ہو مطلوب کہ حدائی کی کرنی پر کتبہ جو جس کا دل مان ہیں کرنی ہو
میں ہیں کہ میں راجہ سے ہر جس ایک حوض ہو مطلوب سے حدائی ہو
اور وہ ہر اور وہی اسوہ مطر حدائی کی سکات کرنی ہو ایسی ہی تفسیر ایک طرح سے
دور گاہ ہو اور سلطان صراط طرح ہو و درسی لی آجواں دور گاہاں کرنی ہو

ہا احوال درتصال کا اشتعال نسل کی کبک کہ گناہ اور رازی ماسما

سل دور گناہ کی جیسر سور و ماکا
سل طفلان سطح برنگ گناہ کبک رازا
ملوں کی طرح گناہ کی سور و سور
سل رک گاہ کبک جس لعلی مقام
سل بر لوہاری حبیبی کہ راجہ کبک
سور و ماکا کہ راجہ کبک رازا
مور کھن لعل و عرفان و محبت ہو حوا
کچھ سور و ماکا کہ راجہ کبک رازا

کہ اشتعال میں ہیں اسوہ عالم
سور کی ماکا جاموہی سور و میرجاں
بالع راہ طریقت ہو جس قوس سر حوار
شیل و دہ شکر سور و سور و سور
کہ کبک سور و سور کی ج سکرم حرام
کہوہ کی ماکا سور و سور و سور
اسک سور و سور کا سور و سور
نہ راجہ جان ہر دم میں کہ کبک رازا
حال ہر اسوہ کبک سور و سور

دور و سور و سور کبک سور و سور
دور و سور و سور کبک سور و سور

محبت میں مستغرق ہیں شہر میں چپ سے ہماری گنجینہ اور عشق و محبت زیادہ ہوئی
 اور ایک وہ گروہ جو کہتے ہیں کہ ہم اہل تہذیب کے عشق و محبت میں مستغرق ہیں اور ادا
 خوش سوسے ہمارا عشق و محبت زیادہ ہوتا ہے اور اپنا آپ کو نسبت دیا ہو جانتے ہیں کہ
 وہ آپ ہی کہتے ہیں اور آپ ہی کہتے ہیں کہ آپ ہی شہر میں اور آپ ہی مشہور ہیں اور
 گروہ غلطی میں پڑے ہیں کہ اپنی ذوق کو حالت کو انبیاء علیہم السلام اور اصحاب اور خلفاء
 راشدین اور علمائے مجتہدین پر غلبہ دیتے ہیں مفہوم اور نگاہ یہ ہو کہ یہ حضرات بہ جان
 رکھتے تھے ہم رکھتے جو ہم سمجھتے ہیں اور کوئی نہ سمجھتا تھا اور کہتے ہیں کہ جس کو یہ حال
 نہیں ہے وہ حیوان مطلق ہے واضح ہے کہ ان باتوں اور اعتقادوں کے یہ دونوں
 قوم کافر ہو جاتے ہیں مفہوم بالبدنیں ان دونوں قوموں کی راہ ضعیفان اس طرح ہے
 مارتا ہے کہ جیسے شراب اور رنگ وغیرہ کہ انیسویں خیالات اور ادا نام فاسد پیدا ہوتے ہیں
 ایسی ہی آواز خوش سنسور اور حسن کر دیکھنے سے خیالات باطل اور ادا نام فاسد پیدا
 ہوتے ہیں کہ کہیں نہ دیکھی اور نہ سنی آدمی جانتا ہے کہ یہی عرفان اور محبت اور عشق اور
 جذبہ اور حالت ہے اور اوسمیں ایک بیہوشی طاری ہوتی ہے اور اوس سستی اور بیہوشی کو علم
 میں شیطان طرح طرح کر رنگ اور چہرین دکھاتا ہے جو یہ جانتا ہے کہ یہی مشاہدہ حقیقی کا
 افسوس ہے نہیں جانتے ہیں کہ معرفت الہی کا کما حقہ حاصل ہوتا ہے عبادت سے ہی بہتہ
 مشکل ہے بدعت اور نامشروع سے کہیں حاصل ہوگی عین اور محبت اور ذوق
 اور حالتیں اور معرفت کہ یہ چار حالت روحانی اور جسمانی ہیں ایک عنایت الہی اور حق
 ربانی ہے یہ باتیں کسب اور سبب سے نہیں حاصل ہوتی ہیں یہ تو مولیٰ اور نیکو
 ایک ہر خلیات اور انوار الہی سے کہ سوا آدم کو مقرب فرشتہ ہی اوس سرسبز محروم
 ہیں برسی شہر میں بات ہے کہ بدعت اور گمراہی سے ان باتوں کا حصول سبب ہے اپنا

عند التفتة ومهرکبث الحیل عند مصیبت لفتلہ کا تو یہ حال سنا اب یہی کہ بندری
 نو سپر آتش ہو رہا خوش اندر رہا بہر عشق کی آگ تیزی کر رہی ہو آواز خوش سودہ آگ
 زیادہ تر خوش بین اگر اسکو وجود کی بہریم کو جلا دی گی اور جان بحق تسلیم کر گیا تو
 جس طرح روبرو فانی حرام ہو ایسی ہی بہریم حرام ہو اکثر لوگ اس طرح ہی مگر ہی اور
 نصفہ اسلی اور تمام عشق اور قرب حقیقی سے کہ نتیجہ عشق کا ہو دور رہی

عقیدہ مردانہ و عشق کی نمی بیکر ہوش کہہ	خون جگر سو باوہ کر اور لب خموش کہہ
ایسی کی قید میں نہ پہنسا رہ جو مرد سے	قید خودی و جویث پی و لمینش کہہ
انصاف ارباب عشق ایسی ہی پختہ ہست م	آواز خوش ہو حسن ہو اور کوئین کہہ
دوئی ہوئی ہیں بحر حقیقت میں اس طرح	بہریم ہو انی کام نہیں او کو کو اسلام

مذکرہ الاولیاء میں منظور ہو کہ حضرت شیخ حسن بھری رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص
 کہ حضرت آیت کلام مجید سنو تو زمین پہر کہ پڑتی تو شیخ فرمایا کہ
 الصیغۃ الشریکۃ حضرت بایزید سیامی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک یار پندرہ مارا شیخ نے
 شیخ کیا کہ نفہ مارنا گدہ ہونا کام ہو کہ سخت کمرہ ہوا انکو اکھڑا کہ ہوت الیہ
 آپ جاننا چاہی کہ منشی تو عذقی بھر چشت اور قریب بارگاہ عزت مقیم حرم قربت
 اور رنجور داخل وصلت اسد الہی ہو مالا مال درست شراب و معنی لایزال او سکوان
 خوش کر سنو اور سن کر دیکھتے ہو کیا کام چنانچہ سلطان ابوسیدو الخیر فراقی من رباعی ابدی

چرخہ گش رنگ جان بکشد و شہ	مناعی بکس آن رگ خون الودست
میں الی جان پشیمو نہ آواز نہ	میسوز چنانچہ بر نہاید و دست

اگر کوئی شخص عشق و محبت کو استغراق میں بہوش ہو جائی تو اسکی طریقت میں
 نقصان نہ ہو اسکو خوب طریقت مارنا چاہیہ مخفی نہ ہو کہ اگر سیلاب شوق کو غلبہ کر

عقیدہ مردانہ
 عشق و عشق کا ہوش
 عشق و عشق کا ہوش
 عشق و عشق کا ہوش

ایک ہوس و حواس رائل و حواس نواد کی طرح کی دلوں کے گشت و گویا صمد اور
 ہوس و حواس میں اور اس کا رخ و حواسی کہ عرفان و انفاق کو رنگارنگ میزوں میں آمادہ
 و بران ہوتا ہے اور حال یہ ہے کہ اس حال کا اعتبار ہمیں اور وہ بہت قدرانی اور
 مانداری میں انکڑی و آبی اور ایک طرف سے لگی ٹیکس سا لک کی حال میں اس کو
 ایک کی ہوس و حواسی ہر اور ادنیٰ حتیٰ ہر حواس کی کہ در وانی اور ہوس و حواسی
 ہر حاصل ہوئی ہر وہ مات اصل ہر اور اس عش و محبت و دود تو تمام اور
 ہر سو اوپر لگی کہ اور کیا حاصل ہر اختیار و عمل و ہوس اسد لہا لک کے حواس
 کہ در واد ہر ہر اس عمل و ہوس کی قدر و حواسا حواسی اور ہوس ہر و انقیاد
 اور حواسی کا اسان ہر حد تک ہر ہوس و حواس جاعل ہر ہر وصال جانان کی
 اسد ہر ہوس ہر راہ ہر ملی حالی ہر اور اسان کا اس کی اسکو آئینہ گہا
 اسی ہر ہر حواس ہر کہ عمل کو رائل کرتی ہر اور جو عقل کو کہو و ہر و ہر
 حواس ہر اس عقل ہر اسد لہا لک ہر ہر ہر اور ہر ہر اکا لہر ہر ہر ہر ہر ہر
 ادنیٰ ہر
 و یاد ہر
 تحلیات سبطانی اور حواس اور اسد راج کا نشان ہر گواد اس شخص ہر ہر
 و عراٹ طہر ہر اسو اسل کہ سطا کو صفت قدرت ہر وہ عراٹ و کہا لک
 انہی طر بہت ہر

گوس ولسوس اور ہر ہر ہر ہر	انکڑی گشت و گویا ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر	تو ولسوس کو ہر ہر ہر ہر
ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر	شہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر	سار کا کس لک ہر ہر
ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر	ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر	ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر

<p> طبع نچا پر جیستی قوت کیمار شرفین بسین بنون ده کاه تو اگر خورشام باز عشق یار او را بسکری جان (حبل المتین) او را اگر یو بار تو مثل غن لیون نجر کیا فو نه تطبار اسکا حاصل بدعت والحاد کچه فو ایزر ولین هو تو منفصل شرح کی ره سو نگر تو انحد اور رامین جود کر رکبه اسیم گام سنت بدعت کی ایسی چ شال صافه دیندین کیا گفت نفس روح ایسی جان کوشن ایک ممد دل سحبه ایمران روح کو قرب خدا منظور ایسی ہی تو جان حال ایضا ره ناموس ہو سو سوجان ایک ہی نکت به الیالی دو حرن کیا توین ایک ہی او بریلوشی ہو اگر طبع </p>	<p> شافه کو دینا ہوا مار و نیاز صید کر کر آنا خنزردیکش لکسکو ہا دکر سواد کی شہر شرح کی رستی کچھ تو باقیین لوشرعت کی سن ماصد ساز طعمه زانغ و زمین مرد از لب خوش آنا بر خدا کو افتا القیو موگا طبع جی رندہ دل دم کار اس دین ہر گز نیاب جو سحر منظور ہی سیر مقام تب اند پر تر ابو و گند خار سحر نقصان ہو اور گل شرح نافع اور بدعت ہی با موسیٰ فرعون ان دو کو جان ہو و شیتہ روح کا امی تیر خود و نکا اور اہل شرع کا اور متہدراج فرعون عیان میں متحد مصطفیٰ اور بوب بولس تو داصل شیطان گاہ و غیر سہو اعین بد </p>	<p> بدعت کو زمین میں بند باز منع جب کر توین بس او شکر اور کشین او دین جی جیو گر جان کر اپنی شریعت پش عشق کی ہر راہ گشون باز القیو کچھ شریعت کی سن راحت و آرام اور زمین ننگانی ملتین ہر باد تو اگر ہو باز کر جان بازیا اور راہون سو ہی ہر راہ غیر شہر اکاہہ اپنی بند کر جسطرح جہار و گل شکر کف سنت و بدعت ایسی صورت جان آدمی کو جہنم میں با کر فر نفس کا شیطان کل عجز نفس ایسی خود لہو سو دو معجزہ موسیٰ کو ایسی جان اور فرعون مقدر انکر اصل حق پین جناب مصطفیٰ یکیشک ایک یونین </p>
---	---	--

ایسی ہی رموز و دوایک شکل بن	ایک حالی انکس پر سکر	شکر مگر نہ کرنا نظر
کاوت و صاف نہیں دل سے جو کر	اس طرح کی من شانیں ستر	انکس شہد انکس پر پیر

محقق نیز یہ کہ اسان کو سوا انکو عقل کامل عبادت میں بونی جو جمیع عقل سے بہتر
 اسان میں جو حدیث من آیا ہے کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
 حضور جنتا میں عبادت و رانی تو اللہ تعالیٰ میں جو بہتر ایک سانس کی جو بہتر ایمان جو
 جہاں عقل کہ انیس ایک احوال و رانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو حکم سے
 بہتر میں انکو مصلحت کا عاقل علیہ السلام نے تعلیم و رانی کہ جو عقل کو بہتر اختیار فرما
 کہ بانی دونوں جو عقل ہی عقل ہے اگر عقل بہتر تو انسان اور زیادہ و خوب متوجہ اس عقل
 کو جو کہ کہ حکم سے شریعت کو قواعد اور حیا اور جملہ عبادت کمال کو جو کہ ہیں اس میں
 لا شریعت کہ حیا کی رہی ہو طریقت کی راہ کو خارج کہ سلاط اور گزاسی جو دیکھتے عقل
 میں کہ شریعت جو حقیقت کہ مبادی سب ہمار کو دیکھتے تاک کہ جو چاہتے کہ عقل سے
 حق کہ کہ میں جو حروف کہ عروس و عورت دونوں و حالت کی شراب ہی میں ہوا
 کی عقل میں سون و پنج سے آرائش ہو اور روح حاسہ و عین مہیہ سہل ہو سب سے آرائش کی
 اور کوئی کسی اور حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسامت کو عقل اور جو عقل سے
 سہل و ہر کہ کہ عقل سے ہو کہ ہو اور ہر کہ کہ عقل سے ہو کہ ہو اور ہر کہ کہ عقل سے
 ہر کہ کہ عقل سے ہو کہ ہو اور ہر کہ کہ عقل سے ہو کہ ہو اور ہر کہ کہ عقل سے
 اور کوئی کہ کہ عقل سے ہو کہ ہو اور ہر کہ کہ عقل سے ہو کہ ہو اور ہر کہ کہ عقل سے
 کہ کہ عقل سے ہو کہ ہو اور ہر کہ کہ عقل سے ہو کہ ہو اور ہر کہ کہ عقل سے
 کہ کہ عقل سے ہو کہ ہو اور ہر کہ کہ عقل سے ہو کہ ہو اور ہر کہ کہ عقل سے
 کہ کہ عقل سے ہو کہ ہو اور ہر کہ کہ عقل سے ہو کہ ہو اور ہر کہ کہ عقل سے

اوسے منلو رہ گیا مہیب پرچہ لکھا کہ میرا زخم ابل لہا کر مہین چب ببت مہر کیا تب
 لڑکی لڑکا کہ شمع میری طلب و عشق میں ناقص درخام ہو چیا کہ طبع کہا نجوہ
 ہی ہوش ہو گیا اور ہو جانا ہو میری حسن کا تماشا کیسے کر گیا اور میری کلام کی قدر اور
 میری ناز و کرشمہ کا کیا جائیگا اور میری وصل کی تاب اوسکو کیسے ہوگی نظم

تو نہ اپنی آپ کو بیوٹی کج	سان دریا ایک دم میں بوش کر	در دی کی اختر نہ نوکریا دو
راہ چل مت ڈھونڈو اوسکا	چختہ کارون کو نہیں آتی ہوش	ناقصو نکا کام ہے خوش و خروش
نفرہ و فریاد کر تو شہنشاہ	شیر میں خاموش ایف خندہ	زائع کا ہے کام فریاد و غنا
ہی خموشی باز کا کام ایچا	خاک اور عشق ہو با سوز	میری جان پیشہ کر اپنا توبیا
جان میری تو عشق میں زیادہ	دم نہ راس و دینم لوانہ	ایف تر بیت لوگوں کا مرغ جان

اواز خوش کو سنا اور سن کر دیکھو سہ نفس تن سے پرداز کر گیا اور انش عشق فر اکثر
 کو خاشاک وجود کو صاف جلادیا اور مقصود اصلی کو کہ وصال دوست ہے نہ ہو چیا کہ
 یوں سمجھنا چاہیو کہ عشق تو سب سے بڑا ہے اور توحید اور معرفت اوسکی شاخ
 برگ اور علم الہی اور تجلیات اور حجابہ اوس کا گل اور مہوہ نظم

عشق شل خم ہے ایف بجان	تو زمین مٹی میں کر نہان	نفی و اثبات ہے وخت اوسکا تخم
معرفت ہے شاخ و برگ سدا	ہیگا مشہور خداوند اوسکا	وصل جانان ہے مٹا سکا نیول

اگر تخم زمین میں پوشیدہ نہ کیا جاوے گا تو کیسے اوگیگا اور شاخ و برگ اوسمیں کیسے آوے گا
 میوہ اور پھول کس طرح لگیں گے اس سے ثابت ہوا کہ تخم عشق کا پوشیدہ رکھنا اور
 پرورش و اعد شریعت اور طریقت اور حقیقت سے کہ زانفرض ہے جب یہ حال ہے تو اہل
 سنت و جماعت کو سب مجتہدوں کو نزدیک از رو موافق کو راگ اور با شل
 دف اوطن اور بر لہ اور باب وغیرہ کو حرام میں بیاتک کہ قرآن میں نہا حالانکہ عباد

ما از آنکه در مسکن طغی پس سالک تا احوال باطنی کی طرف متوجه		
عقبان هر سخنان اندک یا خوب فرمایا هر رماعی آنرا که فنا شیوه فقر آئین است		
کشف و یقین معرفت و آئین	رفت او در میان همین چند امام رضا	الغیر از آنکه برادران است
ربانوی نیاچرم را و تیسرو فغان	سبج فرسته را صفا رضوان	دورخ بدر ایشیت
مرایگان با	جانان مار او جان من جانان را	

چو در میان با حق بصورت آدمی گردیدند او را و کرا احوال کربان
 فرمایا اندک عالمی من قل للمؤمنین یغضوا عن البصائر و یغضوا عن البصائر
 انکم لله و الله جبار یغضون و قل للمؤمنین انکم یغضون البصائر
 و یغضون البصائر و یغضون البصائر و یغضون البصائر
 انکین محرم گردیدند و از حقوق که این شریعت حرام می بود و از کرم و از سطر به تبار
 پاکیزه می بود و عالمی از کرم که چون که خوب جانتا و در عورتون می که بدید که اینی
 تا محرم گردیدند و اینی شرم که چون که زنا می چایین در اینی آراشش اور
 زینت کو ظاهر کن مگر محسوس که سمانی تیریز حسن و دیکین دالری و دوشتم مین ای که
 اور ای که اهل اهل بود اگر و اسطر حسین و دیکینا خود منع بر از روی آیت و در حدیث که
 فرمایا بنی صلی الله علیه و سلم فی النظر فی العیال و النظر فی النساء
 ای که سید علی بن ابی طالب زین العابدین علیه السلام فرماید که آدمی که جسم مین می که
 شیطان نگاهد می نمود و اسطر که در حواس تو بغیر دیکر اینی جگه بر ساکن در تن مین
 جبتک اینی باس کوئی بغیر از اینی جگه بر ساکن در تن مین جبتک اینی باس کوئی
 که به دور سر گنا می کشا که در تنی سحر اور اهل فنا که حقیقت عرفان کو نہیں
 مین اینی جرات می جان تو مین که هم او حسن او خدا سب خدا مین خدا اینی حسن

نظر از آنکه در مسکن طغی پس سالک تا احوال باطنی کی طرف متوجه

نظر از آنکه در مسکن طغی پس سالک تا احوال باطنی کی طرف متوجه

دیکته می خوانی مویا او برده است هم در ادراک او سکا جا بر ما و سکا کو به حال معلوم بود
 بودی که از آن سکه که در اوین جولان که سانه لایا او را که است کو خوب و یکدی که در دوسری دور
 اوس کو به می که به سکه یا او قصدی او را اوس کا اسال او خون طشت مین بر کیا بود
 که که ضعیف و نحیف و بد رنگ او زرد و سیاهی می پیر اوس جوان که در بر و یکا اوس که با او
 او سکا و اسکا حسن جمال کنیا هواده طشت شاگرد که سانه کی که کل تراش خبر کا عاشق
 بود ایا او بودی تو بهی هر اوس جوان و نو بهی کی او و پیمان هو اسکا حاصل حبیب حسن
 به حال هر تو روح کا حسن زشتی او بر می کی که جمال هر بهی سوا سکه که روح
 و صفات هر او خلیفه خدا فرمایا الله تعالی لے الی جا علی فی الارض خلیفه است
 مین آونی کو چا بهی که این او بر عاشق هو او را بی کوشش که می که خود می به نظم

عین بنی بر این

عاشقین کو عیت جو دران جیت هر حال	کب پسند انگلی او ن کو به زبان به حال
و دین عالم که عجائب مین تجوی هر کور	این دل کو و یکدی فارغ نبیده تو از زلف حال
شاید و در جاتیان جس کو که کاهن اینا رخ	او سکا کب بود زلف و خط و حال دعا حسن
عشق جانان هر چه زده بر با بهی خبر	بر و ده فارغ زلف و خط و حال امیر و شخص
عاشق و کاهن سوتن او را سخن هر کام	از سر انصاف سن او به سخن امیر و حال
چو که ناشی بر ع کو مشر و ع جان امیر	خون اوس کاه هر شریعت او حقیقت مین

اول التبت سمرقندی رحمه الله علیه فرمایا مین که جو شخص باز مین نگی تلوار مایه مین سوز
 دست قتل کرنا بهی او س عورت هر چه می که جو باز این اپنا سنده دکاتی بهی او
 او اوس کو دیکه مین اسوا سکه که به مقبول تو شهید هو تو مین او بهی او بهی نگار
 او در دخی فرمایا نبی علیه السلام ان الله نام خیرنا الله نام نعیم جس که مین زنا هو او مین
 برکت ظاهری او باطنی مین نبی هر امیر ز فح کا زنا تو حرام می کی لکن انکه او رکان

شاه زانوین

اس کے لئے ہر ایک
اور اس کے لئے ہر ایک
اس کے لئے ہر ایک

اور رہاں اور دل پر بھی رہا ہو ہر نام کہ اس کا مواضع ہو گا فرمایا اللہ تعالیٰ
 اِنَّ السَّخْمَ وَالْقَمَرِ وَالْعَرَادَ كُلُّ اُولَئِكَ كَانَ حَقًّا مَسْئُوْلًا یُوشِیْذُهُ نَزْوُکَ اَنْکَ اَنْکَ
 کائن اور زمان اور دل کا ہر صرح کو رہا ہو ہر اس واسطے کہ نہ رہا ہو صرح کو نو آدمی
 حرام اور اس واسطے معافی کا عذاب اور کماست سلطان مٹی جاسا ہو اور ادنیٰ کا
 میں کوئی رسد نہ سزا رہا ہو اور امر کر کہ ہر اخبار میں آنا ہو کہ ایک اصحاب کبار
 سے اسرا ہو میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے رہا ہو کو آؤ ہر راہ میں کسی عویسہ
 پر نظر نہ گئی حب حضرت کو ماس آؤ آب و رہا ہو کہ بہار ہی انکو ہوسے نوئی رہا آئی ہو
 رہا ہو کہ اللہ دیکھو میں نوئی رہا آئی ہو میں جو محض نعمتوں کو اور ہم کہ اس دیکھو
 میں خدا کو پہچن گلاؤں کا کسا حال ہو گا سو اسے کفر کو اس واسطے کہ اس حرام کو حاصل
 حاکم سلطان تو اسکو عفت و عورت صورت میں دیکھتا ہو اور وہ جس کے رہا ہو کہ وہ خدا کے
 ہو نیک اللہ تعالیٰ نو تو کما حب حال جاسا ہو کہ لایزال لایزال و لایزال اللہ تعالیٰ
 اللہ تعالیٰ جاسا ہو بہار ہی انکو کی حیات کو کہ ہم عودوں اور مردوں کو دیکھو ہوا
 جاسا ہو خدا بہار ہی نو کما حال جو کچھ سلطان لذت اور مر رہا ہو ہی دلوں میں لایزال

<p>امیات دل برد و آب رخ و دلا سد کر آنکبوں کو سال مسد</p>	<p>انکے ماحیت ستر سبت ہیں مہ مار سے تر عل کا حدب العر انکے کو با</p>
---	--

[illegible]

ہوا کہ بی بی حقیقہ صبی اللہ عنہا کو دولت سرا میں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بی بی
 بتین رونق افراین دیاں ان کو آنحضرت کو نیا یا جلد پس گہراں موہو باہر ان کا گاہ
 میں آنحضرت سر ملاقات ہوئی آپ فرمایا یا عمر کنوین الیہ مضطرب ہو عرض کیا یا رسول
 اللہ نیز زبان مبارک سے سنایا کہ جب تک مرد اور عورت دو نہ تہا ہوں تو قیسہ اور
 شیطان متوہما ہو سو سہ والنہی کے واسطے انصاف کرنا چاہو کہ جب خلیفہ ثانی فرما
 لیا کہ کیا تو ہم لوگوں کو کہہ اوس جناب بک کہ خوشہ چین ہیں ان باتوں کا لیا ط کو نہ
 فرض عین ہے تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ بی بی فاطمہ ابوتراب شہابی کی بی بی حضرت
 یزید باطنی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اسطرح استفادہ کیا کہ تین ایک روز شیخ فرمایا کہ
 یا تہو نہیں کیا خوب رنگ جناہر فاطمہ کہ کیا کہ ہماری تہا رہی صحبت شد ہی جب تہا رہی
 نگاہ رنگ جناہر پر ہی تو ہماری تہا رہی صحبت اب حرام ہو گئی حضرت یزید نے نہایت
 اور شباب بے بین رساجات کی کہ خداوند انظر میری عورت اور دیوار یکسان کر دی
 دل سے عذر کرنا چاہو کہ سلطان العارین حضرت یزید جب خاک حسن دیکھنے سے متحیر ہو
 اور رساجات کی نوچ کو صد شامہ مند گیان راہ حق میں اسو اسطرح کہ خیر خدا اور
 فرمے فرمائی ہے وہ سب لیا نوہر حرام مجتہدی ہو یا غشی یا متوسط اگر کوئی کہہ کہ انصاف
 مباح ہے اور بعضوں کو حرام یہ کہنا کفر ہے حدیث میں آیا ہے کہ جبکہ نظر عورتوں پر
 چٹ جائے اور وہ خدا کی خوشی اپنی نگاہ چھپائی تو اللہ تعالیٰ اس کو دسک و ملین ایک نوچہ آفرین
 کہ وہ نور و سلیہ ہدایت حق تعالیٰ کا ہوتا ہے اور وسعت دل اور سحر پیدا ہوتی ہے اور
 اور اگر عورتوں کو دیکھتا ہے تو حق تعالیٰ اس کو دسک و ملین ایک چہرہ آفرین کہ وہ اس کی
 حماسی کا اور اس کو دسک و ملین اور گور کی تنگی کا وسیلہ ہوتی ہے اور عزیز اس حسن دیکھنے
 میں چکھو بہرے برتر تجر و ترہون کہ قیاس سے باہر میں ایک میرا بار تامل احمد غفر نامی

ابو عمر فرما کہ اسکو نفسانیت کی نگاہ سے دیکھنا الحمد للہ میں نے ایسا نہیں کیا کلام اللہ عزوجل
 ہو گیا عبد اللہ بن جلال سے نقل ہے کہ میں ایک روز جو ان ترساخو بصورت دیکھا اسکو
 دیکھ کر میں تعجب ہوا اور اسکو سامنے کھڑا ہو گیا کہ حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ دامن ہو گئے
 میں نے کہا یا اوستاد اس منہ کو اتش و دوزخ میں جلائیے کہ فرمایا کہ یہ نفس کی بازی ہے اور اللہ عزوجل
 کا جال جو تجھ کو اوپر سے جو کہ تاج ہے نظارہ نظارہ عبرت ہے اور خوف نہیں ہے جو نہ شیخ کی
 جھکوا بالکل قرآن فراموش ہو گیا یہ وہ بڑی نفلین مذکرہ الاولیاء میں سے ہیں جن کو اللہ عزوجل
 کہ ایک بزرگ کی شیطانی عز و ملاقات ہوئی اور قسم دی کہ جسے جھکے گا اسکو اسکی بزرگی
 کی جھکومتی ہے کہ تو آدمی کو کس طرح فریب دیتا ہے کہا دنیا سے گر صوفی کہ دنیا نہیں دیکھتا
 اور کو عورتوں اور مردوں کو دیکھتا ہے فریب دیتا ہوں اور بچہ دین میں بیٹا ہوں اور اسکا
 دل پر قبضہ میں کر کے دوسو سال کا ہوں اور صورت اصلی کو دوسری طرح پر دکھاتا ہوں اللہ اعلم
 لَیْسَ لِلنَّاسِ فِی الْحَیْۃِ حَیٰۃٌ وَّ اَلْۡبَیْۃِ سِوَاِیْہِ اَلصَّافِیْنَ کِیْ نَظَرُوْا فِیْہِ سِوَاِیْہِ
 کہ جب اپنی عورتیں اور لڑکے شیطانی جال میں تو نا مجرم عورت اور مرد کا کیا حال ہو گا تو
 جاب مغیر خدا اصلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے اللہ عزوجل سے حدیث میں آیا
 کہ بی بی حضرت زید رضی اللہ عنہ کو جو اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہو دیکھتے
 حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شوہر پر حرام ہوتی اور پیغمبر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 مباح ہو گئی پیغمبر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خداوند اکاش کو میں نا پنا ہوا کہ میری نظر ناظر
 پر نہ تھی یہ نقل اسرار الاولیاء میں بطور ہر عاقل اس مقام میں نا مل کرے کہ جب جو علیہ السلام
 فریبہ دعا کی تو ہمارا کیا حال ہوا خدا را

ماضیات میں نہ تو نا مباح	مرد حق میں کا شریعت پیشہ	او سکو بد کہتے کا نہیں لکھتے
کہ ضیاء میں ہر مرد خدا	کیونکہ وہ حق سے نہیں ہوتا جدا	منہ کی رہے کہ قدم کو متا

ابو عمر فرما کہ اسکو نفسانیت کی نگاہ سے دیکھنا الحمد للہ میں نے ایسا نہیں کیا کلام اللہ عزوجل
 ہو گیا عبد اللہ بن جلال سے نقل ہے کہ میں ایک روز جو ان ترساخو بصورت دیکھا اسکو
 دیکھ کر میں تعجب ہوا اور اسکو سامنے کھڑا ہو گیا کہ حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ دامن ہو گئے
 میں نے کہا یا اوستاد اس منہ کو اتش و دوزخ میں جلائیے کہ فرمایا کہ یہ نفس کی بازی ہے اور اللہ عزوجل
 کا جال جو تجھ کو اوپر سے جو کہ تاج ہے نظارہ نظارہ عبرت ہے اور خوف نہیں ہے جو نہ شیخ کی
 جھکوا بالکل قرآن فراموش ہو گیا یہ وہ بڑی نفلین مذکرہ الاولیاء میں سے ہیں جن کو اللہ عزوجل
 کہ ایک بزرگ کی شیطانی عز و ملاقات ہوئی اور قسم دی کہ جسے جھکے گا اسکو اسکی بزرگی
 کی جھکومتی ہے کہ تو آدمی کو کس طرح فریب دیتا ہے کہا دنیا سے گر صوفی کہ دنیا نہیں دیکھتا
 اور کو عورتوں اور مردوں کو دیکھتا ہے فریب دیتا ہوں اور بچہ دین میں بیٹا ہوں اور اسکا
 دل پر قبضہ میں کر کے دوسو سال کا ہوں اور صورت اصلی کو دوسری طرح پر دکھاتا ہوں اللہ اعلم
 لَیْسَ لِلنَّاسِ فِی الْحَیْۃِ حَیٰۃٌ وَّ اَلْۡبَیْۃِ سِوَاِیْہِ اَلصَّافِیْنَ کِیْ نَظَرُوْا فِیْہِ سِوَاِیْہِ
 کہ جب اپنی عورتیں اور لڑکے شیطانی جال میں تو نا مجرم عورت اور مرد کا کیا حال ہو گا تو
 جاب مغیر خدا اصلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے اللہ عزوجل سے حدیث میں آیا
 کہ بی بی حضرت زید رضی اللہ عنہ کو جو اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہو دیکھتے
 حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شوہر پر حرام ہوتی اور پیغمبر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 مباح ہو گئی پیغمبر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خداوند اکاش کو میں نا پنا ہوا کہ میری نظر ناظر
 پر نہ تھی یہ نقل اسرار الاولیاء میں بطور ہر عاقل اس مقام میں نا مل کرے کہ جب جو علیہ السلام
 فریبہ دعا کی تو ہمارا کیا حال ہوا خدا را

صنعت میں کہتے ہیں آبِ محل کو کام	مرد کا دل دیکھتے ہیں دلِ مرام	عارف حق کا لہار اور
----------------------------------	-------------------------------	---------------------

بابِ معرفت حق کہ پہلو در سحرش جو اور جلوہ رنگا رنگ بنج جانان سو جان اوسکی روشن
 تو ہر وقت صانع کو صنفین مجھو اور اوسکو مصنف دیکھو کی کیا حاجت جس کا دل و پیراں جو
 اوس کا دیدہ ظاہر صنف و دیکھو کھیرٹ مٹو ہر اور بکا دل آہ دہرہ اپنا دیدہ باطن صانع
 کہ دیکھو کھیرٹ شغول کو تباہی طلب کو صنف دیکھنا صانع سو دور گرفتار اور قدرت دیکھنا
 سو مجبور نقل ہو کہ حضرت بانیہ رحمت اللہ علیہ کو ناہنہ منکر ملک سبب سرخ تباہ دیکھ کر
 کیا لطیف سبب ہو آذانی کہ شرم نہیں آتی کہ ہمارا نام سبب پر کہنا جو سرخ ہوش
 اور چالیس و زلاعت کا مزہ نہا یا قسم کیا ہی کہ اب کہی سہام کا میوہ نہ کیا و کھا نقل ہو کہ
 حضرت رابعہ بصری قدس سرہا فصل بیاضین ایک در حجر کو کہ اندر شمع اور جامہ با تیرا
 چلتی تھی خاموش کہہ اسی رابعہ با حجر پس آؤ اور صانع بالکمال کی صنف گوناگون دیکھو
 رابعہ فرمایا تو ہی اندر اگر صانع کو دیکھ اس سو صاف ثابت ہو کہ صنف کا دیکھنا
 صانع کا تباہ اسید واسطی حضرت علیہ السلام دیکھو جس کی اکٹھے صانع کو عیان

کب پہلا وہ صنف دیکھو اسی	مرد عارف خود ہو صنف کردگار	خافل کہیم ہی نہیں صانع
انس جو صانع سو نزدیک کا کام	کام ہو ورون کا صنف کلام	کام ہو ورون کا صنف دیکھنا
کا نزدیکیان ہو عرفان خدا	کار مردان خلق ل کہنا مایوس	تو غفلت خدا سو نہیں

عور کرینکا مقام ہو کہ جب مرد صانع ہیں کو صنف کا دیکھنا حجاب ہوا تو جو لوگ کہ جس
 واسطی حظ نفس کو باغ و گلزار دیکھتے ہیں اور شمع چاند نہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کی قدرت دیکھتے ہیں
 اوسکا کیا حال ہو گا یہ نہیں جانتے کہ حقیقت کی قدرت کا دیکھنا حالت روح کی ہو خواہ
 باغ ہو یا غیر باغ جس جگہ ہو وہ اپنی حال میں بخول ہو خیر و خیر نہ کی ہو جو اپنا بین
 محو انوار الہی کہ دیکھتے ہیں بصورت نقل ہو کہ حضرت رابعہ بصری قدس سرہا دیکھنا

[illegible]

مجھ کو بہت دیر تک عاشق چلے آ میں بہت کتا مون مجھ کو کیا کام شوق تیرا میری بہ جان آ عشق تیرا میرا مطلب ہوا تمام میل دل میرا پر اس خواہش ہو میں تجھی کو چاہتا ہوں ان خدا ہر رضا سندی تیری میری مجھ سے دیوانہ کی حاجت کیا	شکر کرو اور خوشی سے خوش خرام دوستو میری جو سب افسانہ تسلیم دین اہل خواہش ہو ایسی چیز دے کہ نہیں مجھ کو کا عشق جانان سے میری ہر ہر سوا تیرے نہیں کچھ مدعا دو عالم سے تو ہی ہو مدعا اکدم دی ساتھ میرا خدا	کس کو دیکھا ہے کبھی ایسا مقام عمر بہر کرنا زمانہ میں اسطفا لیکھ شہوت ترک مطلب میں مجھ کو دیکھا تو میں کیا قصور میں دوزخ چاہتا ہوں تھر دین کو میں نہیں کچھ اس جان اور تو جان سے کام
---	--	--

سہولتوں با حق تعالیٰ کی عبادت کے بیان میں

فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَالَّذِينَ أَحْبَبُوا** یعنی ہرگز مستقیم ترین عبادت تین طرح پر عباد
اور خاص اور خاص الخاص عبادت جسمانی و اسطر عام کو اور عبادت روحانی و اسطر خاص
اور عبادت جسمانی و اسطر خاص الخاص کو عبادت جسمانی جیسے نماز روزہ حج زکوٰۃ خیرات مسد
چھوڑ کر فرود گزرتا ہے نہ پڑھتا نہ کرتا نہ فی اوردگناہ سے پاک رہتا نہ پنج زبان کو دیکھتی ہو اور
اور انکھ کو بہر دیکھتا اور کان کو بہر سناتا اور پاؤں کو بہر چلنے چاہیے کو حرام اور حرام کو کہتا اور چلنا
اور ٹھہرنا کو ٹھہرنا اور نگاہ کو نگاہ اور عبادت روحانی جیسے موت ازادی اور خلاف نفس اور
وہوس کا ترک کرنا اور عشق و محبت اور ذوق و محلات اور یقین و معرفت وغیرہ اور حاصل
کرنا اظہار و قلوب اور احوال روح اور صفات کرنا دل کا خیالات بذاور عقول بد سے اور
نفس کا بخل و غرور اور کینہ اور ریا اور تکبر اور حسد اور حرص و طمع مال و جاہ اور زکوٰۃ
گو ناگوں سے عبادت روحانی جیسے حصول علم الہی اور توحید حقیقی اور مشاہدہ اور تجلیات
اور اختیار کرنا اور مانوس کرنا اور پاک ہونا واضح ہو کہ عبادت جسمانی اور روحانی

صلہ اور میر
کہ عبادت کو
میری سے ہو
سب سے ۱۲
تعلیم و تحقیق و
بیشتر از اعتقاد
باز آئے کہ اس کو
جو خواہش ہو پاک
ہو کر عبادت ہو

سو چه نہیں ہوا اسو اسلم کہ بعد عبادت پروردگار خیر و برکت و جود او دشواری میں ہوا اسلم
 جب بعد نماز اس بندگی کو غور و فکر ہو گیا تو بندگی سے منفعت حاصل کرے یہ سب
 مشکل ہو سوا بعد و بعد تعالیٰ کے نہیں ہو سکتا ہوا اسو اسلم کہ تو بندگی خالصہ
 بنو رہے ہو جاتی ہو اور بندگی خالصہ نہ کرنا بخیر عنایت الہی میر نہیں اگر آدمی بندگی
 اسو اسلم کرے تا کہ عشق و محبت و ذوق و حالت یقین و معرفت کشف اور کرامت خوار
 عادت حاصل ہو تو حقیقت میں بندہ خیرین اسکا مطلوب بن اور وہ اوں خیرین کا
 عابد ہو رہا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتا ہے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَبِهِ اسْتَعِينُ** اے اللہ
 اے اللہ میں اللہ کے لئے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی طرف متوجہ ہو نہ کہو شرک و کفر
 اگرچہ وہ وسیلہ اسکا ہو اور اس صفت سے موصوف ذات پاک خاص حضرت محمد رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت کی خاص و بعد ارون کر نبی ختمی و زما ہو مانع
 اللہ کے مداخلے و اس کو کہتی ہیں کہ جو وسیلہ مطلوب کو عین مطلوب جائز ہو سکتا
 ہو یہی بہترین و نجات علی بنی عبادت خالصہ کہ نبی کا توجہ ہے کہ عذر تقصیر ناشائستہ کر
 اسو اسلم کہ لائق درگاہ کر عبادت کرنا مشکل ہے و شتون کی بندگی کہ اونکی زندگی عباد
 سے ہو اسکی درگاہ میں کچھ قدر نہیں رہتا **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** عبادت **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** عبادت
 و طیفہ ہر شخص **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** و اللہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** عبادت **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** عبادت
 جس طرح وہ پسند کرے و حضرت رسالت نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز شہر ہر روز
 کہ تو جب سورہ اذا جازا ویرا اور او میں حکم ہوا **وَأَسْتَغْفِرُ لَهُ** کہ تو اب اسو
 استغفار فرما تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سورہ اذا
 جازا اور تیری تو بعد ہر نماز کی استغفار کر تو اسو اسلم کہ بندگی درگاہ کو قابل کرنا سجا

اسو اسلم کہ بعد عبادت پروردگار خیر و برکت و جود او دشواری میں ہوا اسلم
 جب بعد نماز اس بندگی کو غور و فکر ہو گیا تو بندگی سے منفعت حاصل کرے یہ سب
 مشکل ہو سوا بعد و بعد تعالیٰ کے نہیں ہو سکتا ہوا اسو اسلم کہ تو بندگی خالصہ
 بنو رہے ہو جاتی ہو اور بندگی خالصہ نہ کرنا بخیر عنایت الہی میر نہیں اگر آدمی بندگی
 اسو اسلم کرے تا کہ عشق و محبت و ذوق و حالت یقین و معرفت کشف اور کرامت خوار
 عادت حاصل ہو تو حقیقت میں بندہ خیرین اسکا مطلوب بن اور وہ اوں خیرین کا
 عابد ہو رہا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتا ہے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَبِهِ اسْتَعِينُ** اے اللہ
 اے اللہ میں اللہ کے لئے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی طرف متوجہ ہو نہ کہو شرک و کفر
 اگرچہ وہ وسیلہ اسکا ہو اور اس صفت سے موصوف ذات پاک خاص حضرت محمد رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت کی خاص و بعد ارون کر نبی ختمی و زما ہو مانع
 اللہ کے مداخلے و اس کو کہتی ہیں کہ جو وسیلہ مطلوب کو عین مطلوب جائز ہو سکتا
 ہو یہی بہترین و نجات علی بنی عبادت خالصہ کہ نبی کا توجہ ہے کہ عذر تقصیر ناشائستہ کر
 اسو اسلم کہ لائق درگاہ کر عبادت کرنا مشکل ہے و شتون کی بندگی کہ اونکی زندگی عباد
 سے ہو اسکی درگاہ میں کچھ قدر نہیں رہتا **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** عبادت **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** عبادت
 و طیفہ ہر شخص **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** و اللہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** عبادت **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** عبادت
 جس طرح وہ پسند کرے و حضرت رسالت نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز شہر ہر روز
 کہ تو جب سورہ اذا جازا ویرا اور او میں حکم ہوا **وَأَسْتَغْفِرُ لَهُ** کہ تو اب اسو
 استغفار فرما تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سورہ اذا
 جازا اور تیری تو بعد ہر نماز کی استغفار کر تو اسو اسلم کہ بندگی درگاہ کو قابل کرنا سجا

اگر با مشرور و اور و شک کو دیکھو جو حاضر نہ تھی ہوا اسکو منع کر کہ اور اگر سچی سے منع کر سکی مدرسہ
 ہو نہ شیعہ اور بری سے منع کر کہ اگر نصیب سے کہی کی ہی قدرت سے کہیں ہو جو حاضر نہ کر دل کے
 اسکو دیکھیں جس کو اور اگر دل سے اس کو راہنما کی گاہ اسکو گناہ کا سرک پہنکا اسوا سطر
 کہ اہل عرب و خلاف سے دشمنی سے کہیں اسوا د ہر محبت سے جدا اور دیکھیں اسکو کہ وانا
 محمد بن عبد السلام نو من رای سیکو سیکو افلیح علیہم یدہم عاقبہ لہم فی طبعی قبلہا یا اہل
 نسطحی قبلہم و ذلک بہم الا انساب سے ہم سے ہر شخص بری صر
 دیکھو چاہے کہ اسکو ناسخ سے منع کر کہ اگر ناسخ سے منع کر دیاں سے منع کر دیاں سے منع کر
 اور مسالہ کو دیاں سے منع کر کہ سیکو دل سے اسکو راہنما کی گاہ اور یہ بہت صفت امان
 اس حدیث کا معنوم یہ ہے کہ اگر ناسخ اور دیاں سے منع کر دیاں سے منع کر دیاں سے منع کر دیاں
 سے دیکھیں کہ یہ تو اس کو اس سے کہیں ہر اندہ عالم سے علیہ السلام کو دیاں سے
 یا جانی اؤانک صدہ لی لعداۃ اہل السما و اہل الارض و اہل البحر
 قبلہم فی اللہ و لی فی اللہ ما اعیٰ صحت ذلک علی امر المؤمنین
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ تم جو دہی کو دیکھو تو اس سے عداوت
 سے آؤ اور اوجہ ظاہر ہو کہ اس سے اسلام قوت مانا ہر حققت سے جس نصیری دین سے
 اور دین راوی ہیں کہ دہی کی نصیت کرنا جواب ہے اور لوگوں کو اسکو عید عید کی اور راہنما
 کا بیان کرنا جس عداوت سے اس سے علاؤ الدین سبانی دین سے صبر اللہ کر کہ مجاہد
 ہر سالہ اللہ ہی میں دین راوی ہیں کہ اہل مدین کی عداوت کرنا اور اسکی سیرت نامک
 حل بر اہل را کر اوص دوت ہے اور اس میں سلسی اور تصور کر موالا محرم و گہنگار ہے اور
 ہی راوی ہیں کہ جو شخص حل کو دعوت اور راوی را دارا خلاف سے منع کر طرف و طرف
 اور عداوت دلا دے کہ اسکی قبول نہیں گواہ اس میں صفت و غیرہ سے صبر اللہ کر کہ

مشرور و اور و شک کو دیکھو جو حاضر نہ تھی ہوا اسکو منع کر کہ اور اگر سچی سے منع کر سکی مدرسہ
 ہو نہ شیعہ اور بری سے منع کر کہ اگر نصیب سے کہی کی ہی قدرت سے کہیں ہو جو حاضر نہ کر دل کے
 اسکو دیکھیں جس کو اور اگر دل سے اس کو راہنما کی گاہ اسکو گناہ کا سرک پہنکا اسوا سطر
 کہ اہل عرب و خلاف سے دشمنی سے کہیں اسوا د ہر محبت سے جدا اور دیکھیں اسکو کہ وانا
 محمد بن عبد السلام نو من رای سیکو سیکو افلیح علیہم یدہم عاقبہ لہم فی طبعی قبلہا یا اہل
 نسطحی قبلہم و ذلک بہم الا انساب سے ہم سے ہر شخص بری صر
 دیکھو چاہے کہ اسکو ناسخ سے منع کر کہ اگر ناسخ سے منع کر دیاں سے منع کر دیاں سے منع کر دیاں
 اور مسالہ کو دیاں سے منع کر کہ سیکو دل سے اسکو راہنما کی گاہ اور یہ بہت صفت امان
 اس حدیث کا معنوم یہ ہے کہ اگر ناسخ اور دیاں سے منع کر دیاں سے منع کر دیاں سے منع کر دیاں
 سے دیکھیں کہ یہ تو اس کو اس سے کہیں ہر اندہ عالم سے علیہ السلام کو دیاں سے
 یا جانی اؤانک صدہ لی لعداۃ اہل السما و اہل الارض و اہل البحر
 قبلہم فی اللہ و لی فی اللہ ما اعیٰ صحت ذلک علی امر المؤمنین
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ تم جو دہی کو دیکھو تو اس سے عداوت
 سے آؤ اور اوجہ ظاہر ہو کہ اس سے اسلام قوت مانا ہر حققت سے جس نصیری دین سے
 اور دین راوی ہیں کہ دہی کی نصیت کرنا جواب ہے اور لوگوں کو اسکو عید عید کی اور راہنما
 کا بیان کرنا جس عداوت سے اس سے علاؤ الدین سبانی دین سے صبر اللہ کر کہ مجاہد
 ہر سالہ اللہ ہی میں دین راوی ہیں کہ اہل مدین کی عداوت کرنا اور اسکی سیرت نامک
 حل بر اہل را کر اوص دوت ہے اور اس میں سلسی اور تصور کر موالا محرم و گہنگار ہے اور
 ہی راوی ہیں کہ جو شخص حل کو دعوت اور راوی را دارا خلاف سے منع کر طرف و طرف
 اور عداوت دلا دے کہ اسکی قبول نہیں گواہ اس میں صفت و غیرہ سے صبر اللہ کر کہ

بدعت جاری ہوگی اور قیامت تک جاری رہے گی اور بعد مرگ کو گناہ اور عذاب اور سزا
 لکھا جائیگا انیس الراغبین میں مذکور ہے کہ فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں شخص کی
 گناہ درست ہے ایک فاسق اور ایک باورشا و عالم اور ایک بدعتی ان لوگوں کی جہنمی بدعت
 کجا از عین ثواب فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے آہان صاحب البیضاء فی تصنیفہ
 یوم الیقین من الفرج الاکبر فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے صلح خلف بن
 قعقہ ہم کو اسلام فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے الفاحشہ فافہ جنتی فی ذلک
 اور شکر سالی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ
 وسلم فرمایا متون و قد صاحب بدعة فذات امان علی ہدم الاسلام اور حضرت عائشہ
 صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دوسری روایت ہے کہ فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
 فذات بدعة فکافا امان علی ہدم الاسلام شیخ حسن بصری سے روایت ہے کہ فرمایا
 رسول صلی اللہ وسلم کہ بدعتی کو پاس نہ بنیو اور او سے کسی صحبت نہ اختیار کرو کہ شیطان تم سے
 دوسری ہی بات والد لکھا جو او سے دل میں ڈالے حضرت قطب ہندی عالم ربانی صوفی
 المشہور علی ثانی قدس سرہ انہو مالہ میں فرماتے ہیں کہ مشائخ طریقت اندس اسلام و جمہور
 کہ اگر کوئی مرد صاف و سادہ دلی و سوا سے بہر صحبت کہ جو جس میں ایک بدعت مکرر ہو
 مرید کو واجب ہے کہ اس بدعت کی بیعت سے پرہیز کرے اور جو شخص بہت مصطفوی پر قائم ہو
 سے صحبت کرے ایسا نہ کہ اس بدعتی کی شومی سے پرہیز کرے مگر ای میں پرہیز کرے اس واسطے کہ شیطان
 اس سے صحبت کی راہ سے جو او سے عادت ہو رہی ہے اس مرید کو دین و فضل کے گردن سے
 کٹنے و رجوع کرے یہ کفر کفر طوف و دعوت کرے اس واسطے کہ جب اس سے صحبت کرے چاہا جائیگا کہ
 جو چاہے لکھ دے یا نہ دے اور او سے کوئی گناہ اور انہو آگے مسلمان جاتا ہو لکھا اور عجیب نہیں کہ
 اس حدیث سے یہی اشارہ ہے کہ متبانی نہ مان علی الناس فی کل فی السجیہ و جلی و

بدعت جاری ہوگی اور قیامت تک جاری رہے گی اور بعد مرگ کو گناہ اور عذاب اور سزا لکھا جائیگا
 انیس الراغبین میں مذکور ہے کہ فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں شخص کی گناہ درست ہے
 ایک فاسق اور ایک باورشا و عالم اور ایک بدعتی ان لوگوں کی جہنمی بدعت کجا از عین ثواب
 فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے آہان صاحب البیضاء فی تصنیفہ یوم الیقین من الفرج
 الاکبر فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے صلح خلف بن قعقہ ہم کو اسلام فرمایا بنی
 صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے الفاحشہ فافہ جنتی فی ذلک اور شکر سالی حضرت عائشہ صدیقہ
 رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ وسلم فرمایا متون و قد صاحب بدعة
 فذات امان علی ہدم الاسلام اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دوسری روایت ہے کہ
 فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے فذات بدعة فکافا امان علی ہدم الاسلام شیخ حسن
 بصری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول صلی اللہ وسلم کہ بدعتی کو پاس نہ بنیو اور او سے کسی
 صحبت نہ اختیار کرو کہ شیطان تم سے دوسری ہی بات والد لکھا جو او سے دل میں ڈالے
 حضرت قطب ہندی عالم ربانی صوفی المشہور علی ثانی قدس سرہ انہو مالہ میں فرماتے ہیں کہ
 مشائخ طریقت اندس اسلام و جمہور کہ اگر کوئی مرد صاف و سادہ دلی و سوا سے بہر صحبت کہ جو
 جس میں ایک بدعت مکرر ہو مرید کو واجب ہے کہ اس بدعت کی بیعت سے پرہیز کرے اور جو شخص بہت
 مصطفوی پر قائم ہو سے صحبت کرے ایسا نہ کہ اس بدعتی کی شومی سے پرہیز کرے مگر ای میں
 پرہیز کرے اس واسطے کہ شیطان اس سے صحبت کی راہ سے جو او سے عادت ہو رہی ہے اس مرید کو
 دین و فضل کے گردن سے کٹنے و رجوع کرے یہ کفر کفر طوف و دعوت کرے اس واسطے کہ جب اس سے
 صحبت کرے چاہا جائیگا کہ جو چاہے لکھ دے یا نہ دے اور او سے کوئی گناہ اور انہو آگے مسلمان
 جاتا ہو لکھا اور عجیب نہیں کہ اس حدیث سے یہی اشارہ ہے کہ متبانی نہ مان علی الناس فی کل فی
 السجیہ و جلی و

بدعت جاری ہوگی اور قیامت تک جاری رہے گی اور بعد مرگ کو گناہ اور عذاب اور سزا لکھا جائیگا
 انیس الراغبین میں مذکور ہے کہ فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں شخص کی گناہ درست ہے
 ایک فاسق اور ایک باورشا و عالم اور ایک بدعتی ان لوگوں کی جہنمی بدعت کجا از عین ثواب
 فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے آہان صاحب البیضاء فی تصنیفہ یوم الیقین من الفرج
 الاکبر فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے صلح خلف بن قعقہ ہم کو اسلام فرمایا بنی
 صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے الفاحشہ فافہ جنتی فی ذلک اور شکر سالی حضرت عائشہ صدیقہ
 رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ وسلم فرمایا متون و قد صاحب بدعة
 فذات امان علی ہدم الاسلام اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دوسری روایت ہے کہ
 فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے فذات بدعة فکافا امان علی ہدم الاسلام شیخ حسن
 بصری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول صلی اللہ وسلم کہ بدعتی کو پاس نہ بنیو اور او سے کسی
 صحبت نہ اختیار کرو کہ شیطان تم سے دوسری ہی بات والد لکھا جو او سے دل میں ڈالے
 حضرت قطب ہندی عالم ربانی صوفی المشہور علی ثانی قدس سرہ انہو مالہ میں فرماتے ہیں کہ
 مشائخ طریقت اندس اسلام و جمہور کہ اگر کوئی مرد صاف و سادہ دلی و سوا سے بہر صحبت کہ جو
 جس میں ایک بدعت مکرر ہو مرید کو واجب ہے کہ اس بدعت کی بیعت سے پرہیز کرے اور جو شخص بہت
 مصطفوی پر قائم ہو سے صحبت کرے ایسا نہ کہ اس بدعتی کی شومی سے پرہیز کرے مگر ای میں
 پرہیز کرے اس واسطے کہ شیطان اس سے صحبت کی راہ سے جو او سے عادت ہو رہی ہے اس مرید کو
 دین و فضل کے گردن سے کٹنے و رجوع کرے یہ کفر کفر طوف و دعوت کرے اس واسطے کہ جب اس سے
 صحبت کرے چاہا جائیگا کہ جو چاہے لکھ دے یا نہ دے اور او سے کوئی گناہ اور انہو آگے مسلمان
 جاتا ہو لکھا اور عجیب نہیں کہ اس حدیث سے یہی اشارہ ہے کہ متبانی نہ مان علی الناس فی کل فی
 السجیہ و جلی و

شجر حضرت شہید رضوان اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابی بکر صحت حضرت سفیع المذنبین رحمۃ اللہ علیہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ابی بکر صحت خلیفۃ رسول حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 ابی بکر صحت صاحب رسول اللہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 ابی بکر صحت حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 ابی بکر صحت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 ابی بکر صحت حضرت بایزید بطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 ابی بکر صحت حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 ابی بکر صحت حضرت خواجہ ابوالقاسم گورکانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 ابی بکر صحت حضرت خواجہ ابوالحسنی فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 ابی بکر صحت حضرت خواجہ ابویوسف ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 ابی بکر صحت حضرت خواجہ جہان عبدالحق غجدوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 ابی بکر صحت حضرت خواجہ مولانا محمد مارت ریوکر می رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 ابی بکر صحت حضرت خواجہ محمود انجیر شہوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 ابی بکر صحت حضرت خواجہ علی غزنیان رامپنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 ابی بکر صحت حضرت خواجہ بابا ستاسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 ابی بکر صحت حضرت خواجہ السیارات امیر کلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 ابی بکر صحت حضرت خواجہ ایچکان صاحب طریقہ شافعیہ حضرت خواجہ ابی الدین
 ابی بکر صحت حضرت خواجہ علاؤ الدین جلالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابھی ان حضرات کے طفیل میں اپنے بندہ غلام حسن علی پر رحم فرما اور راہ انبیاء و
اور اتباع شریعت کی دکھا کر جنت کا دارم الرحمین صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعا فرما

فہرست

الحمد للہ کہ کتاب ہدایت انتساب ہدیہ اسنی ترجمہ ہدایت الالہیہ ہے مآخذ اہل
سنت و جمہور کے صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں علیہ السلام ص ۱۰۰ آیت ہوئی کار
پر و زمانہ مطبع نے اس کی تصحیح میں حتی الوسع کوشش کی ہے اور بعض احوال
اکابر کے سوا کسی حدیث کو کہ عبارت عربی میں ہو اور نکاح ترجمہ سے دیا ہو اور
جارت عربی کو ضروری نہیں جانا اور ترجمہ آیات و احادیث کا اکثر جویشی
پر لکھا ہے ان بعض جگہ ضروری جانکر و اصل متن ہی کہہ دیا ہو مگر چونکہ بعض
و آیات کو مؤلف نے کئی کئی جگہ بیان کیا ہے اور نکاح ترجمہ ایک جگہ متن میں
لکھ دیا ہے اور باقی جگہ حاشیہ پر غرض کہ اپنی دانست میں اس کتاب کو
ایک کر دیا ہے کہ عوام ہی کو بی سمجھ لیں پس ناظرین سے امید ہے کہ وہ
خیر سے محروم نہ فرمائیں اور حسب ہدایت جناب حاجی صاحب موصوف کے
آخر کتاب میں واصل حصول میں و برکت کے شجرہ نقشبندیہ لکھا دیا ہے فقط

فہرست ہدیہ اسنی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۰	تیسرا باب	۲	ویا باب
۲۳	چوتھا باب	۴	پہلا باب
۲۸	پانچواں باب	۶	تنبیہ
۳۰	چھٹا باب	۱۸	دوسرا باب

صفحہ	تیسریں	صفحہ	چوتھیں
۱۵۳	تیرہواں باب	۵۳	ساتواں باب
۱۴۵	چودھواں باب	۵۲	اٹھواں باب
۱۸۲	بیدرہواں باب	۸۳	نواں باب
۱۸۵	سولہواں باب	۱۸	دسواں باب
۱۸۹	سترہواں باب	۱۱۵	گیارہواں باب
۱۹۳	اٹھارہواں باب	۱۲۴	بارہواں باب
۱۹۷	نچوہ حضرات نقشہ بند	۱۳	قول مترجم در باب جماع

پیشکش طبع و نشر سے خالص ہے۔

مستوف کا دریا ہو کوزیمین بند

کہوں کیا میں خوابان کہ ہو کیا کتاب

پے سال از روئی اسیان کھو

حقیقت میں جہانی یہ پہلی کتاب

ہماری سہا سہمی کہیں کتاب طبع و نشر سے خالص ہے۔

مستوف کا دریا ہو کوزیمین بند
کہوں کیا میں خوابان کہ ہو کیا کتاب
پے سال از روئی اسیان کھو
حقیقت میں جہانی یہ پہلی کتاب
ہماری سہا سہمی کہیں کتاب طبع و نشر سے خالص ہے۔